﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد21 — جمعۃ المبارک10/جنوری 2014ء — 09/ربیع الاول 1435 ہجری قمری ❁ 10/صلح 1393 ہجری شمسی — شمارہ02

جس کا مقصود آخرت ہو

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کردیتا ہے اور اس کی طبیعت میں بشاشت پیدا کرتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس کا مقصود دنیا ہو اللہ اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے غربت رکھ دیتا ہے اور اس کی طبیعت میں گھٹن پیدا کرتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی مقدر ہو۔

(جامع ترمذی کتاب القیامۃ حدیث نمبر2389)

2012ء اور 2013ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

اسلام احمدیت کے پُرامن پیغام اور تعارف پر مشتمل لیف لیٹس اور فلائرز کی وسیع پیمانے پر تقسیم اور اس بارہ میں غیروں کے تأثرات۔

مختلف مرکزی شعبہ جات اور اداروں کی مساعی کا اجمالی تذکرہ۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں 31 اگست 2013ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

دوسری قسط

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا جو منصوبہ تھا، مختلف ممالک کو میں نے کہا تھا کہ بڑی زیادہ تیزی سے اس پر کام کریں۔ اس وقت تک فلائرز، لیف لیٹس کے ذریعہ سے پیغام پہنچانے کے لحاظ سے جو نمایاں ممالک ہیں اُن میں یوایس اے ہے۔ انہوں نے اس سال دو لاکھ ستر ہزار فلائر تقسیم کئے، ان میں سے تیس ہزار فلائر سپینش زبان میں سپین میں تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح گزشتہ تین سالوں میں امریکہ میں چھبیس لاکھ تریسٹھ ہزار فلائر سارے ملک میں تقسیم ہوچکے ہیں۔

پھر اس کے علاوہ بک فیئرز اور نمائشوں اور ٹیلی ویژن اور ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ سے جو احمدیت اور اسلام کا پیغام پہنچا ہے وہ ستّر ملین افراد تک پہنچا ہے۔

کینیڈا نے اس سال پانچ لاکھ سے زائد فلائر تقسیم کئے اور مختلف ذریعوں سے پچاسی ملین سے زائد افراد تک احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا۔ جرمنی نے اب تک چار ملین سے زائد لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔ وہاں مختلف ذرائع سے تیس ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا جاچکا ہے۔ سویڈن میں جماعت نے مجموعی طور پر بیس لاکھ سے زائد فلائر تقسیم کئے اور اس ذرائع سے دو ملین چار لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ سوئٹزرلینڈ میں سات لاکھ سینتیس ہزار فلائر تقسیم کئے گئے اور اکیس لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ٹرینیڈاڈ میں اس سال پینتیس ہزار اور گوئٹے مالا میں سولہ ہزار فلائر تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح جمیکا میں نو ہزار، سرینام میں تین ہزار پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ یوکے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک اعشاریہ آٹھ ملین فلائر تقسیم کئے گئے اور بیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ آئرلینڈ میں ایک لاکھ لیف لیٹس تقسیم کئے گئے، چار لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ناروے نے اب تک مجموعی طور پر دو لاکھ پچاسی ہزار فلائر تقسیم کئے۔ بیلجیم میں اس سال دس ہزار اور مجموعی طور پر چار لاکھ دس ہزار، ہالینڈ میں اس سال اسّی ہزار، مجموعی طور پر چھ لاکھ باسٹھ ہزار، سپین میں پچیس ہزار، مجموعی طور پر ایک لاکھ انتالیس ہزار، فرانس نے اس سال دو لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم کئے اور دو لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا۔ پرتگال میں اکتیس ہزار سے زائد، مالٹا میں پندرہ ہزار سے زائد تقسیم ہوئے۔ آسٹریا نے بھی اس سال کچھ کام کیا ہے۔ فن لینڈ میں بھی اس سال پہلی مرتبہ کام ہوا ہے۔ ڈنمارک کام میں پیچھے ہے۔

افریقن ممالک میں فلائر تقسیم کرنے میں اور لیف لیٹس تقسیم کرنے میں نائیجیریا تین لاکھ ایک ہزار، کانگو کنشاسا تین لاکھ باون ہزار، تنزانیہ ایک لاکھ تیئیس ہزار، کینیا تراسی ہزار، ٹوگو چھوٹا سا ملک ہے پینتالیس ہزار، بینن بھی چھوٹا سا ملک ہی ہے، دو لاکھ ستائیس ہزار، بورکینا فاسو اور مالی اور باقی بہت سارے ملک ہیں۔ غانا میں اس بارے میں تھوڑا کام ہوا ہے۔ ان کو زیادہ کرنا چاہئے۔ انڈیا میں اس سال تین لاکھ پچانوے ہزار سے زائد فلائر تقسیم کئے گئے جس کے ذریعہ سے پانچ لاکھ بتیس ہزار افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ بنگلہ دیش میں بھی ساٹھ ہزار کے قریب، نیپال میں اکیس ہزار، وہ بھی چھوٹا سا ملک ہے۔ اسی طرح اور ملک ہیں۔ باقی معمولی تعداد ہزاروں میں ہے۔

فلائرز کی تقسیم کے سلسلہ میں دلچسپ واقعات

فلائرز کی تقسیم کے بعض واقعات بھی ہیں۔ امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ہم فرانس کے شہر Tours میں پمفلٹ تقسیم کررہے تھے تو الجزائر کے ایک نوجوان کو جب پمفلٹ دیا تو اُس نے ہمارا مذاق اڑانا شروع کردیا۔ کیا تم بجلی، پانی اور کھانا تقسیم کررہے ہو؟ خاکسار نے اُسے کہا کہ یہ پانی تم نے پہلے نہیں پیا ہوگا۔ بعد میں ہم پمفلٹ تقسیم کرتے رہے۔ وہی نوجوان کچھ دیر بعد ہمارے پاس آیا، اس کے ساتھ اور بھی لڑکے تھے، وہ آکر کہنے لگا کہ میں معافی چاہتا ہوں، مَیں آپ کو غلط سمجھا تھا، ہم سب لڑکے اس پمفلٹ کو آپ کے ساتھ تقسیم کریں گے۔ اس طرح اس نوجوان نے دیکھتے دیکھتے سارے پمفلٹ خاکسار کے ساتھ اس شہر میں تقسیم کردیئے۔ غیروں نے بھی ہاتھ بٹانا شروع کردیا یہ دیکھ کر کہ امن کا پیغام ہے۔

فرانس کے ایک شہر chatelleraul میں ایک بوڑھی عورت نے پمفلٹ پڑھنے کے بعد کہا مجھے اور پمفلٹ دیں مَیں اپنے علاقے کے امام اور اُس کے بیوی بچوں کو بھی یہ پمفلٹ دینا چاہتی ہوں۔ یہ بہت اچھا پمفلٹ ہے۔ میں اُسے اپنی مسجد میں تقسیم کروں گی۔ یہ مسلمان تھیں۔ نارتھ افریقن وہاں کافی ہیں۔ جب اس خاتون کو مزید پمفلٹ دیئے گئے تو اُس نے کچھ پیسے بھی دینے چاہے لیکن جب اس کو پتہ چلا کہ مفت میں تقسیم ہو رہے ہیں تو کہنے لگی کہ یہ کام تو ہم لوگوں کو کرنا چاہئے، آپ باہر سے آکر کررہے ہیں۔

اسی طرح وہاں فرانس میں معلم ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم پمفلٹ تقسیم کررہے تھے تو تقسیم کے دوران پولیس آگئی اور پمفلٹ تقسیم کرنے سے روک دیا۔ اس پر سارے واپس آگئے۔ کافی پریشانی ہوئی کہ تبلیغ کیسے ہوگی ہماری تو اس ریجن میں کوئی جان پہچان بھی نہیں ہے، کسی میئر یا کونسل کو بھی نہیں جانتے۔ کہتے ہیں اس کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا جو جماعت فرانس کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ سات اور آٹھ نومبر 2012ء کی درمیانی شب کو اپیرنے (Epernay) مشن ہاؤس کی بیرونی دیوار پر بعض افراد نے اسلام کے خلاف بعض غلط قسم کی باتیں لکھیں۔ اس سلسلے میں وہاں پولیس بھی آئی۔ اس کے بعد اس ریجن کے ڈی ایس پی کے ساتھ ہماری ملاقات ہوئی، اُن کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ اُس نے ہماری activities کا پوچھا۔ وہ یہ سن کر بہت متاثر ہوا اور کہا کہ ’’تم جہاں چاہو پمفلٹ تقسیم کرو، تمہیں کوئی نہیں روکے گا۔ کوئی پاگل ہی ہوگا جو تمہارے امن کے پیغام کو روکے‘‘۔ اور ساتھ ہی اس نے اپنا موبائل نمبر دیا اور کہا کہ اس پر فون کرلینا اگر ضرورت ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخباروں اور ریڈیو میں بھی خبریں آئیں اور تقریباً دو لاکھ سے زائد افراد تک احمدی کا پیغام پہنچا۔

سوئٹزرلینڈ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ جب امریکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف توہین آمیز فلم بنائی گئی تو اس کے ردّعمل کے طور پر جب میں نے دنیا میں مختلف جماعتوں کو ہدایت کی کہ اپنے اپنے ملکوں میں جگہ جگہ سیرت النبیؐ کے جلسے کریں تو سوئٹزرلینڈ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کئی پروگرام منعقد کئے گئے جس کے غیر معمولی نتائج ظاہر ہوئے۔ کہتے ہیں ایک پروگرام میں ایک سوئس خاتون نے سوال و جواب کے دوران کھڑے ہوکر اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ ’’محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ان بودے اور گھٹیا قسم کے اعتراضات اور حملوں سے بالا ہے۔ اس طرح کی توہین آمیز فلمیں بنا کر یا کارٹون شائع کرکے یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عزت کو کم نہیں کرسکتے۔ جیسے کوئی چاند کی طرف تھوکے تو اُس کا تھوک اُس کے اپنے اوپر آکر گرتا ہے۔ چاند کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا، ویسے ہی اس طرح کی گھٹیا حرکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ مسلمان تو خواہ مخواہ شور مچاتے ہیں اور غیر مناسب ردّعمل کے ذریعہ سے اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں‘‘۔

پھر بین المذاہب کانفرنسیں ہوئیں، اُن میں بعض غیروں کے تأثرات ہیں۔ ’اپیرنے‘ سے ہی ہمارے مربی لکھتے ہیں کہ جو ہال کرائے پر لیا گیا تھا، ہال کی انتظامیہ میں ایک خاتون نے دو ہفتے پہلے ہمیں کہا کہ آپ کو امید ہے کہ لوگ آئیں گے؟ تو ہم نے کہا کہ انشاء اللہ آئیں گے۔ اس پر اُس نے کہا کہ اگر آئے بھی تو دس یا پندرہ سے زیادہ نہیں آئیں گے۔ لیکن جب کانفرنس ہوچکی تو کہنے لگی کہ یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ہم نے ایسا انتظام دیکھا ہو اور اتنے

لوگ کسی مذہبی تقریب کے لئے آئے ہوں۔ اگر میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتی تو میں نے یقین نہیں کرنا تھا۔ پھر کہنے لگیں کہ میں نے جو آج یہاں پر اسلام دیکھا ہے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ بہت اچھا لگا۔ پھر ایک اور مہمان نے کہا کہ مجھے پہلے اسلام کے متعلق صرف دو چیزوں کا پتہ تھا۔ terrorism یا پھر jihadist کا۔ لیکن اس کانفرنس نے میری آنکھیں کھول دی ہیں اور میں حیران ہوں کہ اصل اسلام کتنا پیارا مذہب ہے۔ ایک خاتون نے لکھا کہ اس کانفرنس میں شامل ہو کر بہت اچھا لگا۔ اسلام کی باتیں جو آج سننے کو ملیں وہ پہلے کبھی نہیں سنیں، اس کانفرنس کے بعد کئی سوالوں نے جنم لیا ہے جو میں کسی دن آکر پوچھوں گی۔ ایک جرنلسٹ جو شامل ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ بہت مزہ آیا اور حیران ہوں کہ اتنے لوگ کیسے آ گئے۔ اسی جرنلسٹ نے بتایا کہ اس نے غیر احمدی امام سے پوچھا تھا کہ کیا تم لوگوں کو احمدیوں نے دعوت دی ہے؟ تو امام نے کہا کہ انہوں نے دعوت تو دی ہے لیکن ہم اُن کے اس کام سے خوش نہیں ہیں، وہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے وہ کیوں ایسا کر رہے ہیں۔ ایک مہمان نے کہا کہ جب مجھے آپ کا دعوت نامہ ملا تو حیرت ہوئی کہ مسلمان ایسوسی ایشن امن کی بات کیسے کرسکتی ہے؟ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو دیکھتے ہیں مسلمانوں کے نزدیک امن کیا چیز ہے؟ جب میں یہاں آئی تو میں حیران ہوگئی۔ میں نے اس کانفرنس کے علاوہ ایک اور جگہ بھی جانا تھا لیکن میرا دل نہ کیا کہ یہاں سے اُٹھوں۔ اب مجھے پتا چلا کہ دنیا میں ایسے مسلمان بھی ہیں جو صرف امن کا پیغام دیتے ہیں۔

پرنٹنگ پریس

پرنٹنگ پریسز کے ذریعہ سے جو کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس لندن کے تحت چار لاکھ چودہ ہزار کتب و رسائل کی طباعت ہوئی۔ گزشتہ سال کی نسبت یہ دوگنی تعداد ہے۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل بھی یہاں سے چھپتا ہے، اس کے علاوہ چھوٹے پمفلٹس وغیرہ۔ اسی طرح بعض رسالے بھی یہ پریس سے چھپوا کر اُس کو بائنڈ وغیرہ کرواتے ہیں۔ افریقن ممالک کے پریس ہیں، اس میں اس سال آٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار کے قریب لٹریچر تیار ہوا۔ جن ممالک کے پریسز (Presses) کو وسعت دی گئی ہے اُن میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضلِ عمر پریس قادیان میں کافی وسعت دی گئی ہے۔ ایک دو کلر کی مشین بھی بھجوائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی مشینیں وہاں گئی ہیں۔ اسی طرح نائیجیریا، گھانا اور گیمبیا کے پریس بھی مزید بہتر ہوئے ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا ایک تو انتظامی ڈھانچہ ہے جس میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اس سال ایم ٹی اے ویب سائٹ کا اجراء کیا گیا۔ ایم ٹی اے ویڈیو آن ڈیمانڈ کی سروس کا آغاز ہوا۔ انٹرنیٹ پر اُس کو مزید وسعت دی گئی ہے۔ بعض نئے پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔ اور جو مزید ترقی بعض ملکوں میں ہوئی ہے وہ اس طرح ہے کہ 31؍ جولائی سے مارشل آئی لینڈ میں لوکل کیبل چینل پر ایم ٹی اے دکھایا جا رہا ہے۔ مارشل آئی لینڈ نارتھ پیسفک کا ایک ملک ہے۔ غانا کی نیشنل ٹی وی اتھارٹی ''غانا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن'' کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا ہے اس میں وہ ہمارے یہاں سے جو پروگرام تیار ہوں گے وہ وہاں دکھایا کریں گے۔ اور افریقہ کے بہت سارے ممالک جہاں ایم ٹی اے کا عموماً رُخ اور ہے، اور وہاں جو ایک سیٹلائٹ بہت زیادہ دیکھا جاتا ہے، تو گھانا اُس کو کور (cover) کر لے گا، گھانا کا جو نیشنل ٹیلی ویژن ہے وہ ہمارے پروگرام دکھایا کرے گا۔ press ،real talk ،faith matters point وغیرہ یہ وہاں دکھائے جائیں گے۔ اس سال یوکے جلسہ کے لئے بھی انہوں نے ڈیڑھ گھنٹہ کا وقت دیا ہے جس میں جلسہ سالانہ کا تعارف وغیرہ دکھایا جائے گا افریقن ممالک کے لئے اُس کی کافی بڑی کوریج ہے۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتیں

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتیں۔ گیمبیا میں ماہِ جون میں ایک احمدی دوست عبداللہ سیسے (Ceasay) صاحب ایک دور دراز گاؤں 'سارے وُڈ' گئے اور وہاں رات ایک گھر میں قیام کیا۔ رات کے وقت گھر کے افراد ایم ٹی اے دیکھ رہے تھے۔ ان کے پوچھنے پر گھر والوں نے بتایا کہ وہ یہ چینل عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے علاقے میں بجلی نہیں ہے لیکن صرف اس چینل کی خاطر ہم پٹرول خریدتے ہیں کیونکہ یہ چینل ہمیں اسلام کی تعلیم سکھاتا ہے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ اُن کو اسلام احمدیت کا پتہ لگا لیکن وہ اس جماعت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اس پر ہمارے احمدی دوست نے اُس کی رہنمائی کی۔ چنانچہ اس طرح ایم ٹی اے کی برکات سے وہاں سترہ افراد نے احمدیت قبول کی۔

فلسطین سے ایک خاتون لکھتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کا تعارف ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہوا۔ کسی اچھے اور مفید چینل کی تلاش میں ایک دن میں چینل بدل رہی تھی اور میں دل میں یہ کہتی جا رہی تھی کہ اگر خدا مجھ سے راضی ہے تو وہ میری رہنمائی کے لئے مجھے کوئی مفید چینل مہیا کرے گا۔ اچانک ایک چینل پر میں رُک گئی جس میں کچھ عجیب باتیں نظر آئیں۔ جیسے امام مہدی علیہ السلام، خلیفۃ المسیح، فصیح و بلیغ عبارات اور اشعار وغیرہ۔ یہ سب دیکھ کر میں نے سوچا کہ کیا میں کسی مستقبل کے عالَمِ ثانی میں پہنچ گئی ہوں؟ میں زبان اور ادب میں حد درجہ رغبت رکھتی ہوں اور میری طبیعت میں یہ بھی تھا کہ تحقیق کروں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق امام مہدی کی علامات کیا کیا ہیں۔ موجودہ وقت میں رونما ہونے والے فتنے فساد کی کثرت پر مَیں خدا تعالیٰ سے دعا کرتی تھی کہ خدا تعالیٰ امتِ مسلمہ میں امام مہدی کو جلد ظاہر فرمائے۔ میں چھوٹی عمر سے ہی علاماتِ امام مہدی کا مطالعہ کرتی آ رہی تھی۔ میں کہتی تھی کہ ہمیں ان علامات پر گہرائی سے غور و فکر کی ضرورت ہے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان باتوں کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں ہم سے وہی غلطیاں سرزد ہوں جو سابقہ امتّوں سے سرزد ہوئی تھیں۔ لیکن بڑے بڑے سمجھدار لوگوں نے دجال کے بارے میں سوال پر یہی کہا کہ وہ ایک شخص ہوگا۔ پھر 'الحوار المباشر' کو باقاعدگی سے دیکھتی رہی اور ایم ٹی اے کے ساتھ لگی رہی۔ باوجود اس کے کہ میں ہر چیز پر تنقید کرتی ہوں، مَیں اس چینل کی تمام باتوں کو قبول کرتی رہی۔ چنانچہ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا کلام سنتی ہوں تو بے اختیار بلند آواز سے کہتی ہوں کہ یہ وجود ہر حال میں سچا ہے۔ آپ علیہ السلام کی فصاحت و بلاغت نے مجھے حیران کر دیا کہ یہ کلام کسی جھوٹے شخص کا ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ کچھ مہینے کے بعد مَیں نے دل سے بیعت کر لی۔ اب ایک سال کے بعد باقاعدہ فارم پُر کر کے بیعت کی توفیق پائی ہے۔ انٹرنیٹ پر نشر ہونے والے معاندینِ احمدیت کا جھوٹا پروپیگنڈہ بھی میری بیعت کی ایک وجہ ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے دس سال قبل خواب میں دیکھا تھا کہ میں اپنے گاؤں میں چلتی ہوئی آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھتی ہوں، آسمان کے ستارے سارے ایک جگہ جمع ہو کر خوب روشن ہوگئے ہیں اور دلوں کو خوشی پہنچا رہے ہیں اور ستاروں کے اس جھرمٹ نے اپنی شکل سے ایک لکھی ہوئی عبارت تشکیل دی جو اس طرح تھی کہ سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِم حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَھُمُ الْحَقّ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ پس ہم ضرور اُنہیں آفاق میں بھی اور اُن کے نفوس کے اندر بھی اپنے نشانات دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر خوب کھل جائے کہ وہ حق ہے۔ اس کے بعد میں اپنی نیند سے بیدار ہوگئی۔ بعد میں چند سالوں کے بعد یہی خواب دوبارہ دیکھا تو ایسا لگا کہ فی الحقیقت یہ کوئی خاص رؤیا تھا۔ اور جب جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل ہوا تو مجھے اس خواب کی حقیقت معلوم ہوئی۔

پھر ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میری عمر 36 سال ہے۔ میرے ذہن میں کئی قسم کے سوالات و شبہات اُٹھتے تھے لیکن کہیں سے تسلی بخش جواب نہیں ملتا تھا۔ پھر اچانک ایک دن ایم ٹی اے مل گیا اور سارے مفاہیم حل ہوگئے۔ کہتے ہیں اس رات انہوں نے مجھے خواب میں دیکھا کہ ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور کہتے ہیں کہ آپ نے بڑی قوت سے اُس کی لگام تھامی ہوئی ہے، آپ کے پیچھے بہت سے نورانی لوگ ہیں اور آپ زمین اور آسمان کے درمیان گھوڑا اُڑا رہے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ جاگتا تھا یا سویا تھا، بہر حال میری آنکھ سوتے میں آپ کو دیکھ رہی تھی اور روح جاگتے میں آپ کو دیکھ رہی تھی۔ پھر اچانک میں نے خود سے گفتگو شروع کر دی اور کہا یہ تو کشف ہے۔ اس پر میں نے بیعت کا فیصلہ کیا۔ یہ ایم ٹی اے کی طرف ہی اشارہ تھا۔

یمن سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ خدمت کرنے والوں کا میں جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔ تمام کارکنان کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں خدمات کا بہتر اجر عطا فرمائے۔ ابھی تک جماعت احمدیہ کی جتنی بھی کتب کا مطالعہ کیا ہے اُن میں مجھے اپنی گم شدہ چیزیں ملیں اور ان کتابوں سے حقیقی اسلام نظر آیا۔

مورو گورو تنزانیہ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ شہر میں ایم ٹی اے کیبل نیٹ ورک پر چوبیس گھنٹے دکھایا جاتا ہے اور جماعتی پیغام مورو گورو شہر کے ہر گھر میں پہنچ رہا ہے۔ بوہرہ (Bohra) کمیونٹی کے امام کریم بخش صاحب نے ہمارے مبلغ کو بتایا کہ میں آپ کا چینل باقاعدگی سے دیکھتا ہوں۔ آپ حقیقی رنگ میں اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ مبلغ نے ان سے پوچھا کہ آپ کونسا پروگرام زیادہ پسند کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ پروگرام جس میں آپ کے خلیفہ صاحب بچوں کے ساتھ کلاس کرتے ہیں اور بڑے اچھے انداز میں اُن کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

یہ مجھے کئی ہندو اور سکھ صاحبان بھی کہہ چکے ہیں کہ ہم لوگ یہاں لندن میں بھی یہ بچوں کا پروگرام ضرور دیکھتے ہیں۔

احمدیہ ریڈیو اسٹیشنز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال مالی میں چار نئے ریڈیو اسٹیشنز کا قیام عمل میں آیا اور اس کے ساتھ اب تک مالی میں چھ ریڈیو سٹیشن قائم ہو چکے ہیں۔ ہمارے ریڈیو سٹیشن میں وہاں سے فرنچ میں، جولا میں، بمبارا میں، سونیکے (Sonikay) فلفلڈے (Fulfulde)، عربی اور سُرائی پورے زبانوں میں تبلیغ کے پروگرام ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ بورکینا فاسو میں بھی چار ریڈیو اسٹیشنز کام کر رہے ہیں۔ سیرالیون کے کیپیٹل فری ٹاؤن میں بھی ایک ریڈیو سٹیشن قائم ہو چکا ہے۔ ان ریڈیو سٹیشنز سے تلاوتِ قرآنِ کریم، قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جاتا ہے، اس کے اسباق پڑھائے جاتے ہیں، ترجمہ قرآنِ کریم، تفسیر القرآن، حدیث، سیرت النبیؐ، ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات، خطباتِ جمعہ اور مختلف پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مالی کو چھ ریڈیو سٹیشن لگانے کی توفیق ملی ہے۔ ان کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ ہمارے ریڈیو سب سے زیادہ سنے جانے والے ریڈیو ہیں۔ ہر روز کتنے ہی گاؤں سے فون آتے ہیں کہ ہم احمدی ہیں، ہمارے پاس پہنچو، ہم نظام میں شامل ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تو یہ حالت ہے کہ جب کسی گاؤں میں جاتے ہیں تو ان کو جماعت کا تعارف کروانے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی، بلکہ یہ سارے کام ریڈیوز کے ذریعہ سے پہلے ہی ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں فونوگراف کی ایجاد ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ ''فونوگراف کیا ہے؟ گویا مطبع ناطق ہے''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 196۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی بولنے والا ایک چھاپہ خانہ ہے۔ اسی طرح ایک موقع پر فرمایا ''اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بھی بڑھا رہی ہیں، کیونکہ اسبابِ تبلیغ جمع ہو رہے ہیں۔ اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے''۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 49۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام ہو رہا ہے۔

احمدیہ ریڈیو سن کر قبول احمدیت کے واقعات

اب بعض واقعات جو ریڈیو سن کر قبولِ احمدیت کے ہیں۔ مالی سے ہمارے معلم لکھتے ہیں کہ ایک دن ریڈیو پر ایک شخص نے فون کیا جو مسلسل روئے جا رہا تھا اور خاکسار سے معافی مانگ رہا تھا۔ جب میں نے اُس سے پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ اتنے روتے کیوں ہوں؟ جواب دیا کہ مَیں جماعت کے خلاف بہت بدزبانی کیا کرتا تھا کیونکہ مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق بہت بری باتیں بتائی گئی تھیں اور میرے دل میں جماعت کے خلاف شدید نفرت تھی۔ مگر اب آپ کا ریڈیو سننے کے بعد مجھ پر حقیقت کھل گئی ہے۔ مَیں جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیوں کو معاف فرمائے۔

مالی سے ایک جگہ کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن جماعت کے ریڈیو پر ابوبکر سوُرِن تیلا (Abubakr Sorintela) صاحب نے ٹیلیفون کیا اور کہا کہ وہ احمدیت میں داخل ہونا چاہتے ہیں کیونکہ اسلام کی جو خدمت احمدی کر رہے ہیں وہ آج تک کسی بھی مسلم فرقے کو کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ انہوں نے احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ ہی اسلام سیکھا ہے۔ ساری نمازیں بھی انہوں نے احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ سے سیکھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تو مسلمانوں کے بچوں کے علاوہ عیسائیوں کے بچے بھی نماز سیکھ رہے ہیں۔

بورکینا فاسو سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں کہ جب امام مہدی آئے گا تو کافروں کے سر قلم کر دے گا۔ ایک دن ریڈیو کھولا تو اس پر جماعت احمدیہ کا پیغام سنا جس کے مطابق امام مہدی آ چکے تھے اور اس بارے میں قرآن اور حدیث کے دلائل میرے لئے حیرت کا باعث تھے۔ دل بار بار کہتا تھا کہ اصل میں تو ایسا

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر280

مکرمہ ہالہ شحاتہ عطیہ صاحبہ(4)

گزشتہ تین اقساط میں ہم نے مکرمہ ہالہ شحاتہ عطیہ صاحبہ کے قبولِ احمدیت تک کے حالات کا ذکر کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کے باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔

بیعت کے بعد تبدیلی

مکرمہ ہالہ شحاتہ عطیہ صاحبہ کہتی ہیں کہ:

بیعت کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے میری زندگی میں بہت سی نیک تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ان تبدیلیوں کا بڑا سبب یہ عظیم احساس تھا کہ میرا تعلق ایک مقدس امام اوراس کی مقدس جماعت کے ساتھ ہوگیا ہے لہٰذا اب مجھے بھی ان کی طرح پاک ہوکراس جماعت کا حصہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے، اور کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے اس جماعت کی پاکیزگی پر کوئی داغ لگے۔لہٰذا میں نے پوری کوشش کے ساتھ شرائط بیعت کی پابندی شروع کردی۔

عرفانِ ذاتِ باری

قبولِ احمدیت کے بعد سب سے بڑی تبدیلی یہ ہوئی کہ مجھے اپنے حقیقی خدا کا پتہ چلا اور اپنے مقصدِ پیدائش کا علم ہوا۔جب میں نے اسلامی اصول کی فلاسفی، التبلیغ اور منہاج الطالبین جیسی کتب کا مطالعہ کیا تو مجھے احساس ہوا کہ انسان جہالت کے باعث شرک کا مرتکب ہوجاتا ہے اور کئی انسانوں اور اشیاء سے خدا کے برابر یا اس سے زیادہ محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں شاید وہ اپنے زعم میں اخلاص کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کررہا ہوتا ہے لیکن اس عبادت کا ہدف خدا کی رضا کا حصول نہیں بلکہ انسان کی اپنی خواہشات کی تکمیل ہوتا ہے۔

ان مفاہیم کو سمجھنے کے بعد مجھے ادراک ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے خاوند کی وفات کے ذریعہ مجھے یہ درس دیا کہ دنیا کی سب سے عزیز ترین شخصیت یا چیز کو بھی بالآخر فنا ہے اور صرف خدا کی ذات ایسی ہے جو حیٌّ لا یموت ہے لہٰذا یہ ذات سب سے زیادہ محبت کے لائق ہے اوراس سے زیادہ کسی اور سے محبت کرنا شرک ہے۔ان امور پر اطلاع پانے کے بعد میری آنکھیں سابقہ زندگی کے اعمال پر نظر کر کے ندامت کے آنسوؤں سے بھر آئیں اور دل خدا تعالیٰ کے حضور عفوو مغفرت کا طالب ہوا۔

جنت کی حقیقت

مسلمانوں کا عمومی خیال یہی ہے کہ جنت کی نعماء اسی شکل میں ہوں گی جیسے ان کا ظاہری وصف بیان ہوا ہے لہٰذا وہ ان اوصاف کی تاویل یا تفسیر کی ضرورت نہیں سمجھتے۔یہ فہم مادیت کو روحانی امور پر فوقیت دینے کے مترادف ہے۔گویا ان کے خیال کے مطابق خدا تعالیٰ کی عبادت انسان کے لئے ایک قید بامشقت ہے جس کے بعد اسے جنت میں آزادی عطا ہوگی جہاں دنیاوی قید کے عوض اسے قسماقسم کی نعمتیں، کھانے اور آسائشیں ملیں گی۔اسی بنا پر اِن میں سے اکثر کی عبادت کا مقصد محض ان نعماء اور آسائشوں کا حصول بن گیا ہے جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔اور وہ یہ ہے کہ اگر انسان اپنے خدا کو پہچان لے تو اسے عبادت کا وہ مزا اور عبودیت میں وہ لذت آئے گی جو اسے دیگر لذات سے بے خبر کردے گی۔

میرے خیال میں جنت کے بارہ میں محض سطحی مفاہیم اور ظاہری لذات تک ہی محدود رہنے کی وجہ سے مسلمانوں میں روحانیت کا پہلو کمزور پڑ گیا ہے۔اور اسی وجہ سے بصیرت کم ہوگئی اور حق پہچاننے اوراس سے فائدہ اٹھانے کی طرف میلان بھی کم ہے۔

کونسا معنی درست اور مفید ہے؟

ظاہر پرستی کے خُوگر کے لئے اکثر اوقات عمیق در عمیق اعلیٰ درجے کے روحانی مفاہیم ظاہری الفاظ کی دیوار کے پیچھے پوشیدہ رہ جاتے ہیں۔ ایسے ظاہر پرست لوگوں سے میرا سوال ہے کہ کیا یہ معنی ان کے نزدیک درست معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی ہاتھ میں تلوار پکڑ کر آئے اور مختلف قوموں اور ملکوں پر جنگ اور خون ریزی مسلط کردے یا یہ درست معلوم ہوتا ہے کہ وہ دلوں کو ایمان کی دولت سے معمور کرنے کے لئے فتح کرے؟

کیا یہ درست ہے کہ دجال سے مراد ایک عجیب الخلقت آدمی ہو جس کی ایک آنکھ کانی ہو، یا اس سے مراد بصیرت کی آنکھ سے محروم گروہ ہے جو حق کو باطل اور باطل کو حق ثابت کرنے کی وجہ سے زمین میں فساد برپا کرتا پھر رہا ہے؟

کیا یہ بات درست معلوم ہوتی ہے کہ مسیح علیہ السلام ظاہری مُردوں کو اٹھا اٹھا کر زندہ کردیا کرتے تھے اور بال و پر والے ظاہری پرندے بناتے تھے، یا یہ کہ وہ تمام انبیاء کی طرح روحانی طور پر مردہ قوم کو زندہ کرنے آئے تھے تا کہ وہ آسمانِ روحانی کے پرندے بن جائیں؟

کیا یہ بات زیادہ درست معلوم ہوتی ہے کہ مسیح علیہ السلام خود ظاہری صورت میں نازل ہوکر ہر چرچ اور ہر عیسائی گھر کا رُخ کریں اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کی صلیبیں توڑیں اور تلاشِ خنزیر میں جنگلوں اور بیلوں کے چکر لگائیں یا یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کا مثیل مبعوث فرمائے جو امت کو مشرکانہ عقائد سے بچنے کے لئے حجت و برہان کا ایسا اسلحہ فراہم کرے جس سے اہل صلبان کے اسلام مخالف مزاعم اور توحید مخالف عقائد چکنا چور ہو جائیں، اور وہ لوگوں کو ایسے اخلاق اور اعلیٰ اقدار کے اپنانے کی دعوت دے جو خنزیری یعنی سفلہ اخلاق و عادات سے رہائی بخشنے والے ہوں؟

تفسیر کبیر۔ربانی علوم کا مجموعہ

احمدیت میں آکر مجھے اسلام کے احکام اور اوامر میں ایک عجیب حسن نظر آنے لگا۔ میرا ایمان اب معترضین والا ایمان نہ رہا تھا جو محض رسم وتقلید کا مجموعہ تھا۔ایسے عقیدہ کے حامل لوگوں سے آپ آج بھی پوچھ کر دیکھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے فتنے سے بچنے کے لئے سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کی تلاوت کا کیوں ارشاد فرمایا تھا؟ وہ آپ کو کوئی مفید جواب دینے سے قاصر رہیں گے کیونکہ ان کا دین رسم وتقلید سے آگے نہیں جاتا۔ میں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد تفسیر کبیر کا مطالعہ کیا پھر اس کے بعد جب قرآن کریم کی تلاوت شروع کی تو بفضلہٖ تعالیٰ عمیق در عمیق معانی اور علمی ہیروں اور جواہرات تک رسائی ہوئی۔اس وقت میں نے سوچا کہ مولویوں کا پرانی تفاسیر کو اپنانا اور ان میں مذکور بعض خلاف واقعہ روایات کا دفاع کرنا اور ان کے بالمقابل حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کو عامۃ الناس تک پہنچنے سے بھی روکنا ایک جرم اور خیانت کے مترادف ہے کیونکہ یہی تو ایسی عظیم الشان تفسیر ہے جو اسلام کے کمال اور عظمت کو بیان کرنے والی اور قرآنی خزائن کو دنیا کے سامنے پیش کرنے والی ہے۔

علاوہ ازیں یہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل میں سے ایک عظیم اور روشن دلیل بھی ہے کیونکہ یہ آپؑ کی موعود بیٹے کے حق میں بیان فرمودہ پیشگوئی کے پورا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس تفسیر کو پڑھنے والا بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ اس کا مؤلف بلا شبہ سخت ذہین وفہیم ہے اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا ہے۔

خلیفۂ وقت کا وجودِ باجود

میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ خود دلوں میں خلیفۂ وقت کی غیر معمولی محبت ڈالتا ہے۔ یہی حالت میرے دل کی ہے۔ میں حضور انور کے ہر خطبہ کو بغور سنتی اور پڑھتی ہوں جس کے بعد یہ کہنے پر مجبور ہوجاتی ہوں کہ ہر خطبہ ہی عظیم روحانی معارف کا مجموعہ ہوتا ہے۔ بلاشبہ خلافت اپنے ایسے تازہ بتازہ روحانی ثمرات کی وجہ سے ایسا شجرہ طیبہ ہے جو مضبوطی سے زمین میں قائم ہے اوراس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔حضور انور کے ہر خطبہ میں ہی تزکیہ نفوس کے لئے بے مثال نئے نئے طریق بیان ہوتے ہیں جن پر اطلاع پانے کے بعد میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ آج اگر عالم اسلام ان قیمتی معارف کو سننے کے لئے کان دھرے اور ان پر عمل پیرا ہو جائے تو بہت جلد پوری دنیا میں اسلام کا چہرہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک اٹھے۔ اس کے بالمقابل میں مولویوں کی نہایت جوشیلی تقریروں اوران کے سامنے ہزاروں لاکھوں کے مجمع پر غور کرتی ہوں تو اسی نتیجہ پر پہنچتی ہوں کہ ان تقاریر کا ماحصل اہل اسلام کے دلوں کو ایک دوسرے کے خلاف بغض وکینہ اور حقد سے بھرنا ہے اور اس کا نتیجہ آئے دن ساری دنیا دیکھتی ہے۔ ایسی حالت میں تزکیہ نفوس کا خواب کیونکر شرمندہ تعبیر ہوسکتا ہے؟!

دسویں شرط

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کنندہ کے لئے جن دس شرائط کی پابندی ضروری قرار دی ہے ان میں سے دسویں شرط یہ ہے: ’’کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت درمعروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا......‘‘ میں نے دیکھا ہے کہ معترضین اس شرط کو پڑھ کر بہت زیادہ واویلا کرتے ہیں۔انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعد خلافت کے مقام کا اِدراک نہیں اس لئے اس کی اطاعت پر اعتراض کر بیٹھتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ شرط خبیث اور طیب کا فرق واضح کرنے والی ہے۔ کیونکہ خدا کے خلیفہ کی اطاعت سے انکار کرنے والے اور تکبر کا اظہار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ابلیس کہا ہے اور اپنے خلیفہ کی اطاعت کرنے والوں کو ملائکہ صفت اور پاک دل قرار دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو امام کی اطاعت اور جماعت کے ساتھ چمٹ کر رہنے کا ارشاد فرمایا ہے اور اس کو حبل اللہ قرار دیا ہے۔آج احمدی اس اصل کو پکڑ کر وحدت و یگانگت کی تصویر بنے ہوئے ترقیات کی منازل طے کرتے جارہے ہیں۔ آج وہ ایک مُزکّی کے ہاتھ پر جمع ہوکر کُل عالم میں اسلام کا نام روشن کررہے ہیں۔ کاش کہ غیر احمدی مسلمان بھی اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اس امام الزمان کی اطاعت کرتے ہوئے بے شمار فیوض وبرکات سے حصہ پائیں۔

خلیفۂ وقت کی دعا کی برکت

میں جن حالات سے گزری اس کے نتیجہ میں مجھے کئی سالوں سے شدید سر درد کی شکایت تھی، اکثر اس درد کا حملہ ہوتا اور پھر دو تین روز تک جاری رہتا تھا۔بعض اوقات میں ان دردوں کو برداشت نہ کرسکتی تھی۔ اس کی وجہ سے ہی میری صحت غیر معمولی طور پر خراب رہتی تھی جسے میرے تمام اعزاء واقارب نے بھی محسوس کیا۔میں نے ہر قسم کا علاج کیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔قبول احمدیت کے بعد میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس مرض سے رہائی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ پیارے آقا نے دعا کی تو میرے دل میں یہ بات راسخ ہوگئی کہ یہ دعا خدا کے خاص فضل سے قبول ہوگی۔اور پھر ایسا ہی ہوا۔ اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ان شدید دردوں سے رہائی بخشی اور اب یہ کیفیت ہے کہ اگر کبھی درد ہوتا بھی ہے تو ایسا خفیف کہ جو قابلِ برداشت ہوتا ہے۔ نیز یہ درد کئی دنوں کی بجائے محض چند ساعات میں ہی ختم ہوجاتا ہے۔میرے لئے تو یہ بات کسی معجزہ سے کم نہیں ہے۔ چونکہ میرے عزیز واقارب میری سابقہ حالت سے واقف تھے اس لئے میں نے ایک نشان کے طور پر اس واقعہ کا ذکر ان کے سامنے کیا لیکن شاید ان کے دل سخت ہوگئے ہیں یا وہ بعض مولویوں اور معاشرے کے دباؤ سے خائف ہیں۔ اس واقعہ کے بعد میرے بعض اقرباء نے مجھے کہا کہ ہمارے لئے بھی اپنے خلیفہ سے دعا کی درخواست کرو۔لیکن افسوس کہ یہ سب دنیا کے لئے دعا کے خواہاں ہیں اور دین کی کوئی فکر نہیں۔

ایم ٹی اے کا جہاد

عرب میڈیا میں آج کل کذب بیانی کی بھرمار ہے۔ ٹی وی چینلز کی اکثریت ہدایت کی بجائے گمراہی پھیلانے کا کام کررہی ہے۔لیکن زیادہ دکھ والی بات یہ ہے کہ مذہبی چینلز اس مذکورہ مہم میں پیش پیش ہیں۔

عرب میڈیا ترقی اور تہذیب کے نام پر غیر اسلامی خیالات اور مغربی رسم ورواج کی تشہیر کررہا ہے جس کی وجہ سے تمام اخلاقی وسماجی اقدار کا صفایا ہوتا جارہا ہے۔ ایسی حالت میں بلاشبہ ایم ٹی اے ان ہزاروں چینلز کے بالمقابل تن تنہا کھڑا ہے اور اکیلا اسلام کا نور پھیلا رہا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد امّت مسلمہ کو اس زمانے کے امام کی پہچان اور اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اسی میں اس کے تمام مسائل کا حل اور تمام زخموں کا مرہم پنہاں ہے۔

(باقی آئندہ)

اطفال کے لئے زرّیں نصائح

{تقریر فرمودہ حضرت الحاج حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

بتقریب جلسہ انجمن ہمدرد اسلام قادیان}

(دوسری و آخری قسط)

پہلی بات جو تم کو کرنی چاہئے وہ یہی ہے کہ شریر اور شہوانی لڑکوں سے دور رہا کرو۔ ان کی صحبت سے ہر وقت پرہیز کرو۔ بچو! شریر لڑکے چھوٹے چھوٹے بچوں کو پھسلاتے اور برباد کرتے ہیں۔ ان کی ہر طرح کی بدیوں سے پرہیز کرو۔ ایسے لڑکوں کے دماغ اور آنکھیں بالکل کمزور ہو جاتی ہیں کوئی محنت کا کام نہیں کر سکتے۔ ان کی ساری عمر سخت تکلیف سے گزرتی ہے اور ان کو اس بدی کی سزا اسی دنیا میں آخرت کے بعض نمونے کے لئے ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ تم ایسے مشرب کے لوگوں سے بچنا۔ یہ تو عام لڑکوں میں بُری عادت ہوتی ہے اور ان کے اس کام کا بُرا اثر قریباً ان کی اپنی جان تک ہی محدود ہوتا ہے مگر بعض اور جوان ہی شرارت کے میدان میں بڑھ کر قدم رکھنے والے ہوتے ہیں وہ کئی طرح سے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ضائع کرتے ہیں۔ کبھی ان سے بُری بُری باتیں کرتے ہیں کبھی خود ان کے سامنے ننگے ہو جاتے کبھی ان کو ننگے کرتے ہیں۔ کبھی اپنی پیشاب گاہ ان کے ہاتھ میں پکڑاتے اور طرح طرح کی ناقابلِ ذکر بدمعاشیاں کرتے ہیں۔ غرض ایک تو شریر اور بدمعاش لڑکوں کی صحبت بد سے بچو کیونکہ ایسی صحبت زہر قاتل کی طرح اندر ہی اندر اپنا اثر کر جاتی ہے جس سے بچنا مشکل ومحال ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو بعض وقت ایسے شریر النفس استاد بھی مل جاتے ہیں ان کا قطعاً خوف مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو ان کی رضامندی سے مقدم سمجھو۔

اس کے بعد **بہت بانکپن سے بھی بچنا چاہئے** کیونکہ بانکے ہو کر وہ پوشاک، وہ وضع قطع، ڈھال چال ان کو بڑا سست بنا دیتی ہے کام کرنا تو ان کی شان کو دھبہ لگاتا ہے جب کام نہ کیا پھر لباس پوشاک خوراک وغیرہ بغیر روپے کے کہاں سے آ سکتی ہے تو ایسی ہی جب گھر سے ان کو روپیہ نہیں ملتا تو ان کو بڑی بڑی بدمعاشیوں اور شرارتوں سے کام لینا پڑتا ہے۔ اکثر چوری کرتے، چوری کرواتے ہیں۔ تو چوری ایک ایسی بُری عادت ہے کہ اس کی چاٹ چھوٹنی محال ہوتی ہے۔ تم نے سنا ہوگا کہ اکثر چوروں کی ساری زندگی اسی میں گزر جاتی ہے کہ چوری کی، پکڑے گئے، قیدی بنے۔ جب میعاد گزر گئی تو پھر وہی چوری کی پھر قید خانے کی ہوا کھانے کو چلے گئے۔ غرض اسی طرح پر ان کی ساری عمر قید خانہ میں ہی گزر جاتی ہے۔ مگر وہ عادت کسی سزا وغیرہ سے چھوٹ نہیں سکتی۔ دیکھ لو اسی لئے شریعت نے چور کے ہاتھ تک کاٹنے کا حکم فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ بانکے لوگوں کو کنجروں کا پیشہ اختیار کرنا پڑتا ہے کیونکہ سوائے اس کے ان کا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اب تم جانتے ہو کہ کنجروں کا دینی یا دنیوی امور ہر دو میں کیا حال ہے۔ دیکھ لو اگرچہ مَیں، آج جمعہ ہے حکم بھی ہے کہ دھلے ہوئے کپڑے پہنو، نیا جبہ پہنو اور مجھے استطاعت بھی اللہ کے فضل سے ہے مگر مَیں نے دیکھ لو معمولی کورے لٹھے کا پاجامہ پہنا ہوا ہے۔ غرض تم کو چاہئے کہ بانکپن سے بہت بچو اور ضرور بچو۔ یاد رکھو کہ ادنیٰ ادنیٰ بُرائیوں سے اعلیٰ درجے کی شرارتوں تک انسان پہنچتا ہے۔ بازار کی مٹھائی کا استعمال جہاں تک ہو سکے نہایت ہی کم کرو کیونکہ یہ بھی ایک بُری عادت ہے اور اس کا چھوٹنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ یہ بھی روپیہ چاہتی ہے تو پھر روپیہ حاصل کرنے کے سارے بُرے وسیلے اس میں بھی استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ اس سے بھی بُرے بُرے خطرناک نتائج کا خوف ہوتا ہے اور بازار کی مٹھائی کھانے کی عادت بچوں کے لئے زہر قاتل کا اثر رکھتی ہے۔

ان کے سوائے ہر ایک قسم کی **بدصحبت سے بچو۔** سستی، بزدلی، کم ہمتی کو اپنے دل میں جگہ نہ دو۔ ہر ایک قسم کے فساد اور لڑائی جھگڑوں سے بچو اور اس کے مقابل پر نیک صحبت جو ہر ایک نیکی کی جڑ ہے اختیار کرو کیونکہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اِتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبۃ: 119) یعنی تقویٰ اختیار کرو اور وہ اس طرح پر حاصل ہو سکتا ہے کہ صادق، راست باز اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔

قرآن شریف عمل کی غرض سے خواہ ایک دو آیت ہی کیوں نہ ہوں عمل کی غرض سے پڑھا سنا کرو۔ پانچوں نمازوں کو باجماعت عمدہ طور پر ادا کیا کرو۔ آپس میں اتفاق سے رہو۔ لڑائی جھگڑا مت کرو۔ تھوڑی تھوڑی باتوں میں اختلاف کر کے اس انجمن سے الگ نہ ہو جایا کرو۔ **دعائیں کیا کرو۔ اس کم ہمتی کو دل میں نہ آنے دو کہ ہم کیا کر سکتے ہیں چھوٹے ہیں** اور کُل بارہ لڑکے ہیں۔ تم ابھی سن چکے ہو کہ اس بچے یوسف نامی کو ماں باپ سے ملک سے گھر بار سے جدا کر دیا گیا تھا چھوٹی سی عمر تھی اور اس میں لطیفہ یہ کہ تم میں سے تو ہر ایک کے گیارہ معین ومددگار ہیں اس بیچارے کے گیارہ بھائی جانی دشمن تھے۔ تو دیکھو اس نے اپنے خدا کو راضی کر کے کیا مرتبہ حاصل کیا اور کس کامیابی کو پہنچا۔ اللہ فرماتا ہے۔ مَکَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ (یوسف: 22) یعنی ہم نے اس کو زمین میں بڑی طاقت عنایت فرمائی تھی۔ نام ایسا عزت سے اب بھی لیا جاتا ہے کہ جو بولتا ہے وہی یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کر کے بولتا ہے۔ غرض خدا کے دربار سے ناامید نہ ہوجیو۔ اس کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش سے جس طرح یوسف علیہ السلام نے کامیابیاں حاصل کیں تم بھی اپنی اس انجمن کو ترقی دو اور خدا تعالیٰ سے ایک محبت کا رشتہ بنا لو تا وہ تم کو اور لوگوں سے تمیز کر کے رکھ لے اور تم اس کی نظر میں پیارے ہو جاؤ۔

قربان جایئے اس کتاب کے کہ انسان کی ساری ضرورتوں کو جو اسے موقع بموقع بچپن سے بڑھاپے تک اور مرنے تک پڑتی ہیں ان سب کو ہی پورا کرتی ہے۔ دیکھو آج تم بچوں کے سامنے کچھ بیان کی ضرورت تھی اور نمونہ بھی دکھانا تھا جس کو مدنظر رکھ کر کام کرو تو کس طرح اس نے میرے دل میں مناسب موقع اس بچے کا حال ڈال دیا۔ اسی پر کفایت نہیں کرو۔ ابھی سن لو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام تم جانتے ہو گے ایک بڑے عظیم الشان خدا کے پیارے نبی گزرے ہیں۔ ان کو خواب میں دکھایا گیا کہ گویا وہ اپنے بیٹے **اسمٰعیل** کو ذبح کرتے ہیں اس وقت اس بچے کی عمر معلوم ہوتا ہے کہ قریباً تیرہ برس کی تھی۔ حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے کو کہا کہ بیٹے میں نے دیکھا ہے کہ تم کو ذبح کرتا ہوں بیٹے کی فرمانبرداری دیکھو کہ کوئی عذر نہیں کیا بلکہ کہہ دیا کہ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (الصّٰفّٰت: 103) اے باپ جو آپ کو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے انشاء اللہ تعالیٰ مجھے آپ صابر پاویں گے۔ اس وعدہ پر پکا رہوں گا۔

اب ذرا دیکھو! اللہ تعالیٰ نے اس فرمانبردار بچے کو جس نے اپنے آپ کو حکم الٰہی کے موجب گویا ذبح کروا ہی لیا کیا کیا اجر دیئے۔ وہ لڑکا جس نے رضا الٰہی کے لئے مرنے سے پہلے مرنا اختیار کیا خدا نے اسے کیسا زندہ کیا کہ قیامت تک بادشاہ لوگ اپنے آپ کو اس کی اولاد میں سے ہونے کا فخر کرتے رہیں گے۔ اس کی اولاد کے بچے بھی سید یعنی سردار کہلاتے ہیں۔ خدا نے اس کا نام صَادِقَ الْوَعْدِ رکھ دیا۔ کیا یہ کوئی چھوٹے بدلے ہیں۔ نہیں نہیں یہ بڑی بات ہے جو ہر ایک کے نصیب نہیں ہوتی۔ سرور کائنات بھی انہی کی اولاد میں سے ہیں۔ کیا یہ کوئی تھوڑی بات ہے مگر کیا وجہ وہی کہ اس نے خدا کو ناراض نہ کرنا چاہا۔ اس کی رضا کے لئے مرنے سے پہلے مرنا اختیار کیا۔ خدا عملوں کو دیکھتا ہے ظاہر شان وشوکت پر ہی یہ انعامات منحصر نہیں جس کو چاہے چن لیوے۔

ایک اور یتیم بچے کا حال بھی سن لو۔ اس بچے کا نام محمد تھا صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہی ہمارا سید ومولیٰ وہی ہمارا آقا اور شفیع۔ ان کے والد ماجد جب وہ ماں کے پیٹ میں تھے اور والدہ بزرگوارہ ڈھائی سال کا بچہ چھوڑ کر اس جہان سے کوچ کر گئے تھے۔ کون تھا جس کے ہاتھ سے پرورش ہوتی۔ تم سوچو اس بچے کا کیا حال ہوتا ہے جس کے والدین اسے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاویں۔ مگر پھر اس یتیم بچے کی کامیابیاں دیکھو کہ کیا اس سے پہلے دنیا میں کوئی آج تک کامیاب ہوا۔ نہیں ہرگز نہیں ویسا کامیاب نہ کوئی ہوا اور نہ ہوگا۔ اس کا باعث بھی یہی تھا کہ اس نے مخلوق کی پرواہ نہ کر کے خدا سے تعلق پیدا کر لیا تھا اور اس کے ساتھ دوستی لگالی تھی اور ساری کامیابی کہ آج دنیا میں کروڑوں آدمی کے قریب ہر دم اس پر درود پڑھے اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے نعرے اُڑ رہے ہیں۔ صرف اسی دوستی کا نتیجہ ہے جو اس خدا کے پیارے نے خدا سے کی تھی۔ **تم کو ان کے بچپن کا ایک حال سناتا ہوں۔** مکّہ معظّمہ میں ان دنوں ایک بڑی انجمن تھی جس میں چالیس سال سے کم عمر کے لوگ شریک نہیں ہو سکتے تھے۔ اس انجمن کو ندوہ کہتے تھے اور ان لوگوں نے ان بچوں کو فضول سمجھ رکھا تھا۔ تو رسول اللہ ایسی انجمن میں شریک ہوئے جو کم عمر لوگوں سے بنی تھی۔

اس انجمن کا ایک کام یہ تھا کہ کوئی مسافر وہاں آ گیا ہو اور کسی مصیبت کے باعث اس کے پاس واپس جانے کا خرچ نہ رہا ہو تو اس کی مدد کرنا اور غرباء مساکین کی مدد کرنا اور ایسی قسم کے مظلوموں کی امداد کرنا جن کے ننگ وناموس پر کسی نے حملہ کیا ہو وغیرہ وغیرہ۔ غرض اپنی نیک نیتی کے باعث سے انہوں نے اس میں بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ اسی طرح اب یہ تمہاری انجمن بھی اس کے مشابہ ہے۔ تم بھی نیک نیتی خداترسی اور اتفاق اور دعا سے کام لو تا کہ کامیاب بن جاؤ۔ جانتے ہو کہ میں نے تم کو کیا کچھ کہا ہے اچھا پھر خلاصے کے طور پر بیان کر دیتا ہوں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر پورا ایمان رکھو کہ اللہ کے سوا کسی کی سچی فرمانبرداری نہ کرو، اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، کسی کو اپنے ضرر یا نفع پہنچانے والا سوائے خدا کے نہ مانو، کسی کو سوائے اللہ کے قاضی الحاجات اور دعاؤں کے سننے والا نہ گردانو۔ بہرحال عسر ویسر میں اسی کی طرف جھکو اور محمدؐ کو اس کا بھیجا ہوا اور اس کی کتاب کا معلم جانو۔

بعض کام ہیں جن سے بچتے رہو اور بعض ہیں جن کو ہمیشہ کرتے رہو مثلاً (نہ کرنے والے) بُرے، نفس پرست، شہوانی لوگوں کی صحبت سے، حرص، چوری، بانکپن، غیبت، چغلیاں، دوسروں کے حقوق کو تلف کرنے والے اور ہر ایک قسم کے بدکار شریر لوگوں کی صحبت سے ہمیشہ پرہیز کرتے اور بچتے رہو، سستی نہ کرو، لڑائی جھگڑوں سے بچو، بازار کی مٹھائیوں کا استعمال نہ کرو، خودروی اختیار نہ کرو اور ان سب سے بڑھ چڑھ کر خدا سے جنگ نہ کرو۔ **اور کرنے کے کام**، نیک صحبت اختیار کرو، ہر ایک قسم کی بُری عادتوں کو چھوڑ دو، سادگی اختیار کرو، حق اللہ اور حق العباد کا خیال رکھو، قرآن شریف عمل کی غرض سے پڑھو یا سنو، نماز باجماعت پڑھو، محنت کے عادی بنو، ہمت اور بلند حوصلگی اختیار کرو دلیری کرو، دعائیں مانگو، اللہ پر بھروسہ رکھو، نیک نمونہ بننے کی کوشش کرو، خدا کو کامیاب کرنے والا ہونے پر یقین رکھو پھر استقلال اختیار کرو اور ان سب سے بڑھ چڑھ کر خدا سے صلح کر لو۔

دعا۔ خدا تعالیٰ مجھ کو اور تم سب کو میں نے جو باتیں کہی ہیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرماوے اور ہم سب کو اپنی سچی فرمانبرداری کرنے کی توفیق دے اور اسی سچی فرمانبرداری میں ہی سب کو اس دنیا سے اپنی طرف بلا لیوے اور ہماری آخری پکار یہی ہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ امین ثُمَّ امِین۔

(الحکم 6، 13 رجولائی 1898ء صفحہ 9 تا 13)

(خطابات نور (مجموعہ تقاریر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل طبع اوّل۔ صفحہ 19 تا 28)

☆......☆......☆

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

خطبہ جمعہ

نیک عمل کی عادت ڈالنے کے لئے ایسے طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے مجبور ہوکر نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس کے لئے سب کومل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر گھر کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور ہر گھر کے ہر فرد کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ کوشش بغیر قربانی کے نہیں ہوسکتی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے حوالہ سے عملی اصلاح کی راہ میں حائل مختلف اسباب کا تذکرہ اور ان روکوں کو دُور کرنے کے لئے زرّیں نصائح

آج ہمیں عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی ذاتی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے، اپنے بیوی بچوں کی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے اور ہر وہ قربانی کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے جس سے ہماری عملی اصلاح کی دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20 دسمبر 2013ء بمطابق 20 فتح 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

گزشتہ خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے خطبات سے استفادہ کرتے ہوئے عملی اصلاح کی روک کے دو اسباب بتائے تھے۔ اس بارے میں جو باقی اہم اسباب ہیں، وہ آج بیان کروں گا۔

عملی اصلاح میں روک کا تیسرا سبب فوری یا قریب کے معاملات کو مدّ نظر رکھنا ہے۔ جبکہ عقیدے کے معاملات دُور کے معاملات ہیں، ایسے معاملات ہیں جن کا تعلق زیادہ تر بعد کی زندگی سے ہے جسے آجل کہتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ عملی حالت کے معاملات فوری نوعیت کے ہوتے ہیں یا بظاہر انسان سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ ایسی باتیں ہیں جن کا عقیدے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر میں کوئی غلط کام کرلوں تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا جو عقیدہ ہے وہ تو متأثر نہیں ہوتا۔ مثلاً سنار ہے، وہ سمجھتا ہے کہ میں سونے میں کھوٹ ملالوں تو اس سے میرے ایک خدا کو ماننے کے عقیدے پہ کوئی حرف نہیں آتا لیکن میری کمائی زیادہ ہوجائے گی۔ جلد یا زیادہ رقم حاصل کرنے والا میں بن جاؤں گا۔

پس اُس نے اپنے قریب کے فائدے کو دیکھ کر ایک ایسا راہِ عمل اختیار کرلیا جو صرف اخلاقی گراوٹ ہی نہیں بلکہ چوری بھی ہے اور دھوکہ بھی ہے۔ اس لئے یہ عمل کیا۔ اُس نے سمجھا کہ اُس کے عقیدے کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ بڑے بڑے حاجی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کاروباری دھوکے کرتے ہیں لیکن اپنے حاجی ہونے پر فخر ہے۔ ان دھوکوں کے وقت یہ بھول جاتے ہیں یا اس بات کی اہمیت نہیں سمجھتے کہ مرنے کے بعد کی زندگی بھی ہے اور ان دنیاوی اعمال کا مرنے کے بعد کی زندگی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح نبی کی دی ہوئی تعلیم پر عمل فائدہ مند ہے یا نجات کس کو ملے گی، ایسے سوال عام طور پر انسانوں کو دُور کے سوال نظر آتے ہیں۔ اصل چیز جو دل و دماغ پر حاوی ہوتی ہے، وہ فوری فائدہ یا فوری تسکین ہے۔ اسی وجہ سے جو سنار ہے وہ سونے میں کھوٹ ملاتا ہے، چاندی کو وزن میں کم کر دیتا ہے۔ دوکاندار ہے جو جنس میں ملاوٹ کر دیتا ہے۔ کارخانے دار ہے جو کسی چیز کا نمونہ دکھا کر آرڈر وصول کرتا ہے اور ترسیل جو ہے وہ کم معیار کی چیز کی کرتا ہے۔ خاص طور پر تیسری دنیا کے ممالک میں یہ چیز عام ہے۔ پس عمل کی اصلاح کے راستے میں دنیوی ضروریات حائل ہوجاتی ہیں اور دھوکہ، جھوٹ اور فریب کے فوری فوائد دُور کے نقصان کو دل اور دماغ سے نکال دیتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بعض مثالیں بھی دی ہیں۔ مثلاً غیبت ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ کسی کا افسر اپنے ماتحت کو تکلیفیں دیتا ہے، ظلم وستم کرتا ہے، لیکن ماتحت اپنے افسر کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا۔ اتفاقاً اس ماتحت کی اُس افسر سے بھی بڑے افسر سے ملاقات ہوجاتی ہے اور وہ بڑا افسر اس افسر کے خلاف کچھ کہتا ہے تو یہ شخص جس کو اپنے افسر سے تکلیفیں پہنچ رہی ہوتی ہیں خوش ہوجاتا ہے کہ جس موقع کی مجھے تلاش تھی وہ آج مجھے مل گیا۔ اور اس چھوٹے افسر کے خلاف جس نے اُسے تنگ کیا ہوتا ہے، ایسی باتیں کرتا ہے اور اُس کے ایسے عیوب بیان کرتا ہے کہ بڑا افسر اُس چھوٹے افسر پر اور زیادہ ناراض ہو۔ اور جھوٹ، سچ جو کچھ ہوسکتا ہے بیان کر دیتا ہے تاکہ اپنا بدلہ لے سکے اور اُس وقت اُسے یہ خیال آتا ہے کہ آج اگر میں غیبت نہ کروں تو میری جان اور مال کا خطرہ دُور نہیں ہوگا اور وہ اس وجہ سے بے دھڑک غیبت کا ارتکاب کر دیتا ہے اور اس دنیا کا فائدہ اُٹھالیتا ہے۔ پس دنیوی فوائد کے لئے انسان بدیوں کا ارتکاب کرلیتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 352-351 خطبہ جمعہ 29 مئی 1936ء)

چوتھا سبب عملی اصلاح کی کمزوری کا یہ ہے کہ عمل کا تعلق عادت سے ہے اور عادت کی وجہ سے کمزوریاں پیدا ہوجاتی ہیں اور خصوصاً ایسے وقت میں جب مذہب کے ساتھ حکومت نہ ہو۔ یعنی حکومت کے قوانین کی وجہ سے بعض عملی اصلاحیں ہوجاتی ہیں لیکن بدقسمتی سے اسلام میں جن باتوں کو اخلاقی گراوٹیں کہا جاتا ہے اور اُس کی اصلاح کی طرف اسلام توجہ دلاتا ہے ان میں اسلامی ممالک میں انصاف کا فقدان ہونے کی وجہ سے، دوعملی کی وجہ سے، باوجود اسلامی حکومت ہونے کے اسلامی ممالک میں بھی عملی حالت قابلِ فکر ہے۔ اور غیر اسلامی ممالک میں بعض باتیں جن کے لئے اصلاح ضروری ہے، وہ اُنہیں بدعملی اور اخلاقی گراوٹ نہیں سمجھتے، اس لئے بعض باتوں کی عملی اصلاح نہیں ہوسکتی۔

پس عملی اصلاح کے لئے حکومت کا ایک کردار ہے۔ جہاں مذہب اور حکومت کی عملی اصلاح کی تعریف ایک ہے اور عملی اصلاح اُس کے مطابق ہے، وہاں عادتیں قانون کی وجہ سے ختم کی جاسکتی ہیں۔ لیکن جہاں حکومت کا قانون عملی اصلاح کے لئے مددگار نہ ہو، وہاں عادتیں نہیں بدلی جاسکتیں اور عملی کمزوریاں معاشرے کا ناسور بن جاتی ہیں۔ جیسا کہ آزادی کے نام پر ترقی یافتہ ممالک میں ہم بہت سی عملی کمزوریاں دیکھتے ہیں اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ سے عملی کمزوریاں اب دنیا میں ہر جگہ پھیلائی جارہی ہیں اور ایسے ماحول میں پڑنے والے، ماحول کا حصہ ہونے کی وجہ سے، مستقل ان چیزوں کو دیکھ کر عادتاً بعض عملی کمزوریاں اپنا چکے ہیں۔ اور لاشعوری اور غیر ارادی طور پر بچے اور یا جو نوجوان ہیں اُن میں بھی، لڑکے اور لڑکیوں میں بھی یہ کمزوریاں راہ پکڑ رہی ہیں اور جب عادت پکی ہوجائے تو پھر اُسے چھوڑنا مشکل ہوجاتا ہے۔ مثلاً نشہ ہے، اس کی عادت پڑ جائے تو چھوڑنا مشکل ہے۔ ایک شخص یہ قربانی تو کرلیتا ہے کہ تین خداؤں کی جگہ ایک خدا کو مان لے اور یہ تو کبھی نہیں ہوگا کہ جب ایک خدا کو مان لیا تو دوسرے دن اُسے ایک خدا کی جگہ تین خداؤں کا خیال آجائے۔ مگر نشہ کرنے والے کے دل میں یہ خواہش ضرور پیدا ہوگی کہ نشہ مل جائے۔ ساری عمر کے عقیدے کو تو ایک شخص چھوڑ سکتا ہے، مگر نشہ کی عادت جو چند مہینوں یا چند سالوں کی عادت ہے اس میں ذرا سی نشے کی کمی ہوجائے تو وہ اُسے بے چین کر دیتی ہے۔ سگریٹ پینے والے بھی بعض ایسے ہی ہیں جو اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر، اپنے بہن بھائیوں کو چھوڑ کر، اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر، اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر جماعت میں بھی داخل ہوئے، انہوں نے قربانی دی اور احمدی ہوگئے لیکن اگر سگریٹ چھوڑنے کو کہو تو سو بہانے تلاش کریں گے۔ کسی کا پیٹ پھول جاتا ہے، کسی کو نشہ نہ کرنے سے نیند نہیں آتی، کسی کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں اُس کے خیال میں ختم ہوجاتی ہیں اور اس کے لئے وہ پھر بے چین رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ صرف اُن کے لئے نہیں جو احمدیت میں داخل ہوئے ہیں، ہر ایک شخص کے لئے ہے۔

بعض بہت نیک کام کر رہے ہوتے ہیں اور بڑی قربانی کر کے کر رہے ہوتے ہیں لیکن چھوٹی سی عادت نہیں چھوڑ سکتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ہمارے ایک تایا تھے، جو دہریہ تھے اور بے دین تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جب ایسے دوست آتے تھے جن کو حُقّے کی عادت تھی تو وہاں تو حُقّہ ملتا نہیں تھا، لیکن یہ جو تایا تھے اُن کے ہاں حُقّہ ہر وقت چلتا رہتا تھا۔ اَور بھی ان کو نشے کی عادت تھی، تو یہ حقہ پینے والے وہاں چلے جایا کرتے تھے اور حُقّے کے نشے کی وجہ سے اُن کی فضول اور بیہودہ باتیں سننے پر مجبور ہوتے تھے۔ اُن تایا سے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے پوچھا کہ کبھی آپ نے نماز بھی پڑھی ہے؟ اُن کی دینی حالت کا یہ حال تھا، کہنے لگے کہ بچپن سے ہی میری طبیعت ایسی ہے کہ جب میں کسی کو سر نیچے کئے دیکھتا ہوں تو مجھے ہنسی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ مراد یہ تھی کہ جب میں کسی کو سجدے میں دیکھتا ہوں، نماز پڑھتے دیکھتا ہوں تو اُس وقت سے مَیں مذاق اُڑایا کرتا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ ان صاحب کے پاس دوست چلے جاتے تھے اور حُقّے کی مجبوری کی وجہ سے اسلام کے خلاف اور سلسلے کے خلاف باتیں بھی سُننی پڑتی تھیں اور سنتے تھے۔ ایک دفعہ ایک دوست وہاں گئے اور اپنے آپ کو گالیاں دیتے ہوئے، برا بھلا کہتے ہوئے باہر نکلے۔ کسی نے پوچھا یہ کیا ہوا ہے؟ تو کہتے ہیں، اس حقّے کی وجہ سے، اس لعنت کی وجہ سے میرے نفس نے مجھے ایسی باتیں سننے پر مجبور کیا ہے جو عام حالات میں مَیں برداشت نہیں کر سکتا۔

تو عادتیں بعض دفعہ انسان کو بہت ذلیل کروا دیتی ہیں۔ بعض لوگوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ لاکھ سمجھاؤ، نگرانی کرو مگر جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے۔ اُن کی اصلاح مشکل ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہو نہیں سکتی۔ اگر اصلاح نہ ہو سکے تو اُن کو سمجھانے کی ضرورت کیا ہے۔ خطبات میں بھی مستقل سمجھایا جاتا ہے، نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا سمجھائے جانے کا حکم ہے۔ اگر ایمان کی کچھ بھی رمق ہے تو نصیحت بہرحال فائدہ دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ مومنوں کو نصیحت کرو اُن کے لئے فائدہ مند ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 367 تا 369 خطبہ جمعہ 5 جون 1936ء)

ایک واقعہ ہے کہ ایک صاحب کو گالی دینے کی، ہر وقت گالی دینے کی، ہر بات پر گالی دینے کی عادت تھی۔ اور اُن کو بعض دفعہ پتہ بھی نہیں لگتا تھا کہ میں گالی دے رہا ہوں۔ اُن کی شکایت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کسی نے کی۔ آپ نے جب اُن کو بلا کر پوچھا کہ سنا ہے آپ گالیاں بڑی دیتے ہیں تو گالی دے کر کہنے لگے کون کہتا ہے مَیں گالی دیتا ہے۔ تو عادت میں احساس ہی نہیں ہوتا کہ انسان کیا کہہ رہا ہے۔ بعض بالکل ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ عادت کی وجہ سے اُن کو احساس ختم ہو جاتے ہیں، احساس مٹ جاتے ہیں۔ لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اُن مٹے ہوئے احساسات کو، ختم ہوئے ہوئے احساسات کو دوبارہ پیدا بھی کیا جا سکتا ہے، اصلاح بھی کی جا سکتی ہے۔

بہرحال عملی حالت کی روک میں عادت کا بہت بڑا دخل ہے۔ آجکل ہم دیکھتے ہیں، بیہودہ فلمیں دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔ انٹرنیٹ پر لوگوں کے شوق ہیں اور بعض لوگوں کی ایسی حالت ہے کہ اُن کی نشے والی حالت ہے۔ وہ کھانا نہیں کھائیں گے اور بیٹھے فلمیں دیکھ رہے ہیں تو دیکھتے چلے جائیں گے۔ انٹرنیٹ پر بیٹھے ہیں تو بیٹھے چلے جائیں گے۔ نیند آ رہی ہے تب بھی وہ بیٹھے دیکھتے رہیں گے۔ نہ بچوں کی پرواہ، نہ بیوی کی پرواہ تو ایسے لوگ بھی ہیں۔ پس یہ جو عادتیں ہیں، یہ عملی اصلاح میں روک کا بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔

عملی اصلاح میں روک کا پانچواں سبب بیوی بچے بھی ہیں۔ یہ عملی اصلاح کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 375 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

بسا اوقات انسان کو بیوی بچوں کی تکالیف عملی طور پر ابتلا میں ڈال دیتی ہیں۔ مثلاً اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ کسی کا مال نہیں کھانا۔ اب اگر کسی نے کسی کے پاس کوئی رقم بطور امانت رکھوائی ہو لیکن اُس کا کوئی گواہ نہ ہو، کوئی ثبوت نہ ہو تو جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہے اُس کی نیت میں بعض دفعہ اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کی وجہ سے کھوٹ آ جاتا ہے، نیت بد ہو جاتی ہے، اُسے خیال آتا ہے کہ میری بیوی نے کچھ رقم کا مطالبہ مجھ سے کیا تھا اور اس وقت میرے پاس رقم نہیں تھی میں نے مطالبہ پورا نہیں کیا۔ یا میرے بچے نے فلاں چیز کے لئے مجھ سے رقم مانگی تھی اور میں اُسے دے نہ سکا تھا۔ اب موقع ہے۔ یہ رقم مار کر میں اپنے بیوی اور بچے کے مطالبہ کو پورا کر سکتا ہوں یا بچے کی بیماری کی وجہ سے علاج کے لئے رقم کی ضرورت ہے، رقم نہیں ہے۔ اس امانت سے فائدہ اُٹھا کر اور یہ رقم خرچ کر کے میں اس کا علاج کروا لوں، بعد میں دیکھا جائے گا کہ رقم دینی ہے یا نہیں دینی۔ یا کسی اور مقصد کے لئے جو بیوی بچوں سے متعلقہ مقصد ہے، انسان کسی دوسرے کی رقم غصب کر لیتا ہے۔ تو یہ امانت کے متعلق اسلامی تعلیم کے خلاف ہے کہ جب امانت رکھوائی جائے تو تم نے بہرحال واپس کرنی ہے، چاہے اُس کے گواہ ہیں یا نہیں ہیں، کوئی ثبوت ہے یا نہیں ہے۔ بعض دفعہ بعض لوگ اپنے بچوں کے فوائد کے لئے، اُن کے لئے جائیداد بنانے کے لئے نابالغ یتیموں کا حق مار لیتے ہیں یا کچھ حد تک اُنہیں نقصان پہنچا دیتے ہیں۔

پھر صرف مالی معاملات کی بات نہیں ہے۔ صرف یہی مثالیں نہیں ہیں۔ اس آزاد اور ترقی پسند معاشرے میں بعض ماں باپ خاص طور پر اور عموماً یہ بات کرتے ہیں، لیکن غریب ممالک میں بھی یہ چیزیں سامنے آ جاتی ہیں کہ لاڈ پیار کی وجہ سے بچوں کو اسلامی تعلیم کی پابندی کروانے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ یہ باتیں جو مَیں کر رہا ہوں، افسوس سے مَیں کہوں گا کہ یہ ہمارے احمدی معاشرے میں نظر آ جاتی ہیں، وقتاً فوقتاً سامنے آتی رہتی ہیں۔ کسی نے کسی کی امانت کھالی۔ کسی نے کسی کو کسی اَور قسم کا مالی دھوکہ دے دیا۔ کسی نے یتیم کا مال پورا ادا کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔ قضاء میں بعض ایسے معاملات آتے ہیں یا شکایات آتی ہیں کہ کوئی امیر ممالک میں رہنے والا اپنی بیٹی کی شادی پاکستان میں کرتا ہے اور داماد کو پہلے دن ہی کہہ دیتا ہے کہ مَیں نے اپنی بچی بڑے لاڈ پیار سے پالی ہے اور اس کو ہر قسم کی آزادی ہے۔ اس پر کسی قسم کی پابندی نہ لگانا اور بیٹی کا دماغ باپ کی شَہ پر عرش پر پہنچا ہوتا ہے۔ خاوند کو وہ کوئی چیز نہیں سمجھتی۔ حالانکہ اسلامی تعلیم ہے کہ بیوی خاوند کے حقوق ادا کرے اور اپنے گھر کی ذمہ داریاں نبھائے، یہ اُس کے فرائض میں داخل ہے۔ کبھی لڑکے پاکستان سے لڑکیاں بیاہ کر لاتے ہیں اور لڑکی کو ظلم کی چکی میں پیستے چلے جاتے ہیں اور لڑکے کے ماں باپ کہتے ہیں کہ لڑکی سب کچھ برداشت کرے، مرد تو ایسے ہی ہوتے ہیں۔ یہ بچوں کا لاڈ جہاں ماں باپ کی عملی حالت کو برباد کر رہا ہوتا ہے، وہاں گھروں کو بھی برباد کر رہا ہوتا ہے۔

پس بیوی بچوں کی وجہ سے عملی اصلاح میں روک کی بے شمار مثالیں ہیں۔ کئی اعمال ایسے ہیں جو انسان کی کمزوری ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ بیوی بچوں کے لاڈ یا ضروریات اُن کے آڑے آ جاتی ہیں۔ ان کی محبت اُس کو نیک عمل سے روک لیتی ہے۔ بچوں کے حق میں جھوٹی گواہیاں، بچوں کے لاڈ کی وجہ سے دی جاتی ہیں۔

غریب ممالک میں یا تیسری دنیا کے ممالک میں تو یہ بیماری عام ہے کہ افسران رشوت لیتے ہیں۔ صرف اپنے لئے نہیں لیتے بلکہ بچوں کے لئے، جائیدادیں بنانے کے لئے، بچوں کے لئے جائیدادیں بنا کر چھوڑ جانے کے لئے وہ رشوت لیتے ہیں یا اُنہیں تعلیم دلوانے کے لئے، مہنگے سکولوں میں پڑھوانے کے لئے رشوت لی جاتی ہے۔

پس انسانی اعمال کی درستی میں جذبات اور جذبات کو اُبھارنے والے رشتے روک بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی درستی اس صورت میں ممکن ہے جب خدا تعالیٰ کی محبت ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ اس محبت کی شدت کے مقابلے میں بیوی بچوں کی محبت اور اُن کے لئے پیدا ہونے والے جذبات معمولی حیثیت اختیار کر لیں۔ اور انسان اس کے اثرات سے بالکل آزاد ہو جائے۔ اگر یہ نہیں تو عملی اصلاح بہت مشکل ہے۔

چھٹا سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسان اپنی مستقل نگرانی نہیں رکھتا۔ یعنی عمل کا خیال ہر وقت رکھنا پڑتا ہے تبھی عملی اصلاح ہو سکتی ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 380 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

ہر کام کرتے وقت یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس کام کے نتائج نیک ہیں یا نہیں۔ اس کام کو کرنے کی مجھے اجازت ہے یا نہیں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات پر عمل کر رہا ہوں یا نہیں کہ قرآنِ کریم کے جو سات سو حکم ہیں اُن پر عمل کرو۔ کہیں میں ان سے دُور تو نہیں جا رہا۔ مثلاً دیانت سے کام کرنا ایک اہم حکم ہے۔ ایک دکاندار کو بھی یہ حکم ہے، ایک کام کرنے والے مزدور کو بھی یہ حکم ہے اور اپنے دائرے میں ہر ایک کو یہ حکم ہے کہ دیانتدار بنو۔ ایک دکاندار ہے، اُس کے سامنے دیانت سے چلنے کا حکم کئی بار آتا ہے۔ ایک انجان گاہک آتا ہے تو اُسے وہ یا کم معیار کی چیز دیتا ہے، یا قیمت زیادہ وصول کرتا ہے، یا اُس مقررہ قیمت پر کم وزن کی چیز دیتا ہے۔ یہ بیماری جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا، ان ملکوں میں تو کم ہے لیکن غریب ممالک میں بہت زیادہ ہے۔ پس گاہک کو چیز دیتے ہوئے کوئی تو یہ سوچتا ہے کہ اس گاہک کی کم علمی کی وجہ سے میں فائدہ اُٹھاؤں۔ کوئی کہتا ہے کہ اگر میں وزن میں اتنی کمی ہر گاہک کے سودے میں کروں تو شام تک میں اتنا بچا لوں گا۔ بعض دفعہ گاہک کی سخت ضرورت اور مجبوری دیکھ کر اصل منافع سے کئی گنا زیادہ منافع کما لیا جاتا ہے۔ یہ تو ویسے بھی تجارت کے جو اخلاق ہیں اُن کے خلاف ہے لیکن اسلام تو اس کو سختی سے منع کرتا ہے۔ منافع کے ضمن میں یہ بھی کہوں گا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربوہ جو آباد ہوا

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

ہے تو وہاں کے دکانداروں کو یہ نصیحت کی تھی کہ تم منافع کم لو تو تمہارے پاس گاہک زیادہ آئیں گے۔ لیکن میرے پاس بعض شکایات ایسی آرہی ہیں یا آتی رہتی ہیں کہ ربوہ میں دوکاندار اتنا منافع کمانے لگ گئے ہیں کہ لوگ چنیوٹ جا کر سودا خریدنے لگ گئے ہیں۔ یعنی اپنوں کے بجائے غیروں کے پاس احمدیوں کا روپیہ جانے لگ گیا ہے اور اس کے ذمہ دار ربوہ کے احمدی دکاندار ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمارے احمدی دکاندار سوچیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔ یہ جہاں بھی ہوں، صرف ربوہ کی بات نہیں ہے۔ جہاں بھی دکاندار ہو، ایک احمدی دکاندار کا معیار ہمیشہ اچھا ہونا چاہئے، اُن کا وزن پورا ہونا چاہئے، کسی چیز میں نقص کی صورت میں گاہک کے علم میں وہ نقص لانا ضروری ہونا چاہئے۔ منافع مناسب اور کم ہونا چاہئے۔ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ تجارت میں برکت پڑتی ہے، کمی نہیں آتی۔ اسی طرح ہر میدان کے احمدی کو اپنی دیانت کا حسن ظاہر کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہر وقت اس حکم کی جگالی کرنے کی ضرورت ہے جو ابھی پڑھا ہے، تبھی عملی اصلاح ممکن ہوگی۔ ہر وقت دہراتے رہنا پڑے گا کہ میری عملی اصلاح کے لئے مَیں نے یہ یہ کام کرنے ہیں۔ اسی طرح دوسری برائیاں ہیں، مثلاً جھوٹ ہے۔ ہر بات کہتے وقت یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ میری بات میں کوئی غلط بیانی نہ ہو۔

پھر اس کی دکانداروں کی لاپرواہی کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ایک دکاندار نماز کا وقت آتا ہے تو نماز کے لئے چلا جاتا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں دکان کھلی رکھوں تا کہ اس عرصے میں جتنے گاہک آئیں وہ میرے پاس آئیں۔ پس ایک طرف تو نیک اعمال کا خیال رکھنے والے نماز کی تیاری کر رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف پیسہ کمانے کا سوچنے والے اس سے بے پرواہ اپنے دنیاوی فائدے دیکھنے کے لئے منافع بنانے کی سوچ رہے ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہر کام کرنے سے پہلے نیک اعمال کی اصلاح کو سوچیں، اُن کی نظر دنیاوی فائدے کی طرف ہوتی ہے اور وہ اُس کے متعلق سوچتے ہیں۔

ربوہ کے دکانداروں کے بارے میں پھر میں کہوں گا کہ ایک دفعہ ایک شکایت آئی تھی کہ نماز کے وقت میں دکانیں بند نہیں کرتے۔ تو اب بہرحال اُن کی رپورٹ آئی ہے کہ سب نے یہی کہا ہے کہ اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کرتے رہیں گے۔ خدا کرے کہ یہ لوگ اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔

اسی طرح قادیان کے دکاندار ہیں اور آجکل تو قادیان میں جلسے کی وجہ سے گہما گہمی ہے، اُنہیں بھی اس کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ گاہک باہر سے آئے ہوئے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے فرائض جو ہیں اُن کو بھول جائیں۔ وہاں اُن کو نمازوں کے اوقات میں اپنی دکانیں یا اپنے سٹال جو ہیں وہ بہرحال بند کرنے چاہئیں اور دنیا میں ہر جگہ ہر احمدی کو یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو فرائض ہیں، اُن کی ادائیگی کے لئے اُن کو بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اعمال پر بار بار توجہ دینے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی تیز رفتار گھوڑے پر سوار چلا جا رہا ہو لیکن بے احتیاطی سے اگر بیٹھے گا تو گھوڑا اُسے نیچے گرا دے گا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے اعمال پر نگاہ رکھنی پڑے گی اور رکھنی چاہئے۔ لمحہ بھر کے لئے اگر بے احتیاطی ہو جائے تو مومن کا جو معیار ہے اُس سے وہ گر جائے گا اور اس کے اعمال کی اصلاح بھی نہیں ہوگی۔

پس ہر معاملے میں ہر وقت نظر رکھ کر ہی عملی اصلاح کی طرف ہر ایک جو ہے صحیح قدم اُٹھا سکتا ہے۔ برائیوں کی طرف ایک مرتبہ انسان جھک گیا تو پھر وہ اُس میں ڈوب جاتا ہے۔ گویا برائیوں سے بچنے کے لئے ہر کام پر نظر رکھ کر انسان ایک حجاب میں آجاتا ہے اور جب یہ حجاب ختم ہو جائے تو ایک کے بعد دوسری کمزوری اُس پر غلبہ پا لیتی ہے۔

عورتوں کے لئے بھی مَیں ایک مثال دوں گا۔ پردہ اور حیا کی حالت ہے۔ اگر ایک دفعہ یہ ختم ہو جائے تو پھر بات بہت آگے بڑھ جاتی ہے۔ آسٹریلیا میں مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض بڑی عمر کی عورتوں نے جو پاکستان سے وہاں آسٹریلیا میں اپنے بچوں کے پاس نئی نئی گئی تھیں، اپنی بچیوں کو یہ دیکھ کر کہ پردہ نہیں کرتیں اُنہیں پردے کا کہا کہ کم از کم حیادار لباس پہنو، سکارف لو تو اُن کی لڑکیوں میں سے بعض جو ایسی ہیں کہ پردہ نہ کرنے والی ہیں، انہوں نے یہ کہا کہ یہاں پردہ کرنا بہت بڑا جرم ہے اور آپ بھی چھوڑ دیں تو مجبوراً اُن عورتوں نے بھی جو پردہ کا کہنے والی تھیں، جن کو ساری عمر پردے کی عادت تھی اس خوف کی وجہ سے کہ جرم ہے، خود بھی پردہ چھوڑ دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں کوئی ایسا قانون نہیں ہے، نہ جرم ہے۔ کوئی پابندی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس طرف توجہ دیتا ہے۔ صرف فیشن کی خاطر چند نوجوان عورتوں اور بچیوں نے پردے چھوڑ دیئے ہیں۔ پاکستان سے شادی ہو کر وہاں آنے والی ایک بچی نے مجھے لکھا کہ مجھے بھی زبردستی پردہ چھڑوا دیا گیا تھا۔ یا ماحول کی وجہ سے میں بھی کچھ اس دام میں آ گئی اور پردہ چھوڑ دیا۔ اب میں جب وہاں دورے پر گیا ہوں تو اُس نے لکھا کہ آپ نے جلسہ میں جو تقریر عورتوں میں کی اور پردے کے بارے میں کہا تو اُس وقت میں نے برقع پہنا ہوا تھا تو اُس وقت سے میں نے برقع پہنے رکھا ہے اور اب میں اُس پر قائم ہوں اور کوشش بھی کر رہی ہوں اور دعا بھی کر رہی ہوں کہ اس پر قائم رہوں۔ اُس نے دعا کے لئے بھی لکھا۔ تو پردے اس لئے چُھٹ رہے ہیں کہ اس حکم کی جو قرآنی حکم ہے، بار بار ذہن میں جگالی نہیں کی جاتی۔ نہ ہی گھروں میں اس کے ذکر ہوتے ہیں۔ پس عملی اصلاح کے لئے بار بار برائی کا ذکر ہونا اور نیکی کا ذکر ہونا ضروری ہے۔

ساتواں سبب اعمال کی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسانی تعلقات اور رویے جو ہیں وہ حاوی ہو جاتے ہیں اور خشیت اللہ میں کمی آجاتی ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 383 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

بسا اوقات لالچ، دوستانہ تعلقات، رشتے داری، لڑائی، بُغض اور کینے ان اعمال کے اچھے حصوں کو ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ مثلاً امانت کی جو میں نے مثال دی ہے، دوبارہ دیتا ہوں کہ انسان امانت کو اس نقطہ نظر سے نہیں دیکھتا کہ خدا تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہوا ہے، بلکہ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھتا ہے کہ اس خاص موقع پر امانت کی وجہ سے اُس کے دوستوں یا دشمنوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح وہ سچ کو اس نقطہ سے نہیں دیکھتا کہ سچ بولنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے بلکہ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھتا ہے کہ آیا اُسے یا اُس کے دوستوں، عزیزوں کو اس سچ بولنے سے کوئی نقصان تو نہیں پہنچے گا؟ ایک انسان دوسرے انسان کے خلاف گواہی اس لئے دے دیتا ہے کہ فلاں وقت میں اُس نے مجھے نقصان پہنچایا تھا۔ پس آج مجھے موقع ملا ہے کہ میں بھی بدلہ لے لوں اور اُس کے خلاف گواہی دے دوں۔ تو اعمال میں کمزوری اس وجہ سے ہوتی ہے کہ خشیت اللہ کا خانہ خالی ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ اپنے خلاف یا اپنے پیاروں اور والدین کے خلاف بھی تمہیں گواہی دینی پڑے تو دو اور سچائی کو ہمیشہ مقدم رکھو۔

آٹھواں سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ عمل کی اصلاح اُس وقت تک بہت مشکل ہے جب تک خاندان کی اصلاح نہ ہو۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 384 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

مثلاً دیانتداری اُس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی یا اُس کا معیار قائم نہیں رہ سکتا، جب تک بیوی بچے بھی پورا تعاون نہیں کرتے۔ گھر کا سربراہ کتنا ہی حلال مال کمانے والا ہو لیکن اگر اُس کی بیوی کسی ذریعہ سے بھی ہمسایوں کو لُوٹتی ہے یا کسی اور ذریعہ سے کسی کو نقصان پہنچاتی ہے، مال غصب کرنے کی کوشش کرتی ہے یا اُس کا بیٹا رشوت کا مال گھر میں لاتا ہے تو اس گھر کی روزی حلال نہیں بن سکتی۔ خاص طور پر اُن گھروں میں جہاں سب گھر والے اکٹھے رہتے ہیں، جوائنٹ فیملی سسٹم ہے اور اُن کے اکٹھے گھر چل رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے اعمال ہیں۔ جب تک سب گھر والوں کے اعمال میں ایک ہو کر بہتری کی کوشش نہیں ہوگی، کسی نہ کسی وقت ایک دوسرے کو متاثر کر دیں گے۔ بیوی نیک ہے اور خاوند رزقِ حلال نہیں کماتا تو تب بھی گھر متاثر ہوگا۔ نمازوں کی طرف اگر باپ کی توجہ ہے لیکن اپنے بچوں کو توجہ نہیں دلاتا یا باپ کہتا ہے لیکن ماں توجہ نہیں کر رہی۔ یا ماں توجہ دلا رہی ہے اور باپ بے نمازی ہے تو بچے اُس کی نقل کریں گے۔ گزشتہ خطبہ میں بھی میں نے یہ مثالیں دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے: قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم:66) کہ نہ صرف اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ تمہارا صرف اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانا کافی نہیں ہے بلکہ دوسروں کو بھی بچانا فرض ہے۔ اگر دوسروں کو نہیں بچاؤ گے تو وہ تمہیں ایک دن لے ڈوبیں گے۔

پس اعمال کی اصلاح کے لئے پورے گھر کی اصلاح کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سب کو کوشش کرنی چاہئے۔ اس میں گھر کے سربراہ کا سب سے اہم کردار ہے۔ اکثر اوقات بیوی بچوں کی طرف سے غفلت یا اُن کی تکلیف کا احساس یا بے جا لاڈ اپنی اور اپنے گھر والوں کی اصلاح میں روک بن جاتا ہے۔

ان آٹھ باتوں کے علاوہ بھی بعض وجوہات عملی اصلاح میں روک کی ہو سکتی ہیں۔ یہ چند اہم باتیں جیسا کہ میں نے کہی ہیں لیکن اگر ان پر غور کیا جائے تو تقریباً تمام باتیں انہی آٹھ باتوں میں سمٹ بھی جاتی ہیں۔

بہرحال خلاصہ یہ کہ اعمال کے بارے میں ایسی روکیں موجود ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے ہٹا دیتی ہیں۔ اُس کے قرب سے دور پھینک دیتی ہیں۔ اگر ہم اپنے اعمال کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ صرف کہہ دینے سے اصلاح نہیں ہو گی بلکہ اُن ذرائع کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے جن کے ذریعہ سے اصلاح ممکن ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مثال دی ہے کہ یورپ کا ایک مشہور لیکچرر تھا اور بڑے اعلیٰ قسم کے لیکچر دیا کرتا تھا لیکن لیکچر دیتے وقت وہ اپنے کندھے بہت زور زور سے ہلایا کرتا تھا، اوپر نیچے کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے اُسے کہا کہ تم لیکچر تو بہت اچھا دیتے ہو لیکن تمہارے کندھوں کی اوپر نیچے کی حرکت کی وجہ سے اکثر لوگوں کو ہنسی آجاتی ہے۔ اُس نے بڑی کوشش کی کہ یہ جو نقص ہے وہ دُور ہو جائے لیکن دور نہ ہوا۔ آخر اُس نے اس کا علاج اس طرح شروع کیا کہ دو تلواریں اُس نے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

چھت سے ٹانگ لیں جو اُس کی height تک پہنچتی تھیں، کندھوں تک پہنچتی تھیں اور اُن کے نیچے کھڑا ہو کر اُس نے تقریر کی مشق کرنا شروع کر دی۔ جب کبھی کندھا ہلاتا تھا تو تلوار اُس کے کندھے پر لگتی تھی، کبھی دائیں کبھی بائیں۔ چنانچہ چند دن کی کوشش کے بعد اُس کی یہ عادت ختم ہو گئی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 390 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

پس نیک عمل کی عادت ڈالنے کے لئے ایسے طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے مجبور ہو کر نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس کے لئے سب کو مل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر گھر کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور ہر گھر کے ہر فرد کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ کوشش بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتی۔ بغیر وہ طریقہ اختیار کئے نہیں ہو سکتی جس سے برائیوں کو چھوڑنے کے لئے اگر تکلیفیں بھی برداشت کرنی پڑیں تو کی جائیں۔ ہر فردِ جماعت کو جائزے کی ضرورت ہے، قربانی کی ضرورت ہے، پختہ عہد کی ضرورت ہے، ورنہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ بہت بڑا مقصد جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے، یہ ہے کہ ہمارے عقیدے اور اعمال دونوں کی اصلاح ایسے اعلیٰ معیار پر ہو کہ جس پر کوئی انگلی نہ اُٹھا سکے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455-454 مطبوعہ ربوہ)

جیسا کہ مَیں پہلے خطبوں میں کہہ چکا ہوں، بیشک ہم نے عقیدے کے میدان میں بہت عظیم الشان فتح حاصل کر لی ہے، یہاں تک کہ وہی عقائد جن کو جب جماعت کی طرف سے پیش کیا جاتا تھا تو دشمن کی طرف سے سختی سے انکار کیا جاتا تھا لیکن آج بعض دشمن بھی اُن باتوں کے قائل ہو رہے ہیں۔ ایسے بھی مسلمان ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر نہیں گئے یا انہوں نے نازل نہیں ہونا۔ یہ کہنے یا اس بات کے قائل ہونے کی کوئی بھی وجہ ہو لیکن لاشعوری طور پر جماعت احمدیہ کا عقیدہ اُن کے منہ بند کر کے اُن کو اس بات پر قائل کر رہا ہے۔ جہاد کے بارے میں اب بعض بڑے بڑے علماء نے یہ بیان دیئے ہیں کہ اس وقت جہاد کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے، یہ دہشت گردی ہے اور آجکل جہاد جائز نہیں اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس بارے میں وہ جو چاہے دلیل دیں لیکن احمدیت کی تعلیم ہی اُنہیں متاثر کر رہی ہے۔ لیکن جب ہم عمل کو دیکھتے ہیں تو عمل کے بارے میں ہماری کوتاہی ہے یا کمزوری ہے کہ ابھی وہ روح ہم میں پیدا نہیں ہوئی جس روح کے تحت ہم کام کر کے دنیا کو وہ نمونہ دکھلا سکیں جس کے بعد کوئی شخص ہماری جماعت کی برتری اور فوقیت تسلیم کرنے سے انکار نہ کرے۔ ابھی تک ہم اُس تعلیم پر پورے طور پر عمل نہیں کر رہے جو عملی اصلاح کے متعلق اسلام نے پیش کی ہے۔ بلکہ اکثر اوقات دوسروں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کی نقل کر کے اس طرف مائل ہو جاتے ہیں، جیسا کہ میں نے بعض مثالیں بھی دی ہیں اور غیروں سے اپنا لوہا منوانے کی بجائے ہم نقّال بن جاتے ہیں، اُن کی نقلیں کرنی شروع کر دیتے ہیں اور پھر عمل کے میدان میں بعض جگہ ہمیں شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے۔

پس ضرورت ہے کہ عمل کے میدان میں کامیابی حاصل کریں۔ ضرورت ہے کہ وہ پانی جس سے ہم نے اس زمانے میں فیض پایا ہے، اُسے بکھرا نہ دیں، ضائع نہ کریں بلکہ اُن نہروں میں سمیٹ لیں جو زمینوں کو سیراب کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں نہ کہ اُس پانی کی طرح جو ادھر اُدھر بہہ جاتا ہے۔ ہمیں اپنی حد بندیاں مقرر کرنی ہوں گی۔ اپنی عملی اصلاح کے لئے اپنے آپ پر کچھ پابندیاں لگانی ہوں گی تبھی ہم اپنے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم نے عقائد کی دیواروں کو مضبوط کرنے کے لئے بیشک قربانیاں دی ہیں۔ جان، مال، وقت کی قربانی دی ہے اور دے رہے ہیں لیکن اعمال کی دیواروں کی طرف ہماری اتنی توجہ نہیں ہوئی جو ہونی چاہئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو مختصر الفاظ میں بڑے عمدہ طریق سے بیان فرمایا ہے کہ اب تک صرف دو دیواریں عقائد والی ہیں۔ دو دیواریں جو عمل والی ہیں، وہ ابھی ہم نے نہیں بنائیں۔ اس وجہ سے چور آتا ہے اور ہمارا مال اُٹھا کر لے جاتا ہے۔ لیکن جب ہم قربانی کے نتیجہ میں اپنی چار دیواری کو مکمل کر لیں گے تو پھر چور کے داخل ہونے کے سارے راستے مسدود ہو جائیں گے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 392-391 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

پس آج ہمیں عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی ذاتی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے، اپنے بیوی بچوں کی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے اور ہر وہ قربانی کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے جس سے ہماری عملی اصلاح کی دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائیں۔ تب ہم نہ غیروں سے اس تعلق میں پِٹنے والے ہوں گے یا شرمندہ ہونے والے ہوں گے اور نہ ہی ہمارے گھروں میں چور داخل ہو کر ہمیں نقصان پہنچا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆☆☆☆......

زہریلی چھپکلیوں کے لعاب سے شوگر اور بلڈ پریشر کا علاج

ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔ آسٹریلیا

آسٹریلیا میں حال ہی میں شوگر یعنی ذیابیطس کے علاج کے لئے ایک نئے ٹیکہ کے استعمال کی اجازت دے دی گئی ہے جو ایسے مریضوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہو رہا ہے جنہیں دیگر ادویات سے مناسب افاقہ نہیں ہو رہا تھا۔ BYETTA کے نام سے دستیاب اس انجکشن exenatide کی نمایاں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اسے امریکہ میں پائی جانے والی ایک زہریلی چھپکلی

Gila Monster Heloderma Suspectum

کے لعاب دہن سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا کیمیائی مادہ ہے جو خون میں شکر کی مقدار کو لمبا عرصہ تک کنٹرول میں رکھتا ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ اسی کی بدولت پورے سال میں صرف چار یا پانچ بار کھانا کھانا ہی اس چھپکلی کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اب اس بات پر تحقیق ہو رہی ہے کہ کسی طرح سے اس دوا کو موٹاپے کے علاج کے لئے بھی استعمال کیا جا سکے کیونکہ ممکنہ طور پر اس میں بسیار خوری کا بھی علاج پنہاں ہو گا۔ اس چھپکلی کے لعاب میں اور بھی کئی کیمیائی مادے پائے گئے ہیں جن میں سے ایک کے بارہ میں پتہ چلا ہے کہ وہ پھیپھڑوں کے کینسر کو پھیلنے سے روکتا ہے۔

ادھر دوسری طرف آسٹریلیا کی ایک اور تحقیقاتی ٹیم اس مہم میں مصروف ہے کہ چھپکلیوں کی ایک اور بھاری بھرکم دیو دار نسل komodo dragons (جو ایک چھوٹے مگرمچھ جتنی بڑی ہوتی ہے) کے زہر سے ہائی بلڈ پریشر (Hypertension) کی دوا تیار کر لی جائے جو دیگر دواؤں سے دس گنا زیادہ زُود اثر ہو گی۔ واضح رہے کہ اس چھپکلی کے کاٹنے سے بلڈ پریشر انتہائی کم ہو جاتا ہے اور دیگر زہریلے مادوں کے ساتھ یہ کم بلڈ پریشر اس کے شکار کو موت سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ اس زہر کو سائنسدان اتنی کم مقدار میں گولی کی شکل دینا چاہتے ہیں جو بغیر کسی ضرر کے صرف مطلوبہ حد تک بلڈ پریشر کو کم رکھ سکے۔

قارئین! یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں جب موذی اور زہریلی مخلوق کو بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے استعمال میں لانے کے کامیاب تجربے کئے گئے ہیں۔ اکثر لوگ ایسی ہی اور بیشمار مثالوں سے واقف اور اس حقیقت سے پہلے ہی آگاہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی بنائی ہر چیز کیا بے جان اور کیا جاندار، کیا بے ضرر اور کیا (بظاہر) ضرر رساں، انسان ہی کے فائدہ کے لئے عالمِ وجود میں لائی گئی ہے۔ اس کے بیان کے لئے تو دفاتر چاہئیں۔

جراثیم کی دنیا کو ہی لیں۔ ایڈز کی وبا کے ذمہ دار وائرس ایچ آئی وی (H.I.V) تک سے ضرورت مند دکھی انسانوں کی خدمت ممکن بنا دی گئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایڈز ایک طرح کی ''طاعون'' تھی جو خدا نے اس زمانہ میں ظاہر کی مگر اس خطرناک وائرس کی یہ صلاحیت کہ یہ خون کے بعض خاص خلیات کو ہی اپنا نشانہ بنا کر ختم کر دیتا ہے سائنسدانوں کے لئے یہ پیغام لے کر آئی کہ اس سے ایک ایسے بلڈ کینسر کا علاج ممکن ہو سکتا ہے جس میں خون کے وہی خلیات سرطان کی صورت جسم میں پھیل کر زندگی کا خاتمہ کر دیتے ہیں جن کو ایچ آئی وی مار ڈالتا ہے۔ چنانچہ امریکہ میں اس وائرس کا ڈی این اے ''نیم مردہ'' کر کے جب ایک چھ سالہ بچی کو بطور ''دوا'' دیا گیا جو بلڈ کینسر کی ایک خطرناک قسم Accute Lymphoblastic Leukaemia میں مبتلا ہونے اور دیگر ہر علاج کی ناکامی کے بعد موت سے ہمکنار ہونے والی تھی تو حیرت انگیز طور پر اس کا کینسر کنٹرول میں آ گیا اور وہ موت کے منہ سے واپس لوٹ آئی۔

واضح رہے کہ سائنسدانوں کے بقول ایچ آئی وی وائرس سے ایڈز لاحق نہیں ہو سکتا جس طرح کہ بعض حفاظتی ویکسینیں بھی مردہ یا نیم مردہ وائرسوں سے ہی بنی ہوتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2009ء میں خدا تعالیٰ کی ایک صفت ''اَلنَّافِع'' کے مختلف جلووں کے ظہور کی لطیف تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کائنات اور اس کے اندر کی ہر چیز میری پیدا کردہ ہے اور میرے اذن سے ہی یہ نفع رساں بھی ہے یا نقصان پہنچانے والی بن سکتی ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ وہ تمام چیزیں جن پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے ان کا پیدا کرنے والا مَیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں رَبُّ الْعَالَمِیْن ہوں اور جب مَیں ہی رَبُّ الْعَالَمِیْن ہوں تو پھر کہیں اور سے نفع ملنے کا یا نفع حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔''

حضور انور نے مزید فرمایا: ''یہ کارخانہ قدرت اپنی پیدائش کے بعد ہر روز اپنی ایک شان ظاہر کر رہا ہے۔ انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے تجسّس رکھا ہے، تحقیق رکھی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ انسان پر ان تمام عالموں پر تحقیق کے نتیجہ میں نئے سے نئے اظہار فرماتا ہے۔ ان عالموں میں آسمانی عالم بھی ہیں جن میں مختلف قسم کے ستارے اور سیّارے شامل ہیں۔ ان میں زمینی عالم بھی شامل ہے جس میں زمین کے اندر کے مختلف خزانے ہیں۔ زمین کے اندر بھی ایک عالم بسا ہوا ہے، ایک دنیا ہے۔ زمین کی صرف ظاہری شکل نہیں ہے جس پر سائنسدان تحقیق کر کے قدرت کے عجیب جلووں سے ہمیں آگاہ کرتے ہیں۔ پھر عالم نباتات ہے۔ بوٹیوں، پودوں، پھولوں، پھلوں وغیرہ کی بھی ایک دنیا ہے۔ اتنی قسمیں ہیں جن کا شمار نہیں۔ پھر ہر قسم میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک شان نظر آتی ہے۔ خوراک کے علاوہ بے شمار بوٹیاں ایسی ہیں اور کئی پودے ایسے ہیں جو کئی بیماریوں کا علاج ہیں۔ بعض ان میں سے تحقیق کے بعد انسان کے علم میں آ گئی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بہت سی ایسی ہوں جن کی تحقیق کی ابھی ضرورت ہے۔ حشرات الارض ہیں۔ کیڑے مکوڑے ہیں۔ ان کا ایک اپنا عالم ہے۔ غرض کہ اس کائنات میں بہت سی چیزیں ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور ہر پیدائش کی ایک غرض اور ایک مقصد ہے جسے وہ پورا کرتا ہے اور جس کو حسب ضرورت قائم رکھنے کے بھی خدا تعالیٰ نے سامان پیدا فرمائے ہیں''۔

فرمایا ''جوں جوں دنیا تحقیق کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مختلف قسم کی پیدائش کے بارہ میں علم حاصل کر رہی ہے اس میں انسانی فوائد واضح طور پر نظر آتے چلے جا رہے ہیں۔''

حضور انور نے مزید فرمایا ''پس جب اس رَبُّ الْعَالَمِیْن کی انسانوں پر اس قدر مہربانی ہے تو کس قدر انسان کو اس کا شکر گزار ہونا چاہئے اور اس کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور شرک سے اپنے آپ کو کلیتًا پاک کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔''

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

ہی ہونا چاہئے جیسا کہ ریڈیو پر بتایا گیا ہے۔ چند دنوں کے بعد جماعت کا وفد اُن کے گاؤں میں تبلیغی دورے پر گیا تو انہوں نے بغیر کسی سوال جواب کے بیعت کر لی اور مالی نظام میں بھی شامل ہو گئے۔ کہنے لگے کہ مجھے کسی تفصیل جاننے کی ضرورت نہیں بلکہ آپ نے تو آنے میں دیر کر دی ہے مَیں تو پہلے ہی دل سے بیعت کر چکا ہوں۔

مالی سے ہی بلال صاحب لکھتے ہیں کہ سِیکاسَو کے علاقے میں جماعت کے ریڈیو لگنے کے بعد جماعتی تبلیغی کاموں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور لوگوں کی طرف سے غیر معمولی رسپانس ملا ہے۔ ایک دن ایک شخص نے ریڈیو پر فون کر کے کہا کہ اگر یہ ریڈیو دو سال تک سیکاسو میں چلتا رہا تو دو سال بعد تمام سیکاسَو احمدی ہو جائے گا۔ انشاءاللہ۔

ریڈیو کے ذریعہ لوگوں میں تبدیلی کے واقعات

بعض تبدیلیاں جس طرح لوگوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک دن ایک صاحب احمدیہ مشن میں تشریف لائے اور بتایا کہ وہ احمدیہ ریڈیو لگنے سے پہلے میوزک بہت شوق سے سنتے تھے اور اسلام میں بالکل دلچسپی نہ تھی۔ مسلمان تھے۔ مگر جب سے احمدیہ ریڈیو لگا ہے، اُنہیں پتہ چلا ہے کہ اسلام کتنا خوبصورت مذہب ہے۔ انہوں نے اس ریڈیو سے تین ماہ میں اتنا کچھ سیکھ لیا ہے جو انہوں اپنی زندگی کے تیس سالوں میں نہیں سیکھا۔ ریڈیو کے ذریعہ انہوں نے نماز اور دیگر دعائیں سیکھی ہیں۔ انہیں یوں لگتا ہے کہ اُن کی احمدیت قبول کرنے سے پہلے کی تمام عبادت غلطیوں سے پُر تھی اور اب احمدیت کے ذریعہ اسلام کا صحیح پتہ لگا ہے۔

پھر مالی سے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک خاتون مریم صاحبہ آئیں اور انہوں نے بتایا کہ وہ احمدیہ ریڈیو باقاعدگی سے سنتی ہیں اور جو اسلام ہم پیش کر رہے ہیں وہ ان کے لئے بالکل نیا ہے۔ انہوں نے آج تک ایسی خوبصورت تعلیم نہیں سنی اور انہیں اب پتہ لگا ہے کہ اسلام اتنا خوبصورت مذہب ہے۔ اور اس پر انہوں نے ایک ہزار فرانک سیفا چندہ بھی دیا۔

ریڈیو پروگراموں کی مخالفت اور مخالفین کی ناکامی

ریڈیو پروگراموں کی مخالفت اور مخالفین کی ناکامی بھی ساتھ ساتھ چل رہی ہوتی ہے۔

مبلغ صاحب لکھتے ہیں، کونگو کنشاسا کے صوبہ باندوندو کے ڈسٹرکٹ اِنُونگو (Inongo) کے دورے پر گئے۔ مقامی ریڈیو پر پینتالیس منٹ کا ایک براہِ راست پروگرام کیا اور اسلام کی تعلیم بیان کی۔ پروگرام کے اگلے روز مقامی ریڈیو کے مالک کے پاس سنی مسلمانوں کا ایک وفد آیا اور اُنہیں پیشکش کی کہ اگر تم جماعت احمدیہ کے مبلغین کو آئندہ اپنے ریڈیو پر نہ آنے دو تو ہم تمہیں تمہارے آن ایئر وقت کی دگنی قیمت دیں گے۔ ریڈیو کے مالک نے کہا کہ چاہے تم ہمیں دس گنا زیادہ دو، تب بھی ہم تمہارے دباؤ اور رقم کے لالچ میں آ کر جماعت کو اسلام کی خوبصورت تعلیم بیان کرنے سے نہیں روکیں گے۔ تم لوگ یہاں ایک عرصہ دراز سے رہ رہے ہو لیکن تمہیں کبھی اسلام کی تعلیم بیان کرنے کا خیال نہیں آیا اور آج جماعت احمدیہ آئی ہے تو تم لوگ پیسے لے کر آ گئے ہو۔

پھر مالی کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ سیکاسَو میں ریڈیو شروع ہونے کے بعد شدید مخالفت کا سامنا تھا اور مخالفین کی طرف سے ریڈیو بند کروانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اس صورتحال کے پیشِ نظر ایک دن سیکاسَو جماعت کی عاملہ کی میٹنگ بلوائی گئی۔ صدر صاحب نے بتایا کہ مالی کے ریڈیوز کی ایک تنظیم یو آر ٹی ایل کے نام سے ہے اگر ہمارا ریڈیو اس تنظیم کا ممبر بن جائے تو اس صورتحال میں یہ ریڈیو کے لئے بہت اچھا ہو گا مگر اس کے لئے ہمیں اس تنظیم کو اسّی ہزار فرانک سیفا ممبر شپ کے دینے ہوں گے۔ مبلغ لکھ رہے ہیں کہ میٹنگ کے بعد قبل اس کے کہ خاکسار امیر صاحب سے اس خرچ کے بارے میں بات کرتا۔ ہمارے ایک نو مبائع گھر گئے اور پینتالیس ہزار فرانک سیفا لا کر دیا اور کہا کہ میرے پاس اس وقت یہی کچھ ہے، یہ رکھ لیں مگر یہ ریڈیو بند نہیں ہونا چاہئے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال مختلف ریڈیوز پر جو پیغام پہنچ رہے ہیں اس سے ریڈیو کے ذریعہ سے اور ٹی وی کے ذریعہ سے جو ان کا اندازہ ہے، اٹھارہ کروڑ چھبیس لاکھ افراد تک پیغام پہنچا ہے۔

احمدیہ ویب سائٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ ویب سائٹ alislam.org بھی کام کر رہی ہے اور امریکہ اور کینیڈا اور پاکستان اور بھارت اور برطانیہ سے ان کے والنٹیئر ز کام کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سولہ کتب ebooks کی شکل میں تیار ہو چکی ہیں جو آئی فون اور آئی پیڈ اور کِنڈل پر پڑھی جا سکتی ہیں۔ پھر میرے خطبات میرے تقاریر بھی اس میں موجود ہیں۔ اور انوار العلوم کی 23 جلدیں اور خطباتِ محمود کی پچیس جلدیں آن لائن مہیا کر دی گئی ہیں۔ روحانی خزائن کے لئے حوالہ تلاش کرنے کا سسٹم انسٹال کیا گیا ہے اور جن کتب کے ترجمے انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں وہ بھی اس سسٹم میں شامل ہیں۔ قرآنِ کریم کے اردو اور انگریزی تراجم اور تفاسیر کے علاوہ 43 زبانوں میں تراجم قرآنِ کریم آن لائن available ہیں۔ اس سال آٹھ ہزار سے زائد ویڈیوز کو ستّر لاکھ مرتبہ دیکھا گیا ہے۔

تحریکِ وقفِ نو

اس سال واقفینِ نو کی تعداد میں 2,801 کا اضافہ ہوا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفینِ نَو کی کُل تعداد پچاس ہزار چھ سو ترانوے ہو گئی ہے۔ یعنی جب سے یہ سکیم شروع ہوئی تھی۔ لیکن اس میں سے ایک تعداد ایسی بھی ہے جو بیچ میں سے جھڑ گئے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے دس سے پندرہ فیصد ایسے ہیں۔ لڑکیوں کی تعداد انیس ہزار تین سو چھتیس ہے اور لڑکوں کی تعداد اکتیس ہزار تین سو ستاون۔ تعداد کے لحاظ سے پاکستان اور بیرونِ پاکستان کا موازنہ اس طرح ہے۔ پاکستان کی مجموعی تعداد اٹھائیس ہزار دو سو دس اور بیرونِ پاکستان بائیس ہزار چار سو تراسی۔

انڈیا ڈیسک لندن

اسی طرح مرکزی دفاتر میں ایک انڈیا ڈیسک کا دفتر ہے جیسے پہلے میں قادیان کی رپورٹ دے چکا ہوں۔ یہ وہاں کے تمام معاملات کو سنبھالتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے تحت بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ اب قادیان میں شعبہ تاریخِ احمدیت بھی قائم ہو چکا ہے۔ اور بہت سارے شعبے ہیں۔ اسی طرح تعمیرات نئی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام ہو رہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک ہے ان کے تحت سبز اشتہار کا بنگلہ ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور اشاعت کے لئے پریس میں جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی کتاب ''استفتاء'' کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ براہینِ احمدیہ کے پہلے دو حصوں کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ ہفتے کے اڑتالیس گھنٹے کے بنگلہ لائیو پروگرام آ رہے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سارے دوسرے پروگرام سوال جواب ہیں۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک ہے، اس کے تحت بھی جیسا کہ میں نے بتایا قرآنِ کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ بعض کتب کا ترجمہ شائع ہوا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتب اب بھی ترجمہ کے پراسس میں ہیں۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک ہے، اس میں مندرجہ ذیل کتب کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

ضرورۃ الامام، البلاغ، لیکچر سیالکوٹ، سیرۃ الابدال، سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب، لیکچر لدھیانہ، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ اور اس طرح بہت سارا لٹریچر ہے۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک ہے، انہوں نے بھی بعض لٹریچر شائع کئے ہیں، کچھ کا ذکر میں نے کر دیا ہے۔

رشین ڈیسک

رشین ڈیسک ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہے ہیں اور خطبات کے ترجمے بھی اب ساتھ ساتھ جانے لگ گئے ہیں۔

عربک ڈیسک

عربی ڈیسک ہے، انہوں نے بھی کافی کام کیا ہے۔ ترجموں کی فہرست میں نے بتائی ہے کہ اس کے تحت بعض کتب کے ترجمے انہوں نے کئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

مسجد احمدیہ Kivulini اروشا ریجن تنزانیہ کا افتتاح

رپورٹ: خواجہ مظفر احمد۔ مبلغ سلسلہ

26 فروری 2013ء کو جماعت احمدیہ Kivulini (اروشا ریجن) کی مسجد کا افتتاح عمل میں ایا۔ یہ جماعت تنزانیہ اور کینیا کے بارڈر پر واقع ہے۔ کینیا کے بارڈر پر Kitobo میں جماعت احمدیہ کی ایک مسجد ہے۔

تنزانیہ کی اس مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت کے لئے گاؤں کے تمام مذہبی لیڈرز کو مدعو کیا گیا۔ گاؤں کے چیئرمین بھی تشریف لائے۔ اسی طرح کینیا کی جماعت Kitobo سے چار لوکل افریقن احمدی اس افتتاح میں شمولیت کے لئے آئے۔ اروشا سے 16 افراد کا قافلہ تقریب میں شامل ہوا۔

مکرم طاہر محمود چودھری صاحب امیر جماعت تنزانیہ نے اس مسجد کا افتتاح کیا۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد باقاعدہ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نظم سے ہوا جس کے بعد مسجد کی تعمیر کی مختصر رپورٹ خاکسار نے پیش کی اور احمدیوں کی مالی قربانی اور ان کے وقارِ عمل کا جوش بیان کیا۔ پھر کینیا کے نمائندہ نے خطاب کیا۔ یہ ہمارے بزرگ احمدی دوست Mzee Jurige تھے جو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم عبدالکریم شرما صاحب کے دَور میں احمدی ہوئے تھے۔ انہوں نے پرانے واقعات سنا کر ایمان تازہ کیا۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں تمام ایسے احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا اور تاکید کی کہ اب اس مسجد کو بھرنے کا سامان کریں اور تبلیغ کی طرف خاص توجہ دیں۔ نیز کہا کہ والدین خود مسجد میں حاضر ہوں تو بچے بھی ساتھ آئیں گے۔ اسی طرح تعلیم القرآن کی طرف امیر صاحب نے خاص توجہ دلائی اور کہا کہ جو افراد قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتے وہ مسجد میں آئیں اور یسّرنا القرآن معلّم سے پڑھیں، پھر ناظرہ پڑھیں اور ترجمہ سیکھنے کی کوشش کریں۔

اس پروگرام میں 75 افراد شامل ہوئے۔ دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور سعید فطرت احباب سے اس مسجد کو بھر دے۔

اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ''ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل'' کے لئے درج ذیل تقرریاں فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ تقرّریاں ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

(نصیر احمد قمر۔ ایڈیٹر و مینجر ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل)

ایڈیٹوریل بورڈ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ : نصیر احمد قمر
نائب مدیر : مکرم حافظ محمد ظفر اللہ صاحب
ممبران : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، مکرم آصف محمود باسط صاحب، مکرم لقمان احمد کشور صاحب، مکرم فرخ راحیل صاحب

اسسٹنٹ مینجر ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل

اسسٹنٹ مینجر ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل : مکرم عبدالحفیظ شاہد صاحب

مینجمنٹ بورڈ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل

چیئرمین : نصیر احمد قمر
سیکرٹری : مکرم عبدالحفیظ شاہد صاحب
ممبران : مکرم عبدالباقی ارشد صاحب، مکرم منیر الدین شمس صاحب، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب

بقیہ: رپورٹ دورۂ نیوزی لینڈ

از صفحہ نمبر 20

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور میں اس کا بار بار اپنے خطبوں میں ذکر بھی کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اور لوگوں کی ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا کرنا تھا۔ پس انہی مقاصد کو لیکر احمدیہ مسلم جماعت نے آگے بڑھنا ہے۔ ہماری ترقی یا کامیابی دنیاوی بلندیوں کو چھونے سے وابستہ نہیں ہے۔ ہماری کامیابی مال و دولت کے حصول سے وابستہ نہیں ہے۔ ہماری کامیابی کی بنیاد کسی دنیاوی مقصد کے حصول پر نہیں ہے۔ ہماری کامیابی جدید فیشن اور جدید اطوار اپنانے میں نہیں ہے۔ بلکہ ہماری کامیابی تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قریبی تعلق پیدا کرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہماری کامیابی تو قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کو سمجھنے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ ہماری کامیابی تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہونے سے ملتی ہے۔ ہمیں ہمیشہ کامیابی اور ترقی کے حصول کے ان اصل ذرائع کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کل کے خطبہ جمعہ میں ذکر کیا تھا کہ ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق حقوق اللہ کی ادائیگی سے پیدا ہوگا۔ پس آپ سب کو روزانہ پنجوقتہ نمازوں کی حفاظت کرنا ہوگی اور باقاعدگی سے ادا کرنی ہوں گی اور آپ کو اس بات کا بھی یقین ہونا چاہئے کہ آپ کے بچے باقاعدگی کے ساتھ تمام فرض نمازوں کی ادائیگی کر رہے ہیں۔ پیار اور محبت کے ساتھ اپنے بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت ڈالیں تا کہ وہ خود اللہ کی محبت میں ڈوب جائیں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ آپ کو قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی خاتون اور لڑکی کو اصل عربی عبارت کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا آنا چاہئے۔ پھر ان کو اس کے معانی اور تفسیر سیکھنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان تمام باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمیں چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح آپ کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات اور نصائح کو سمجھنے اور سیکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اپنی روزمرہ زندگی میں ان پر عمل ضروری بنالینا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک حدیث سے ہمیں عورت کے انتہائی بلند مقام کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر اتنی بڑی عالمہ بن گئیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عائشہ دینی کلاسوں کا انعقاد کرتیں جن میں وہ پردہ کے پیچھے سے مردوں کو بھی سکھاتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں کہ دینی علم کا حصول اور اس کی ترسیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ہی ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات کرام رضی اللہ عنھن مومنین کے لئے چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپؐ کے صحابہ ایسے تھے جنہوں نے صراط مستقیم کو روشن کیا اور جو شخص ان کے پیچھے چلے گا وہ ہدایت اور فلاح پائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقام نہایت بلند تھا۔ آپ کے پاس اس قدر دینی علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آدھا دین سیکھو۔ پس یہ ضروری ہے کہ ہماری عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قائم کردہ عظیم روایات اور اصول کو آج بھی جاری رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورتوں کو یہ گمان نہیں کرنا چاہئے کہ صرف اپنے گھروں کا خیال رکھ لینا، کپڑے استری کر لینا یا کھانا پکا لینا ہی ان کی ذمہ داری ہے اور نہ ان خواتین کو جو دنیاوی نوکریاں کرتی ہیں مطمئن ہو جانا چاہئے کہ باہر کام کر کے انہوں نے بہت کچھ حاصل کر لیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ چونکہ وہ احمدی خواتین ہیں اس لئے ہماری تمام خواتین پر دینی لحاظ سے ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان کو زیادہ سے زیادہ دینی علم حاصل کرنا چاہئے۔ اور جو وہ سیکھیں اس پر عمل بھی کریں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں اور مزید یہ کہ اپنے معاشرہ میں اسلام کی اصل اور پاکیزہ تعلیمات کو پھیلائیں۔ یہ زمانہ جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ کو جہاد بالقلم اور جہاد بالعلم کا زمانہ قرار دیا ہے۔ پرانے زمانہ میں مسلمان خواتین کیلئے جہاد میں حصہ لینا نہایت مشکل تھا کیونکہ کفار جسمانی طور پر مسلمانوں پر حملہ آور تھے اور اسلام کو ختم کرنے کیلئے تلوار کا استعمال کر رہے تھے۔ اس کے ردِ عمل میں مسلمان اپنا اور اپنے مذہب کا دفاع کرنے کیلئے تلوار اٹھانے پر مجبور ہوئے۔ تاہم اس زمانہ میں اسلام پر میڈیا اور لٹریچر کے ذریعہ حملہ کئے جارہے ہیں۔ اسی لئے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ کو جہاد بالقلم اور جہاد بالعلم کا زمانہ قرار دیا ہے۔ پس آجکل کے جہاد میں خواتین کو حصہ لینے کے راستہ میں کوئی روک حائل نہیں ہے۔ درحقیقت خواتین آجکل کے جہاد میں بھرپور کردار ادا کر سکتی ہیں اور ان کو کرنا بھی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیہ مسلم جماعت میں بالعموم ہماری لڑکیاں اور خواتین مردوں کی نسبت زیادہ پڑھی لکھی ہیں اور میرا خیال ہے کہ نیوزی لینڈ میں بھی شاید ایسا ہی ہو۔ پس اپنی ذہانت کو جس قدر ہو سکے دینی علم حاصل کرنے کے لئے استعمال کریں اور پھر اس علم کو اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے اور تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری جماعت میں احمدی عورت کا مقام اور مقاصد کے دو رخ ہیں۔ ایک طرف تو احمدی خاتون کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کو سنبھالے اور اپنے بچوں کو پالے اور ان کی تربیت کا خیال رکھے۔ لیکن دوسری طرف تبلیغ کے میدان میں اترنا اور اسلام کی خوبصورت اور اصل تعلیمات کو پھیلانا بھی ایک احمدی خاتون کا فرض ہے۔ یہ آپ کے کندھوں پر بھاری ذمہ داری ہے جس کو آپ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواتین کا جہاد میں حصہ لینا نہایت مشکل امر تھا۔ ایک موقع پر ایک صحابیہ خاتون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں:

''اے اللہ کے رسول! مجھے مسلمان عورتوں کی نمائندہ کے طور پر آپ سے یہ پوچھنے کیلئے بھیجا گیا ہے کہ جہاد تو تمام مسلمانوں پر فرض ہے لیکن مسلمان خواتین کے لئے جہاد بالسیف میں حصہ لینا ناممکن ہے۔ اگر جہاد کے دوران مسلمان مرد شہید ہو جائے تو اس کو نہایت اعلیٰ رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ میدانِ جنگ میں زخمی ہو جائے تو بھی اس کا عظیم اجر ملتا ہے۔ اور اگر وہ کامیاب ہو کر غازی بن کر گھر لوٹتا ہے تو بھی وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔ لیکن ہم سب خواتین اپنے خاوندوں کے بچوں کی گھر میں دیکھ بھال کرتی ہیں اور ان کی غیر موجودگی میں گھر کی دیکھ بھال بھی کرتی ہیں۔ ہمارا کیا اجر ہوگا؟ کیا کوئی ایسی نیکی ہے جسے کر کے ہم وہی انعام پاسکیں جو جہاد کے ساتھ وابستہ ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر مسلمان خواتین اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں اور ان کے حقوق ادا کریں، اپنے گھروں کی احسن طور پر دیکھ بھال کریں، اور اگر اپنے بچوں کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کریں تو ان کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا ان کے خاوندوں کو جہاد میں شامل ہو کر ملتا ہے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آپ سب بہت خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں تبلیغ کا جہاد ہے جسے امامِ وقت نے رائج فرمایا ہے۔ آج کے دور میں تلواریں نہیں چلائی جاتیں بلکہ علم، حکمت اور قلم آجکل کے ہتھیار ہیں۔ پس اس دورِ جدید میں خواتین کے راستہ میں کوئی روک حائل نہیں ہے کہ وہ بھی اسلام کے دفاع میں وہی کردار ادا کریں جو مرد کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: درحقیقت جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے حوالہ سے بہت سی مثالیں ہیں جہاں ہماری خواتین مردوں سے آگے ہیں۔ پس جہاں ایک طرف آپ اپنے گھروں کی دیکھ بھال کر رہی ہیں، اپنے خاوندوں کی خدمت کر رہی ہیں، اپنے بچوں کی تربیت کا خیال رکھ رہی ہیں وہاں دوسری طرف آپ تبلیغ کرنے کیلئے اپنے علم کو بھی استعمال کر سکتی ہیں۔ پس یہ واضح ہے کہ اس زمانہ میں آپ مردوں کے مقابل دوگنا اجر حاصل کرنے والی بن سکتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مخالفینِ اسلام کی طرف سے بالعموم ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو خواتین کو برابر حقوق نہیں دیتا۔ اگر آپ صرف اسی ایک نقطہ پر جو میں نے بیان کیا ہے غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس زمانہ میں مسلمان خواتین کے پاس مردوں کے مقابل دوگنا اجر حاصل کرنے کا موقع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ اسلام کی خوبصورت تعلیمات کا ایک یہ بھی جزو ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور یہاں بھی مسلمان مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں رکھا گیا بلکہ دونوں کو ایک ہی مقام دیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تین لڑکیاں پیدا ہوں اور ان کے والدین ان کو مکمل تعلیم دیں اور ان کی اخلاقی تربیت کریں تو وہ لڑکیاں ان کو جنت میں لے جانے کا باعث ہوں گی۔ گویا کہ عورت کا مقام اتنا بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور حدیث ہے کہ 'جنت ماں کے قدموں تلے ہے'۔ اس کا مطلب ہے کہ عورت اپنے بچوں کے لئے جنت کا راستہ ہے۔ تاہم اس حدیث میں ایک عظیم الشان پیغام ہے جسے ہر احمدی عورت کو ضرور ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ اور وہ پیغام یہ ہے کہ احمدی عورتوں کو اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کرنی چاہئے کہ وہ صالح بنیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ قریبی تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔ یعنی ان کی تربیت سے وہ قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والے ہوں اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا تعلق قائم کرنے والے ہوں۔ ان کی تربیت سے وہ امامِ زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کی تمام نصائح کی پیروی کرنے والے ہوں۔ مزید یہ کہ ان کی تربیت سے بچے خلافت کے ساتھ پیار کا تعلق قائم کرنے والے اور اس کی مکمل اطاعت کرنے والے ہوں۔ یہ تمام باتیں انسان کو تقویٰ کے اعلیٰ مدارج پر فائز کرتی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور پھر جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس میں نے اسلام میں موجود عورت کے مقام کے جتنے پہلوؤں کا ذکر کیا ہے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک احمدی مسلمان عورت کا مقام بہت بلند ہے اور اُس کو یہ مقام سمجھنا چاہئے اور اُس کو اس مقام کا احساس ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری لڑکیوں اور عورتوں کو جدید دنیاوی فیشن نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی اس فیشن کے ظاہری بناؤ سنگھار سے متاثر ہونا چاہئے۔ بلکہ روحانی علم کے حصول اور اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا کرنے کے ذریعہ سے انہیں اُس اعلیٰ مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بن سکیں۔ اگر وہ یہ حاصل کر لیتی ہیں تو وہ ایک نہایت اہم اور نمایاں کردار ادا کرنے والی ہوں گی جس کے ذریعہ ہماری مستقبل کی نسلیں محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس مختصراً میں آپ سب کو اپنا حقیقی مقام اور ذمہ داریاں سمجھنے کی تاکید کرتا ہوں۔ آپ سب کو اپنی زندگیوں میں روحانی انقلاب لے کر آنا چاہئے اور گھروں کو سنبھالنے اور اپنے حلقہ احباب میں تبلیغ کرنے کی دوہری ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہئے تا کہ آپ اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں عظیم کردار ادا کرنے والی بن سکیں۔ آپ سب کو خلافت کا ممد اور معاون بننا چاہئے جس سے ہماری جماعت کی ترقی میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔ مجھے امید ہے اور میں توقع کرتا ہوں کہ نیوزی لینڈ جیسے دور دراز کے ملک میں رہتے ہوئے آپ ایک نئے جوش اور جذبہ سے اسلام کی حقیقی تعلیمات کا مظاہرہ کرنے والی ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج دنیا سنگین بداخلاقی، عریانی اور گناہ کے گڑھے میں گر چکی ہے اور تباہی کی طرف جارہی ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ سب دنیا کو تباہی اور اس خطرناک راستہ سے بچانے کیلئے اپنا کردار ادا کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافتِ احمدیہ کا حقیقی سلطانِ نصیر یعنی خلافت کی مددگار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں ایک اور اہم بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہم پر احسان عظیم کرتے ہوئے ہمیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹس کی صورت میں ایک نعمت سے نوازا ہے۔ آپ سب کو میرے تمام پروگرام دیکھنے چاہئیں تا کہ آپ کو ہمیشہ حقیقی رہنمائی ملتی رہے اور آپ کو پتہ چلتا رہے کہ خلیفہ وقت آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے۔ پروگرام دیکھ کر آپ کو خلیفۂ وقت کے ارشادات اور

نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خلیفہ وقت سے جو کچھ بھی سیکھیں اس کو جذب کرنے والی بنیں اور ایسے پروگرام بنائیں جو آپ کے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کرنے میں ممد ثابت ہوں۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے اتحاد کی خوبصورتی اور امتیاز ہمیشہ قائم رہے گا۔ ہر احمدی خلیفہ وقت کے ارشادات کو دوسروں تک پہنچانے والا بنے گا اور اس کے ذریعہ آپ کے سارے کام بابرکت ہو جائیں گے اور آپ کا خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جو باتیں میں نے کی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والی بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ مساعی میں برکت ڈالے اور نیوزی لینڈ جماعت کی لجنہ اور ناصرات کو عظیم کامیابی سے نوازے۔ آمین

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چار بج کر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 31 فیملیز کے 116 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ نیوزی لینڈ کی جماعتوں Hamilton, Auckland, Tauranga, Christchurch, Whangarei, Wellington, Gisborne, Palmerston North اور Kawerau کے علاوہ جزائر فجی سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بجے تک جاری رہا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت المقیت میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گے۔

......☆☆☆......

مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات

مسجد کی افتتاحی تقریب Reception میں شمولیت کرنے والے مہمانوں نے حضور انور کے خطاب کو ایک انتہائی مؤثر اور عظیم الشان خطاب قرار دیا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضور کے خطاب نے اسلام کے بارہ میں ہمارے منفی تأثر کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

چند مہمانوں کے تأثرات درج ذیل ہیں:

☆...... **Anglican Church سے تعلق رکھنے والے ایک پادری Reverend Bruce Keeley بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حضور انور کا خطاب حیرت انگیز اور جامع تھا۔ حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا ہے کہ تمام مذاہب کو بغیر کسی مزاحمت کے ایک دوسرے کے ساتھ چلنا چاہئے۔

حضور انور نے جو فرمایا ہے کہ پریس میں اسلام کا نام بدنام کیا جارہا ہے یہ بھی بالکل درست ہے۔ جب کبھی بھی دہشت گردی کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو میڈیا ہمیشہ مسجد یا مسلمانوں کو نماز ادا کرتے ہوئے ٹی وی پر دکھاتا ہے جس کی وجہ سے غیر مسلم سمجھتے ہیں کہ اسلام اور دہشت گردی کا ایک تعلق ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام کا تشدد اور دہشت گردی سے کوئی بھی تعلق نہیں اور حضور انور نے اس کو اپنے خطاب میں ثابت بھی کیا ہے۔

☆...... **ایک مہمان Paul Kinhorne نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: یہ ایک عظیم الشان خطاب تھا۔ قبل ازیں میں حضور انور کے خطابات Youtube پر سن چکا ہوں اور اب حضور انور کو ذاتی طور پر دیکھنا بہت اچھا لگا۔ آپ کا خطاب نہایت عمدہ تھا اور اس کا خیر مقدم ہونا چاہئے۔**

☆...... **پروفیسر Ray Harlow بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حضور انور کا خطاب سننا ایک اعزاز کی بات ہے۔ ایک عیسائی ہونے کی حیثیت سے میں نے حضور انور کا پیغام بہت غور سے سنا ہے اور آپ نے انسانیت کی خدمت کرنے اور عوامی بہبود کی خاطر اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھنے کا پیغام دیا ہے۔ اس نقطہ کا مجھ پر گہرا اثر ہوا ہے۔

موصوف پروفیسر نے کہا کہ قبل ازیں حضور انور کو میں نے Youtube پر سنا ہے اور ان کے خیالات کے حوالہ سے کافی تحقیق کی ہے لیکن حضور انور کو براہِ راست سننا واقعی ایک اعزاز کی بات ہے اور قابلِ فخر ہے۔

☆...... **بہائیت سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب Ropata Davies بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے کہا:** آج کی تاریخ تک میرا اسلام کے متعلق انتہائی برا تاثر تھا۔ میں جو کچھ بھی میڈیا میں دیکھتا اس پر یقین کر لیتا۔ حضور انور کا خطاب سن کر اب میری رائے مکمل طور پر تبدیل ہوگئی ہے۔

موصوف نے کہا کہ آپ کی جماعت خیر مقدم کہنے والی اور نرم گوشہ رکھنے والی جماعت ہے۔ حضور انور نے امن کے حوالہ سے بہت کچھ کہا۔

موصوف نے کہا کہ اگر سچ کہوں تو اسلام کا حقیقی پیغام سن کر مجھے بہت ہی حیرت ہوئی ہے۔ مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ مجھے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا موقع ملا۔

☆...... **کونسل ممبر Mrs Shawn Pearce بھی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ موصوفہ نے کہا کہ:** اس تقریب میں شامل ہونا ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں پہلی مرتبہ کسی بھی مسجد میں آئی ہوں۔ آپ سب روشن خیال اور پیار کرنے والے لوگ ہیں۔ حضور انور کی شخصیت انتہائی دلچسپ ہے۔ حضور انور کا پیغام کہ اپنے اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے ایک دوسرے کی عزت کریں اس پیغام کی دنیا میں ہمیں سخت ضرورت ہے۔ میں مذہباً کیتھولک ہوں لیکن آج مسلمانوں کے ساتھ وقت گزار کر مجھے بہت اچھا لگا۔

....

3 نومبر بروز اتوار 2013ء

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے مسجد بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، مختلف ممالک اور جماعتوں سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ کا اختتامی اجلاس

آج جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم محمد عظیم ظفر اللہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں انہوں نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اردو ترجمہ احسان جاوید صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمود احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

مجھے اس یار سے پیوند جاں ہے
وہی جنت ، وہی دارالاماں ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد تقسیم ایوارڈ کی تقریب ہوئی۔

تعلیمی اسناد و میڈلز کی تقسیم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو تعلیمی اسناد عطا فرمائیں اور میڈلز پہنائے۔ درج ذیل خوش نصیب طلباء نے ایوارڈ حاصل کئے۔

= ملک عمران احمد، ماسٹر آف بینکنگ اینڈ فنانس
= تنویر احمد چیمہ، ماسٹر ان اکنامکس
= لئیق احمد، گریجوایٹ اینڈ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ Statistics
= شیراز ہارون شاہ، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ
= سید احسن احمد، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ
= ندیم احمد، فیلوشپ ایوارڈ آف آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، یوکے اِن Ophthalmologists
= سفیر احمد خان، بیچلر آف کامرس
= طاہر احمد، بیچلر آف انجینئرنگ
= زبیر شریف احمد، بیچلر آف انجینئرنگ
= سلام حیات قیصرانی، بیچلر آف سائنس اِن الیکٹریکل انجینئرنگ
= احمد دلدار شاہ، بیچلر آف انجینئرنگ
= عظیم احمد ظفر اللہ، بیچلر آف انجینئرنگ
= بشارت احمد، بیچلر آف سائنس ان Statistics Mathematics
= محمد عمران، بیچلر آف سائنس

ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں اختتامی خطاب فرمایا جس کا اردو میں مفہوم درج ذیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ سے اختتامی خطاب

تشہد وتعوذ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کا جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ میری خواہش ہے اور میں توقع کرتا ہوں کہ احبابِ جماعت نے یہ تین دن جلسہ کے حقیقی مقاصد حاصل کرنے اور خدا تعالیٰ سے قرب میں بڑھنے اور اس سے مزید مضبوط تعلق پیدا کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ میری دعا ہے کہ یہ خواہش اور توقع جو مجھے آپ سب سے ہے ٹھیک ہو اور نیوزی لینڈ جماعت کے ہر فرد نے روحانیت، اخلاقیات اور دینی و دنیاوی علم میں ترقی کی ہو۔ بہرحال آج میں آپ سے چند ایسی باتیں کرنا چاہتا ہوں جو ہر احمدی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک احمدی جس نے امامِ وقت کی بیعت کی ہوئی ہے وہ تبھی سچا احمدی کہلا سکتا ہے جب وہ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ توقعات پر پورا اترے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت سے یہ توقع رکھی ہے کہ وہ اسلام کی سچی تعلیمات کے مطابق اپنے اندر حقیقی اور مثبت تبدیلی پیدا کرے۔ اگر یہ کوشش نہیں ہے تو پھر حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا فرمایا ہے کہ اگر احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فرق نہیں تو پھر مسیحِ موعود پر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یقیناً معیار میں واضح فرق ہونا چاہئے اور احمدیوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت میں آگے ہونا چاہئے اور قرآنِ کریم کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ مستقل اپنا جائزہ لیتا رہے کہ آیا اس میں اور دوسروں میں واقعی کوئی فرق ہے؟ یہ جائزہ قرآنِ کریم، احادیث اور حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی روشنی میں لیا جانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے جیسی نعمت سے ہمارے لئے زندگی بہت آسان کر دی ہے۔ تمام دن ایم ٹی اے پر ایسے پروگرام نشر ہوتے ہیں جو ہمارے ازدیادِ علم کا باعث ہوتے ہیں اور اعلیٰ ترین اخلاقی اور روحانی معیار کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اسی طرح alislam.org پر ایک کلک کی دُوری پر ہزاروں کتب پڑی ہیں۔ لہٰذا جو پہلی بات میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے مربوط کر لیں۔ کم ازکم آپ کو میرے خطبات، تقاریر اور میرے دیگر پروگرام دیکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پروگرام صرف دیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ ان پروگرامز کو follow کریں اور جو بھی آپ ان پروگراموں سے سیکھیں، اسے عملی رنگ دینے کی کوشش کریں۔ کوشش کریں کہ آپ کے تقویٰ اور نیکی کے معیار بلند ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک سچے مسلمان سے کیا چاہتا ہے؟ خدا تعالیٰ نے سچے مومن کو کیا حکم دیا ہے؟ خدا تعالیٰ ایک سچے مسلمان کا کیا معیار چاہتا ہے؟ بالخصوص ان لوگوں کا معیار کیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ زمانہ کے امام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلیم کریں اور ان کو اس قابل بنایا کہ سچی مسلمان جماعت میں شامل ہوں۔

سورۃ اٰلِ عمران، آیت 111 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ۔ ’’تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان

لاتے ہو۔ اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔''

لہٰذا، ایک سچی مسلمان جماعت کا یہ ہدف ہے اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ انسانیت کو فائدہ ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدمتِ انسانیت کا آغاز اپنے گھر سے ہونا چاہئے اور پھر اسے ہمسایوں تک پھیلانا چاہئے اور پھر ملکی سطح تک اور آخر اس کا دائرہ عالمی سطح تک وسیع کرنا چاہئے۔ سچے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ دوسروں میں نیکیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور غلطیوں اور گناہوں سے بچنے میں اُن کی مدد کریں۔ ایک احمدی صرف اور صرف اُسی صورت سچا احمدی مسلمان کہلائے گا جب وہ ان تعلیمات پر عمل کرے گا۔ تبھی ممکن ہے کہ وہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ پس اگر ایسا ہے کہ آپ نے صرف عارضی طور پر جلسہ کے ان تین دنوں میں ہی اچھے اعمال کئے ہیں تو پھر ان سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہونا یہ چاہئے کہ ہر پل آپ اس بات کو اپنے سامنے رکھیں کہ ہم احمدی مسلمان خدا تعالیٰ کی جماعت کا حصہ ہیں اور ہماری جماعت کا قیام انسانیت کی خدمت کرنے اور اسے فائدہ پہنچانے کے لئے کیا گیا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم وہ جماعت ہیں جسے ہر حال میں دنیا میں نیکی پھیلانا ہوگی۔ اور ہم وہ جماعت ہیں جنہیں ہر حال میں بدی اور برائیوں کو ترک کرنا ہوگا۔ یہ عظیم کام اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک ہم اپنے ایمان میں کامل نہ ہو جائیں اور جب تک ہم اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے نہ لگ جائیں۔ ہم دوسروں کو اُسی وقت نیکی اور پرہیزگاری کی طرف بلا سکتے ہیں جب ہم خود نیک ہوں گے اور ہم صرف اُسی وقت دوسروں کو برائیاں چھوڑنے کی ترغیب دے سکتے ہیں جب ہم خود ہر قسم کی برائی کو ترک کریں گے۔ لہٰذا سب سے پہلے ہر احمدی کو اپنے اندرونے کو پاک کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ کوشش کرے کہ بالکل نیک انسان بن جائے اور اعلیٰ اخلاقی معیار حاصل کرے۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے نفسوں کا مسلسل محاسبہ کرتے ہوئے ہر قسم کی برائی سے دور ہو جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ ہر سچے مومن کا یہ مطمحِ نظر ہونا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرے۔ سورۃ بقرہ آیت 149 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا إِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ ''اور ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے جس کی طرف وہ مُنہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کرکے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔''

جب تک ہم ان اعلیٰ معیاروں کو حاصل نہیں کر لیتے اس وقت تک ایک ایسی جماعت کہلانے کے قابل نہیں ہو سکتے جس کا مقصد دنیا کو فائدہ پہنچانا اور تمام لوگوں کو روحانی اچھائی کی طرف بلانا اور ہر قسم کی برائی اختیار کرنے سے روکنا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس دیکھیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنی خوبصورت تعلیم دی ہے جس کے ذریعہ ہمیں روحانی، دینی، مادی اور قومی ترقی کی راہ دکھلا دی ہے۔ درحقیقت یہی کامیابی کی کلید ہے اور اگر ہم اس پر عمل کریں تو ہم اپنے آپ میں ایک انقلابی تبدیلی لا سکتے ہیں۔ اگر 'نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے' پر حقیقی طور پر عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق انسان خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضلوں سے حصہ لینے کے قابل ہو جائے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی بات کو مزید واضح کرنے کے لئے یہ کہنا چاہئے کہ 'نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا' اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ کے اہم حکموں میں سے ایک اور یقیناً انسان کی تخلیق کا واحد مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اُس طرح عبادت کرے جس طرح خود اللہ تعالیٰ نے عبادت کا طریق بتلایا ہے۔ اس لئے ہر احمدی پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جو کہ قادرِ مطلق ہے، کی اسی طریق پر عبادت کرے جو اس نے ضروری بیان فرمائے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں مسلسل اپنے خطبات اور تقاریر میں اس امر کی طرف جماعت کی توجہ دلاتا رہا ہوں۔ گزشتہ خطبہ جمعہ میں بھی میں نے آپ کی توجہ اس طرف دلائی ہے۔ اگر ہم اس اہم ترین مقصد کو بھول گئے یا نظرانداز کر دیا اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت نہ کی تو ہم خدا تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کو رد کرنے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے ذریعہ کی ہے۔ اس حکم کو رد کرتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کے 'نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے' والے فضل سے بھی محروم رہ جائیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دور میں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان نیک مقاصد کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متبعین میں ویسا ہی روحانی انقلاب پیدا کرنا چاہتے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم میں پیدا فرمایا تھا۔ اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نمونہ کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ اس قدر ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کی خواہش رکھتے تھے کہ مسلسل خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی رضا حاصل کرنے کے نئے نئے طریق سوچتے رہتے تھے۔ ایک موقع پر بعض غریب صحابہؓ اکٹھے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئے اور عرض کی: 'یارسول اللہ، ہمارے امیر بھائی ہم جیسی ہی عبادت کرتے ہیں، ہم جیسے ہی روزے رکھتے اور دیگر نیکیاں بجالاتے ہیں، لیکن ایک پہلو ایسا ہے جس میں وہ ہم سے بڑھ کر ہیں اور ہمارے سے زیادہ ثواب حاصل کر رہے ہیں۔ اور یہ ان کی مالی قربانی ہے۔ مالی قربانی میں ان کی کوششیں ہم سے زیادہ ہیں اور ہم لاچار ہیں۔ ہمیں کوئی ایسا طریق بتائیں جس کے ذریعہ ہم ان سے نیکیوں میں برابر ہو جائیں۔' اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد وہ تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اس ہدایت پر عمل کریں گے تو یہ صدقات اور مالی قربانی کے فرق کو پورا کر دے گی۔ چنانچہ، معاشی لحاظ سے غریب صحابہؓ نے خاموشی سے ہر نماز کے بعد ان الفاظ کو دہرانا شروع کر دیا۔ جب ان کے متموّل بھائیوں نے یہ دیکھا کہ انکے کم خوشحال بھائی نماز کے بعد کچھ دہرانے میں مصروف ہیں تو انہوں نے بھی ارادہ کیا کہ معلوم کریں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد انہوں نے پتہ چلا لیا کہ ان کے غریب بھائی ذکرِ الٰہی میں مصروف ہیں اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا ہے کہ یہ ذکر متموّل مسلمانوں کی مالی قربانی کے ذریعہ زائد ثواب کے فرق کو پورا کرے گا۔ یہ جان کر متموّل مسلمانوں نے بھی اسی طرح ذکرِ الٰہی شروع کر دیا۔ اس پر غریب مسلمان پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: 'یارسول اللہ، امراء نے بھی اس طرح ذکر کرنا شروع کر دیا ہے'۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امراء کو اس ذکر سے منع فرمادیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں منع نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کا حکم دیا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نمونوں کو دیکھیں کہ وہ ایک دوسرے کو نیکیوں میں پیچھے چھوڑنے کے لئے کتنے بیتاب تھے۔ وہ ہر وقت ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنا چاہتے تھے اور انہیں صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا خیال تھا۔ and were only concerned with pleasing Allah the Almighty

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایات جو ہمیں بتائی جاتی ہیں یہ اچھے اعمال کی صرف کہانیاں نہیں ہیں جنہیں ہم سُن کر محظوظ ہوں۔ مزید یہ کہ محفوظ رہنے کے لئے یہ کافی نہیں کہ صرف سبحان اللہ کے الفاظ ادا کئے جائیں بلکہ ہمیں ان مقدس روایات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ ہمیں ان مقدس نقوش پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ان سنہری راہوں پر چلیں اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ عبادت کے علاوہ دیگر بہت سی سماجی اقدار اور اخلاقی صفات ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں پیدا کریں۔ ہمیں تاکید کی گئی ہے کہ ہم ان اچھے اعمال میں ہمیشہ بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ ہمیں اپنی زندگیوں کے ہر قدم پر یہ نیک اعمال بجا لانے چاہئیں۔ ہمیں مثبت تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی ورنہ آہستہ آہستہ ہمیں ان امور کا احساس نہ رہے گا اور ایک عرصہ بعد ہمیں نیک اور بد اور صحیح اور غلط کی تمیز نہ رہے گی۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس مقدس اور قابلِ احترام ہستی سے ہماری محبت اور عزت صرف الفاظ تک محدود رہ جائے گی اور مزید وقت گزرنے پر یہ الفاظ بھی باقی نہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایسے انجام سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب کا مکمل انگریزی متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب بارہ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد خدام اور انصار کے دو گروپس نے باری باری ترانے پیش کئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

بیعت کی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ جس میں آٹھ مرد احباب اور چھ خواتین نے بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ نیوزی لینڈ جماعت کے تمام احباب مرد و خواتین اس بیعت کی تقریب میں شامل ہوئے۔ بعدازاں حضور انور رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ نیوزی لینڈ کی میٹنگ

پروگرام کے مطابق چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لائے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ جماعت نیوزی لینڈ کی میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

❁...... **جنرل سیکرٹری** صاحب سے حضور انور نے جماعتوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ موصوف اس کا واضح طور پر جواب نہ دے سکے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا رولز اینڈ ریگولیشن کی کتاب پڑھیں۔ جہاں باقاعدہ جماعت کے ممبرز موجود ہوں اور صدر کا تقرر ہو اور اس کی عاملہ ہو تو وہ باقاعدہ جماعت کہلاتی ہے۔ اگر ممبران کی تعداد کم ہے لیکن باقاعدہ صدر جماعت کا تقرر ہے تو تب بھی وہ جماعت ہی کہلائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس وضاحت کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہماری جماعتوں کی تعداد پانچ ہے۔ حضور انور نے فرمایا اپنی تمام جماعتوں سے ان کی کارکردگی کی ماہانہ رپورٹ لیا کریں اور اپنی ان جماعتوں کو اور ان کے صدران کو Active کریں۔ جماعتوں کی طرف سے جو رپورٹس آئیں ان پر نیشنل صدر صاحب کی طرف سے تبصرہ بھی جماعتوں کو جانا چاہئے۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری تربیت اور وقف نو** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ **اس وقت 32 واقفین نو ہیں۔** جن میں سے 18 لڑکے اور 14 لڑکیاں ہیں۔ جو پندرہ سال سے اوپر ہیں ان کی تعداد 12 ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ جو پندرہ سال سے اوپر ہیں انہوں نے لکھ کر دے دیا ہے کہ وہ وقف کریں گے اور وقف کا فارم پُر کر دیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب یہ اپنی تعلیم مکمل کر لیں گے اور تعلیم سے فارغ ہو جائیں گے تو پھر یہ دوبارہ لکھ کر دیں گے کہ ہم نے اپنی تعلیم مکمل کر لی ہے اب ہم وقف کرتے ہیں اور خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جس طرح باقی واقفین زندگی ہیں اسی طرح ان واقفین نو کو بھی باقاعدہ زندگی وقف کرکے آنا پڑے گا۔ حضور انور نے فرمایا وقف نو کوئی ٹائٹل نہیں ہے بلکہ ایک وقف زندگی ہے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے پیش کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی پائلٹ بنا ہوا ہے اور کوئی کسی کمپنی میں جاب کر رہا ہے۔ اگر وقف نو ہے تو پھر ایسا نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا 21 سال کی عمر تک کا آپ کے پاس سلیبس آگیا ہوا ہے تو پھر ان کو پڑھائیں اور اس کا باقاعدہ امتحان بھی لیں۔ نیز حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لندن سے جو رسالہ مریم اور اسماعیل شائع ہوتا ہے۔ اس میں یہاں کے بچے اور بچیاں بھی آرٹیکل لکھا کریں۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری تبلیغ** کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا نیوزی لینڈ کی 4.5 ملین آبادی ہے تو اس کو آپ ایک سال کے اندر پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہر عاملہ ممبر دو دو ہزار لیف لیٹس تقسیم کرے۔

حضور انور نے فرمایا آجکل دنیا کو مذہب سے دلچسپی نہیں رہی۔ خدا پر یقین نہیں رہا۔ اگر آپ انہیں یہ بتائیں

گے کہ احمدیت سچی ہے، تو انہیں اس سے غرض نہیں کہ کون سچا ہے، اس لئے پہلے ان کو خدا کا قائل کریں اور مذہب کی طرف ان کی دلچسپی کے سامان پیدا کریں۔ جو لوگ مذہب سے متنفر ہیں وہ کہتے ہیں کہ مذہب نے فتنہ وفساد پیدا کیا ہوا ہے۔ مذہب ایک دوسرے کو آپس میں لڑاتا ہے۔ مذہب نے لوگوں کو انتہا پسند بنادیا ہے۔ دہشت گرد بنایا ہے۔ جبکہ ہمارے اخلاق اچھے ہیں اس لئے ہم نہ مذہب کو مانتے ہیں اور نہ خدا کو مانتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پہلے ایک لیف لیٹ کے ذریعہ ان کو امن اور سلامتی کا پیغام دیں۔ اس سے ان کو دلچسپی پیدا ہوگی۔ پھر جو خدا کے قائل نہیں ان کے لئے ایسے لیف لیٹ بنائیں جو ان کو خدا کے وجود کی طرف راہنمائی کرسکیں۔ پھر جو لوگ مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں تو ان کے لئے ایسا لٹریچر اور لیف لیٹس تیار ہوں کہ کون سا مذہب صحیح اور سچا ہے اور امن کی تعلیم دینے والا ہے اور کیوں سچا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس طرح پمفلٹ بنا کر تقسیم کریں۔ ایک دن میں تو کامیابی نہیں ہوتی۔ ایک مسلسل کوشش ہے اور لمبا پراسس ہے۔ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ دل بدلنا خدا کا کام ہے۔ یہی کام خدا تعالیٰ کے انبیاء نے کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

حضور انور نے فرمایا اس زمانے میں تو پیغام پہنچانے کے لئے آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ بہت سے آسان ذرائع مہیا ہوگئے ہیں۔ انصار اور خدام سے اپنی ٹیمیں بنائیں اور تبلیغ کے کام کو آرگنائز کریں۔ **مجلس سلطان القلم بھی یہاں بنائیں جو اخبارات و جرائد وغیرہ میں اسلام کے حق میں مضامین لکھے** اسلام کی حسین اور پُرامن تعلیم کو اجاگر کریں۔

حضور انور نے فرمایا لیف لیٹس کی تقسیم کے کام کو بہت زیادہ آرگنائز کرنے کی ضرورت ہے۔ **آسٹریلیا میں تو ایک معذور آدمی نے 20 ہزار لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔** اس کام کے لئے جوش اور جذبہ کی ضرورت ہے۔ جذبہ اور عزم ہو تو ہر کام ہوجاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا بڑی عمر کے جو لوگ فارغ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے بھی کام لیں۔ یہ Old People's Home میں جائیں۔ وہاں تعارف حاصل کریں۔ پمفلٹس تقسیم کریں۔ کام کریں گے تو مزید نئے راستے کھلیں گے۔

❁...... **سیکرٹری ضیافت** سے حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ کی ٹیم اچھا کھانا پکا رہی ہے۔

❁...... **صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ** نیوزی لینڈ بھی اس میٹنگ میں موجود تھے۔ حضور انور نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جب خدام کا ایک صدر چلا جاتا ہے تو فائل بند ہوجاتی ہے۔ نیا آتا ہے تو پھر صفر سے کام شروع ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کام صفر سے نہیں بلکہ جہاں سابقہ صدر نے چھوڑا ہے وہیں سے شروع ہونا چاہئے اور آگے چلانا چاہئے۔ باقی جو نئے مزید پروگرام بنانے ہیں وہ بیشک بنائیں۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری تعلیم** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے پاس تمام طلباء اور طالبات جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کا Data ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں جو آپ طلباء کو ایوارڈ اور میڈل دے رہے ہیں۔ اس کا معیار کیا رکھا ہے؟ حضور انور نے فرمایا یوکے میں **مضامین کے لحاظ سے جو Top Ten یونیورسٹیاں ہیں ان کے جو گریجوایٹ طلباء اور طالبات ہیں اور ہائی مارکس لیتے ہیں وہ ایوارڈ کے حقدار ہوتے ہیں اور کوالیفائی ہوتے ہیں۔** آپ یہاں بھی آئندہ سے ایسا ہی معیار رکھیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی سیکنڈری سکول کے طلباء جو آگے تعلیم اختیار کرتے ہیں، ان کی کونسلنگ ہونی چاہئے۔ آپ کو ان کی راہنمائی کرنی چاہئے کہ ان کو کس فیلڈ میں جانا چاہئے۔ جماعت کو کہاں کہاں ضروریات ہیں اور کونسا فیلڈ ان کے لئے بہتر ہے۔ ان کی کونسلنگ کے لئے باقاعدہ ایک ٹیم ہو جو ہر قدم پر ان کی راہنمائی کرے۔

حضور انور نے فرمایا بعض طلباء نے سیکنڈری سکول چھوڑ دیا ہے۔ ان طلباء کو سنبھالنے کی ضرورت ہے۔ ان کی توجہ پڑھائی کی طرف ہونی چاہئے۔ پڑھائی کی طرف توجہ ہوگی تو آوارہ گردی کی طرف کم توجہ ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا تعلیم کی کمی کی وجہ سے تربیت کے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ شادیاں ہوتی ہیں لڑکی پڑھی لکھی ہوتی ہے۔ دوسری طرف لڑکا پڑھا لکھا نہیں ہوتا۔ پھر سال دو سال بعد شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور تربیت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

حضور انور نے **سیکرٹری تعلیم کو فرمایا آپ نے سیکولر تعلیم پر زیادہ زور دینا ہے۔** باقی دینی تعلیم کا کام شعبہ تربیت کی ذمہ داری ہے۔ آپ نے طلباء کو اس بات کی طرف توجہ دلانی ہے کہ کم از کم سیکنڈری سکول تک ضرور تعلیم حاصل کریں۔ اگر کسی وجہ سے ممکن نہیں تو پھر کوئی ڈپلومہ کریں اور Job کریں۔ **احمدی پڑھے لکھے ہونے چاہئیں۔ مزدوری کرنے والے نہ ہوں۔**

❁...... **نیشنل سیکرٹری جائیداد** نے بتایا کہ ہماری مسجد اور سنٹر ہے۔ اس کا ریکارڈ وغیرہ مکمل ہے اور اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مسجد اور سنٹر کی صفائی کے لئے ہر ہفتے وقار عمل کیا کریں۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری وصایا** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ یہاں موصیان کی تعداد 51 ہے۔ کمانے والوں کی تعداد 162 ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو 51 موصی ہیں اس میں ایسی خواتین بھی ہوں گی اور طلباء بھی ہوں گے جو کمانے والے نہیں ہیں۔ تو اس لحاظ سے آپ اپنا ٹارگٹ حاصل کرنے میں بہت پیچھے ہیں۔ آٹھ سال ہوگئے ہیں آپ کو ٹارگٹ دیا ہوا ہے کہ کمانے والوں کا پچاس فیصد موصی بنائیں۔ اس طرف توجہ دیں اور یہ ہدف حاصل کریں۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری مال** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ موصیان کے علاوہ چندہ عام دینے والوں کی تعداد یکصد گیارہ ہے۔ 32 ایسے لوگ ہیں جو کم شرح پر دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید 46 ممبر ایسے ہیں جو باقاعدہ نہیں ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو کم شرح پر دینے والے ہیں وہ باقاعدہ مرکز کو لکھیں اور کم شرح کے ساتھ دینے کی اجازت حاصل کریں۔ حضور انور نے بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت کے بجٹ اور چندہ عام، چندہ وصیت اور چندہ دہندگان کی تعداد کا جائزہ لیا اور احباب جماعت کے چندہ کے انفرادی معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کا چندہ کا معیار ابھی بہت بڑھ سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر موصی کی اور غیر موصی کی ایک جیسی Job ہے تو پھر دیکھیں کہ ان دونوں کا چندہ کیا ہے۔ کس شرح پر ہے۔ اس سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ دونوں کے چندہ کا معیار کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو اچھے کمانے والے ہیں ان کو بتائیں کہ چندہ ٹیکس نہیں ہے۔ یہ محض خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ تبلیغ کے کام ہوں۔ اشاعت کے کام ہوں، لٹریچر کی اشاعت ہے۔ اس کی تقسیم ہے اور دوسرے مساجد اور مراکز کی تعمیر کے کام ہیں اور دیگر منصوبہ جات ہیں۔ ان سب کے اخراجات چندوں سے ہی پورے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے باشرح ادا کرنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول مدنظر رہے۔

حضور انور نے فرمایا موصیان کی تعداد بھی بڑھائیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم وصیت کی شرائط پوری نہیں کرسکتے۔ اس لئے ہم وصیت نہیں کرتے تو ایسے لوگ بہانہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ کیا وہ شرائط بیعت کی تمام شرطیں پوری کرتے ہیں اور اگر نہیں تو کیا پھر وہ احمدیت چھوڑ دیں گے۔ اصل چیز یہ ہے کہ کوشش ہوتی ہے اور ایک عزم اور ارادہ ہوتا ہے کہ شرائط کی بجاآوری ہو اور حتی المقدور ان پر عمل کرنے کی سعی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق مانگتے رہنا چاہئے۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ** سے حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کے پاس لڑکے اور لڑکیوں کی کوئی فہرست ہے۔ اپنی فہرست کو Update کریں اور جو فہرست ہے وہ وکالت تبشیر کو بھی بھجوائیں۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری اشاعت** کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لندن اور قادیان سے نئی شائع ہونے والی کتب بھی منگوائیں۔ گزشتہ چند ماہ میں قادیان میں کافی تعداد میں لٹریچر شائع ہوا ہے۔ یہاں مسجد میں آپ کا بک سٹال بھی ہونا چاہئے تاکہ لوگ کتب خرید سکیں۔

ماؤری زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کے بارہ میں رپورٹ دیتے ہوئے سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ یہ ترجمہ ہم مختلف لائبریریز میں رکھوا رہے ہیں اور اس کی تقسیم کا پروگرام بنا رہے ہیں۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری وقف جدید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا بجٹ سات ہزار دوصد ڈالر ہے اور امید ہے دسمبر کے آخر تک ہم دس ہزار ڈالرز اکٹھا کرنے کی کوشش کریں گے۔

❁...... **سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی** کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ انصار وقف عارضی کریں اور مختلف جگہوں پر جا کر لٹریچر تقسیم کریں۔ سیکرٹری تبلیغ سے لٹریچر لیں اور تقسیم کریں۔ اسی طرح جن کو قرآن کریم آتا ہے وہ بچوں کو قرآن کریم پڑھائیں۔ بجائے گھروں میں بیٹھنے کے جماعت کو وقت دیں۔

❁...... **سیکرٹری سمعی و بصری** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ملک کی ڈاکومنٹری بنائیں۔ یہاں بہت سے مقامات ہیں، بہت سی جگہیں ہیں جہاں کی ڈاکومنٹری بنائی جاسکتی ہے۔

❁...... **محاسب** کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ حسابات دیکھا کریں اور اکاؤنٹس چیک کیا کریں۔

❁...... **نیشنل سیکرٹری امور عامہ** نے بتایا کہ وہ Job دلوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ باقی یہاں کوئی ایسے معاملات نہیں ہیں جن میں شعبہ امور عامہ کو کام کرنا پڑے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں بھی اصلاحی کمیٹی کا قیام کریں اور آپ کی جماعتوں میں بھی اصلاحی کمیٹیاں ہونی چاہئیں۔

❁...... **تبلیغ** کے حوالہ سے حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ اپنا پروگرام بنائیں، خدام، انصار اور لجنہ اپنا اپنا پروگرام بنائیں گے۔ لیکن جب نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی طرف سے پروگرام ہوگا تو پھر خدام، انصار اور لجنہ سب اس میں شامل ہوں گے۔ جماعت کے اس پروگرام کے مقابل پر ان معین دنوں میں اپنا پروگرام نہیں بنائیں گے۔ **جماعتی پروگرام کو اولیت حاصل ہے۔ جماعتی پروگرام کے ساتھ Clash نہیں ہونا چاہئے۔**

نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ اور دوسرے مختلف شعبہ جات نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیوزی لینڈ جماعت کے ایک دوست مکرم مشرف گینائی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ مشرف گینائی صاحب کی اہلیہ نائب صدر لجنہ نیوزی لینڈ ہیں۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد بیت المقیت تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: سو سال پہلے از صفحہ 14

حفاظت نہ کی جائے۔ رحم میں قرار نہ پکڑے تو ضائع ہوجاتا ہے۔ پھر مومن کو چاہئے کہ اپنے نفس پر ضابطہ ہو، زکوٰۃ دینے والا ہو عہدوں کا محافظ ہو۔ امانات یعنی اپنے ماتحتوں کا نگران ہو۔ اور آخر یہ صلوات پر محافظ ہو۔ ایک گھنٹے میں تقریر ختم ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اور لوگ مصافحہ کر کے رخصت ہونے لگے۔ پانچ بجے کے قریب یہ اجلاس ختم ہوا۔ آپ نے اخیر میں پھر نصیحت فرمائی کہ بدظنیاں چھوڑ دو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے نہ کرو۔ امر من الخوف والامن کو امام کے کانوں تک پہنچادو۔ اور بس اس طرح پر یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا فالحمدللہ رب العالمین۔''

(الفضل قادیان 31 دسمبر 1913 صفحہ 16)

مستورات اور جلسہ سالانہ

''حضرت امّاں جان نے مہمان خواتین کی خاطر و مدارات میں سعی بلیغ فرمائی۔ کچھ وعظ بھی ہوتے رہے۔'' (صفحہ 1)

''مستورات میں اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب نے بہت پُرجوش تقریر کی۔ خواتین کو اُن کے فرائض سے اطلاع دی۔ خواتین کے کھانا کھلانے کا انتظام حضرت امّاں جان فرماتی ہیں۔'' (صفحہ 11) ''جلسہ میں 72 مستورات شامل ہوئیں'' (صفحہ 7)

(الفضل قادیان 31 دسمبر 1913 صفحہ 1، 11، 7)

......☆......☆......☆......

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

سو سال پہلے

جلسہ سالانہ قادیان 1913ء کا آنکھوں دیکھا حال۔ الفضل کی زبانی

ترتیب وپیشکش: عبدالباسط قمر بقاپوری

آج سے سو سال قبل قادیان کی مقدس سرزمین پر جلسہ سالانہ مورخہ 26، 27اور28 دسمبر 1913 بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوا۔ تاریخ احمدیت میں 1913ء کا جلسہ سالانہ قادیان کئی ایک لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ 1913ء میں الفضل کے اجراء کے بعد یہ وہ پہلا جلسہ تھا جس کی کارروائی اور کوائف احباب جماعت کی خدمت میں الفضل کے ذریعہ ساتھ ساتھ روزانہ پہنچائے گئے۔ دو ورقہ ضمیمہ کی شکل میں الفضل کے پرچہ جات ہزار کی تعداد میں روزانہ شائع ہوکر تقسیم ہوتے رہے۔ یہ جلسہ خلافت اولیٰ کا آخری جلسہ تھا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے روح پرور خطابات میں احباب جماعت کو باہمی اتحاد اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔ اس جلسہ کے تمام انتظامات حضرت صاحبزادہ میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے زیرنگرانی تھے۔ آیئے ہم اس بابرکت جلسہ کی کسی قدر روئیداد الفضل کی زبانی سنتے ہیں:

جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد

''ہمارے جلسہ کو دوسرے جلسوں پر قیاس کرنا غلط ہے۔ کیونکہ یہ جلسہ نہ تو وصولی چندہ کے لئے ہوتا ہے۔ نہ اس لئے کہ مختلف مقرر اپنی تیغ زبان کے جوہر دکھائیں۔ اور نہ یہ کوئی عرس ہے۔ اور نہ میلا۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی پروگرام پہلے شائع نہیں ہوا۔ اس جلسہ کی غرض حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ربانی باتوں کا سننا، دعاؤں میں شریک ہونا اور بھائیوں کا باہم تعارف وتودد ہے۔ اور پھر خداتعالیٰ کے عظیم الشان نشان یاتون من کل فج عمیق کی یادگار ہے۔ پہلے کوئی اس الہام کو براہین (احمدیہ) میں پڑھے۔ جو اکتیس سال ہوئے ایک گاؤں کے متعلق شائع ہوا۔ پھر اب پاکباز لوگوں کا ہجوم دیکھے تو بےاختیار زبان سے نکلے گا:

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
ظہور عون ونصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پُشت خم ہے

(الفضل قادیان 31 دسمبر 1913 صفحہ 2)

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات

''جلسہ سالانہ کا انتظام (حضرت) صاحبزادہ (میرزا بشیرالدین محمود احمد) صاحب کے ہاتھ میں تھا۔ جو سہولت کے لئے بارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ 1۔ عام نگرانی۔ 2۔ استقبال بٹالہ۔ 3۔ انتظام مکانات۔ 4۔ روشنی۔ 5۔ پانی۔ 6۔ صفائی۔ 7۔ سٹور۔ 8۔ انتظام تنور، دیگ۔ 9۔ تقسیم روٹی۔ 10۔ تقسیم سالن۔ 11۔ اجراء پرچہ خوراک۔ 12۔ خاص خوراک۔

ان امور کے سرانجام دینے کے لئے دارلاماں میں ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب جو دو بجے رات سے اُٹھ کر گشت شروع کرتے، عام نگرانی پر تھے۔ آپ کے معاون حکیم محمد عمر (صاحب) تھے جنہوں نے محنت سے کام کیا۔ منشی عبدالمجید خان (صاحب)، مرزا برکت علی صاحب استقبال کے لئے بٹالہ اسٹیشن پر 27 دسمبر صبح تک رہے۔ ...... انتظام مکانات اور اجراء پرچہ ہائے خوراک بہت ذمہ واری ومحنت کا کام تھا۔ قاضی عبداللہ صاحب ومولوی محمد سرور شاہ صاحب نے شہر اور چوہدری غلام محمد صاحب و ماسٹر محمد الدین صاحب نے باہر اپنے اپنے متعلقہ خدمات کو بطرز احسن ادا کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خوراک کے متعلق منشی نعمت اللہ خان صاحب و ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب۔ مولوی عبدالسلام صاحب و ماسٹر حسین خاں صاحب، مولوی محمد اسماعیل صاحب، میاں مولا بخش صاحب، میاں محمد اسمٰعیل صاحب، قاضی امیر حسین صاحب، شیخ عبدالرحیم صاحب کی خدمت قابل قدر ہیں۔ منشی امیر محمد صاحب، منشی غلام محمد صاحب، منشی عبدالرحیم و عبدالستار صاحبان نے صفائی روشنی کا انتظام کیا۔ ان کے معاونین شہر میں مدرسہ احمدیہ کے طلباء تھے اور دارالعلوم میں دس بارہ ہائی سکول کے طالبعلم۔ طالبعلموں نے جس جوش و اخلاص سے اپنے بزرگوں کی خدمت کی وہ قابل تعریف ہے۔ عبیداللہ بن حافظ غلام رسول (صاحب) کو تو میں نے سحری سے لے کر رات گیارہ بجے تک بے تکان کام کرتے ہوئے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سب بھائیوں پر بیش از بیش انعامات نازل فرمائے جنہوں نے اس کارخیر میں ایثار سے حصہ لیا۔''

(الفضل قادیان 31 دسمبر 1913 صفحہ 2)

مہمان کرام کی آمد

26 دسمبر کی رپورٹ کے مطابق ''اللہ کے فضل سے جلسہ کے لئے مہمان چاروں طرف سے آرہے ہیں......''
''مہمانوں کا اندازہ تین ہزار کیا گیا ہے، کیونکہ 27 دسمبر کی شام کو اتنے مہمانوں نے کھانا کھایا۔

''امروہہ کے مخلص (حضرت) قاضی سید آل محمد صاحب جو بہت غریب اور محبت سے بھرپور 64-62 سالہ بزرگ تھے قادیان آتے ہوئے ریل میں انتقال فرماگئے۔''

(الفضل قادیان 31 دسمبر 1913 صفحہ 3،1)

لنگرخانہ اور مہمانوں کی تواضع

''(حضرت) صاحبزادہ میرزا (بشیرالدین) محمود احمد صاحب ...... دونوں وقت خود پاس کھڑے ہوکر دو ہزار آدمی کا کھانا تقسیم کراتے اور سب مہمانوں کے کھا چکنے کے بعد گھر تشریف لے جاتے اور دن میں کئی بار مختلف دفاتر متعلقہ انتظام جلسہ میں جاکر نگرانی ومناسب ہدایات فرماتے رہے۔'' ...... ''حضرت امّ المومنین امّاں جان نے مہمان خواتین کی خاطرومدارات میں سعی بلیغ فرمائی'' (صفحہ 1)

جلسہ سالانہ کا پہلا روز

26 دسمبر 1913 بروز جمعہ

''26 دسمبر صبح 9:30 بجے مسجد اقصیٰ میں جلسہ شروع ہوا حضرت مولوی محمد احسن فاضل امروہی کا مضمون 'اتحاد و اتفاق' صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے نے بہت صفائی کے ساتھ باآواز بلند پڑھ کر سنایا۔ مولانا موصوف نے آیت: (......) پڑھ کر صدر انجمن وخلیفۃ المسیح کے تعلقات کو واضح کیا اور بتایا کہ جماعت کی ترقیات، اطاعت امیر پر موقوف اور اسلام کے تمام مسائل میں کثرت سے وحدت دکھائے اور پھر تمام مدات کے متعلق چندہ دینے کی تحریک فرمائی۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا نماز جمعہ دارالعلوم مسجد نور میں ادا کی گئی۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا: ''قرآن کریم میری غذا ہے اس واسطے میں نے سوچا کہ ہر جمعہ کو میں ایک رکوع قرآن مجید کا سنادیا کروں اور اس طرح پر ایک درس پورا ہوسکے......''۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''مسلمان اپنی حالت پر غور کریں، کتنے ہیں جو قرآن سنتے ہیں۔ پھر کتنے ہیں جو سن کر سمجھتے بھی ہیں، جو سمجھ کر عمل بھی کرتے ہیں۔ اللہ کی کتاب چھوڑنے کی وجہ کیا ہے۔ غیراللہ سے محبت کہ اس کی محبت میں سب کچھ بھول کر پھر خدا کی کتاب تک نہیں سنتے۔ اور دوسری عداوت۔ عداوت میں لگے ہوئے انسان کو فرصت نہیں ہوتی کہ اللہ کی کتاب سوچے سمجھے۔ سمجھے تو جب کہ اُسے توجہ ہو۔ اور توجہ جب ہو کہ فارغ البال ہو۔ بیجا عداوت، بیجا محبت میں گرفتار انسان کتاب اللہ کب سمجھ سکتا ہے۔ وہ تو اور ہی دلربا باتوں کے نیچے پڑا ہوا ہے...... دوستوں کو چاہئے کہ جس چیز سے محبت رکھیں ایک حد تک رکھیں۔ اور جس سے عداوت رکھیں ایک حد تک رکھیں۔ خدا کی کتاب کو بھول نہ جائیں۔''

(الفضل قادیان 31 دسمبر 1913 صفحہ 7،2)

''نماز کے بعد پونے دو بجے۔۔ سید حامد شاہ نے چھوٹی سی نظم کا تحفہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور (پیش کیا)۔ پھر جناب ثاقب (صاحب) نے اپنی نظم پڑھی جس میں آدم سے لے کر اب تک تمام ماموران الٰہی اور ان کے کاموں کا ذکر تھا۔ .... سوا دو بجے سے ساڑھے تین بجے تک فاضل جلیل مولوی محمد سرور شاہ صاحب کی تقریر اتباع الرسل پر تھی۔ آپ نے بتایا کہ خدا کی اطاعت کا یہی طریق ہے کہ اُس کے فرستادہ اور قائم کردہ خلیفہ کی اطاعت کی جائے۔ پھر عام مولویوں اور مامورین من اللہ میں فرق بتایا کہ آخرالذکر نشانوں کے ساتھ اپنی صداقت کا یقین لوگوں کے دلوں میں بٹھاتے ہیں۔ پھر............ سچے خلفاء کے تین نشان تمکین دیں۔ تبدیل خوف بالامن اور پورے جاہ وجلال کے وقت بھی اللہ کی فرمانبرداری میں ثابت قدم بتاتے ہوئے خلیفۃ المسیح کی خلافت و اطاعت کی طرف متوجہ کیا۔ تقریر نہایت عالمانہ مدلل اور مسلسل تھی۔ پھر عصر کی نماز ہوئی اور پونے چار سے پانچ تک مفتی محمد صادق صاحب نے اس پاک روح کی کچھ پیاری پیاری باتیں سنائیں۔ جس پر نازل شدہ الہام 'یاتون من کل فج عمیق' کا نظارہ ہم نے نماز جمعہ کے وقت دیکھا............ محبوب کا ذکر تھا مفتی صاحب بھی محبوب بن گئے۔ آپ نے حضور مغفور کی محویت تبتل الی اللہ، استغراق، غیرتِ دینی، طریق نماز، دعا، سخاوت کے متعلق عجیب دلچسپ واقعات سنائے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔'' (صفحہ 7)

شبینہ اجلاس:

نماز مغرب وعشاء جمع ہوئی اور ساڑھے آٹھ بجے انصاراللہ کے اغراض ومقاصد عام جلسہ کرکے سنائے اور ان الزامات کو صاف کیا جو نادانی سے کئے جاتے ہیں اور انصاراللہ کو تاکید کی کہ وہ اپنے مال وجان واوقات کو تبلیغِ احمدیت میں لگائے رکھیں۔''

جلسہ سالانہ کا دوسرا روز

27 دسمبر 1913 بروز ہفتہ

''27 دسمبر کے جلسہ میں پہلے خواجہ صاحب کا مضمون ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے باآواز بلند خوب سمجھا سمجھا کر سنایا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ تمام ترقیات کا مدار قربانیوں پر ہے۔ قرب الٰہی چاہتے ہو تو قربانی کرو۔......

اس کے بعد میر حامد شاہ صاحب نے اپنی نظمیں سنائیں ...... اتنے میں پونے بارہ بج گئے اور (حضرت) صاحبزادہ (میرزا بشیرالدین محمود احمد) صاحب کی تقریر 'تقویٰ کے حصول کے ذرائع' پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ تقویٰ فرمانبرداری کا نام ہے۔ ...... اور فرمانبرداری محبت یا خوف سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لئے دو سامان ہیں۔ آسمانی اور زمینی۔ آسمانی انبیاء کی بعثت (سے ظہور میں آتی ہے) اُن کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے ہاتھ میں ایک بجلی کی سی طاقت رکھتے ہیں۔ جو ان سے چھوتا ہے پاک ہوجاتا ہے۔ اس پر صحابہ کی مثال دی۔ زمینی اسباب ...... (1) صحبت صادقین (2) نفس کا محاسبہ (3) گناہوں پر پشیمانی (4) باوجود اسباب مہیا کے اللہ پر توکل (5) استخارہ روزانہ یا ہفتہ وار (6) دعاؤں میں لگا رہنا (7) تھوڑی نیکی کی توفیق ملنے پر بہت شکر (8) تسبیح وتحمید وتہلیل وتکبیر (9) نمازوں سے اصلاح چاہنا (10) حق جل شانہ، کے انعامات وعذابات کا مطالعہ۔

یہ تقریر سن کر لوگ وجد میں آرہے تھے۔ سوا بجے (تقریر) ختم ہوئی پھر لوگ مسجد نور میں گئے اور نماز ظہر وعصر جمع ہوئی۔ بعدہ حضرت خلیفۃ المسیح نے تقریر فرمائی۔ آپ نے دنیا میں اختلاف کا وجود اور باوجود اختلاف کے اعتصام بحبل اللہ کی ضرورت بتاتے ہوئے ارشاد کیا کہ اس وقت دنیا حبل اللہ (قرآن مجید) کے خلاف زور لگارہی ہے دوسری طرف تم ہو۔ اگر تم میں اختلاف ہوگا تو رسّہ حریف لے جائے گا۔ پھر اسباب تفرقہ اور قرآن مجید کی تفسیر کے اصول (بیان) فرمائے۔ بقیہ تقریر کا دوسرے روز وعدہ فرمایا۔ ...... قرآن مجید کے انگریزی واردو ترجمہ کی اشاعت کے لئے 25 ہزار کی ضرورت بتلائی اور فرمایا کہ انگریزی نوٹ چودہ پارے اور اُردو ترجمہ چار پارے میں مولوی محمد علی صاحب سے سن چکا ہوں اور اس میں مَیں نے توجہ و محنت سے اصلاح کی ہے۔ (اس کے بعد) کچھ نکاح ہوئے۔

پٹیالوی عبدالصمد صاحب و ڈاکٹر محمد حسین صاحب امرتسری وثاقب صاحب ومیر صاحب نے اپنی اپنی نظمیں سنائیں۔ دن غروب ہوا اور جلسہ برخاست ہوا۔''

(الفضل قادیان 31 دسمبر 1913 صفحہ 11)

جلسہ سالانہ کا تیسرا روز

28 دسمبر 1913 بروز اتوار

''سوا گیارہ بجے کے قریب مسجد نور میں (جلسہ کی) کارروائی شروع ہوئی۔ رپورٹ مولوی شیرعلی صاحب نے مختصر طور پر سنائی......'' اس کے بعد مولانا محمد علی صاحب اپیل کے لئے کھڑے ہوئے۔

''ظہر کی اذان کے بعد شیخ عبدلقدوس صاحب نومسلم ...... نے 'اوتاروں' پر اپنا ایک مضمون پڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح تشریف لائے اور بعد جمع ظہر وعصر آپ نے بیعت لی اور 3 بجے تقریر شروع کی۔ فرمایا۔ کل میں نے ایمان کے متعلق بیان کیا تھا۔ آج میں ایمان کے ثمرات و لوازمات بتاتا ہوں۔

ایمان کا تقاضا ہے کہ اس کا صاحب مظفر ومنصور ہو اور ایسے مفلحون وہ ہوسکتے ہیں جو ارض کی طرح خدا کے حضور خاشع بن جائیں۔ جب انسان خشوع اختیار کرتا ہے تو اس پر فضل الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ تب تخم ایمان پھل لاتا ہے۔ مگر چاہئے کہ لغو سے بچے اور خدا سے تعلق پیدا کرے کیونکہ یہی نطفہ کے متعلق حال ہے۔ اگر اس کی

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت سیّد میر داؤد احمد صاحب (مرحوم) کی چند حسین یادیں

ارشد احمد شہباز۔ جرمنی

دنیا میں لاکھوں انسان آتے رہے ہیں اور زمانے میں اپنا منفرد کردار ادا کر کے خدائی تقدیر کے مطابق زندگی گزار کر چلے جاتے ہیں۔ مگر کیا ہی خوب وہ خدا کے بندے ہیں جو اپنی انمٹ یادیں، نیکیوں کی صورت میں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک میرے پیارے محسن، جود و سخا، حیا اور وفا کے پتلے حضرت سیّد میر داؤد احمد صاحبؓ تھے۔ آپ کے اُسوہ کے گلدستہ سے کسی بھی پھول کو چنیں تو اعلیٰ اخلاق کی خوشبو ہی آئے گی۔ اور یہ سب آپؓ کی طبیعت میں فطرت کی طرف سے ودیعت کئے گئے افضالِ الٰہی تھے۔ مجھ غریب پر آپ کی شفقتوں کی بارش اس وقت تک برستی رہی جب تک کہ آپؓ اپنے خالق کے حضور حاضر نہ ہوئے بلکہ اس کی تراوٹ تو مجھے زندگی بھر کے لیئے سیراب کر گئی۔ اپنی کم مائیگی اور کم عمری میں آپؓ کی شفقتوں میں گزرے ہوئے بہت سے سنہری واقعات میرے ذہن میں ترتیب نہیں پا رہے کہ جن کی تفصیل بیان کر سکوں سو اس وقت چند ایک کا ہی ذکر یہاں کر سکوں گا۔

قبل اس کے کہ آپؓ کے زیر سایہ گزرے ہوئے لمحات میں آپؓ کے اخلاقِ حسنہ کا کچھ ذکر کروں آپ کی قُربت میں آنے کا پس منظر یُوں ہے کہ میری کم سنی میں ہی میری والدہ محترمہ اللہ کو پیاری ہوگئیں اور اس کے بعد غالباً ایک سال کے عرصہ میں 1958ء میں میرے والد محترم عبدالغفار صاحب بھی شدید بیمار ہوگئے اور شاید انہیں محسوس ہوگیا کہ وہ اس دنیا میں کچھ دنوں کے لئے ہی مہمان ہیں تو انہوں نے جماعت کے انسپکٹر بیت المال سعید صاحب آف چونڈہ سے ذکر کیا کہ مجھے اپنے بیٹے کے مستقبل کے بارہ میں فکر لاحق ہے کہ میرے بعد وہ اس ماحول میں ضائع نہ ہوجائے تو والد صاحب مرحوم کے مشورہ کے بعد وہ مجھے مکرم سید میر داؤد احمد صاحب کے گھر ربوہ لے آئے۔ میری عمر اس وقت تقریباً آٹھ سال کی تھی۔ یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی۔ واضح رہے کہ میری ایک بہن بھی تھیں جو کہ میری نانی اماں کے ہاں رہنے لگیں اور مجھے حضرت میر صاحب مرحوم کا سایہ شفقت میسّر آ گیا۔

حضرت مکرم سیّد میر صاحب نے خاکسار کو تعلیم دلانے کی خاطر دوسری کلاس میں اسکول میں داخل کروا دیا۔ آپ میرے آغاز بچپن سے ہی از راہ شفقت چھوٹی چھوٹی باتوں پر نظر رکھتے اور میری تربیت فرماتے۔ مجھے یاد ہے کہ میں ڈریسنگ روم کے پاس کھڑا تھا اور اسکول جانے کی تیاری میں تھا کہ میرے پاجامہ کی سلوٹ اور ازار بند کو خود درست کر کے مجھے صحیح طریقہ بتایا۔

جب اسکول میں گرمیوں کی چھٹیاں ہوتیں تو مجھے کسی کے ساتھ میرے ننہال بھجوا دیتے اور زادِ سفر کے طور پر کھانا اور شربت کی بوتل ساتھ دے دیتے تھے تاکہ شدت گرمی کی وجہ سے بیمار نہ ہوجاؤں۔

پرائمری اسکول رحمت بازار (غلہ منڈی) میں واقع تھا۔ اسکول سے جب گھر آتا تو گرمی کی شدت سے نکسیر پھوٹ جاتی۔ آپ میرے سر پر ٹھنڈا پانی ڈالتے جو کہ پدرانہ محبت کا زندہ ثبوت تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب گرمیوں میں نخلہ (جابہ) اور مری جاتے مجھے اس قافلہ میں بچوں کے ہمراہ رکھتے تھے۔ شروع سے ہی میری دینی تربیت کا خیال رکھا۔ جب صبح کی نماز پر جاتے تو مجھے بیدار کرتے اور نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں باجماعت آنے کی تلقین فرماتے۔ آپ کے گھر میں جو خدمت کرنے والے تھے میرا ان کے پاس بیٹھنا ایک مختصر وقت تک ہوتا تھا۔ آپ کی مصروفیات بہت تھیں اس کہ باوجود اس بات پر بھی نگاہ رکھتے تھے کہ میرا اِکن رِکن کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا ہے۔

رمضان المبارک کے دوران جب آپؓ درس القرآن کے لئے مسجد مبارک جاتے تو اس بات کا بھی خیال رکھتے تھے کہ میں اس دوران مسجد میں ہوں یا نہیں۔ آپ بات بات پر نہ ٹوکتے بلکہ آپ کے چہرے کے تأثرات سے ہی مجھے معلوم ہوجاتا تھا کہ میں جو کام کر رہا ہوں وہ کس حد تک درست ہے۔

اُن کو معلوم تھا کہ میں انگلش کے مضمون میں کمزور ہوں چنانچہ جامعہ احمدیہ میں انگلش کے ایک بزرگ استاد جو عربی میں بھی مہارت رکھتے تھے ہمارے گھر حضرت میر صاحب کی ہدایت کے مطابق مکرم برادرم سیّد قمر سلیمان احمد صاحب کو قرآن کریم پڑھاتے تھے اور ساتھ مجھے بھی قرآن کریم پڑھنا سکھاتے تھے۔ نیز اُن کے گھر مجھے انگلش سیکھنے کے لئے بھی بھیج دیتے تھے۔ میرے علم میں نہیں کہ وہ ان بزرگ استاد کے پاس مجھے کس تعارف سے بھجواتے تھے۔ جب میں ان سے ٹیوشن پڑھنے جاتا تو وہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ ایک کپ گرم دودھ کا جس میں بادام اور دوسری اشیاء ڈالی گئی ہوتیں بڑے پیار سے مجھے پینے کے لئے دیتے تھے۔

کالج کے زمانہ میں میری Statistics میں کمپارٹمنٹ آ گئی تو مجھے سپلیمنٹری امتحان کے لئے سرگودھا جانا پڑا۔ چنانچہ جس گھر میں مجھے ایک دو دن کے لئے ٹھہرایا گیا۔ انہوں نے بھی میرا حد سے زیادہ خیال رکھا تھا۔ یقیناً یہ سب آپ کے احترام میں تھا۔ آپ کو میری ضروریات کا اس حد تک خیال تھا کہ وہ ہمیشہ بغیر مطالبہ کئے میری ضروریات پُوری کروا دیتے تھے تا میری عزتِ نفس مجروح نہ ہو اور مجھے کہیں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ آپ نے اسکول سے کالج کے زمانہ تک سٹیشنری وغیرہ کی ضرورت کے لئے گولبازار میں ایک جنرل اسٹور والے کو کہہ دیا ہوا تھا کہ وہ مجھے میری مطلوبہ اشیاء دے دیا کریں۔

1967ء میں آپ نے میرا دس روپے جیب خرچ مقرر کیا اور میری توجہ وصیّت کرنے کی طرف بھی مبذُول کروائی۔ اور اس طرح اللہ کے فضل سے آپ کی ہدایت پر مُجھے جوانی میں ہی وصیّت کے نظام میں شامل ہونے کی توفیق مِل گئی تھی۔ الحمد لِلّٰہِ علی ذالِک۔ آپ کا یہ احسان نہ صرف اِس زندگی کے لئے تھا بلکہ میری عاقبت کا بھی سامان کر گیا۔

1968ء میں ابھی میں تعلیم ہی حاصل کر رہا تھا کہ میری چھوٹی بہن کی شادی آ گئی اور مجھے اس میں شرکت کے لئے اپنے آبائی گاؤں جانا تھا۔ چنانچہ مجھے آپ نے پانچ سو روپے دیئے کہ میں اپنی بہن کے جہیز کے تحائف وغیرہ خرید سکوں۔ ان کو میری خواہشات اور میری ضروریات کا اِس قدر خیال تھا۔ اِتنی رقم سے اُس زمانہ میں ضروری اشیاء بآسانی خریدی جاسکتی تھیں۔

آپ کبھی کبھار صبح شکار کے لئے دُور دراز پیدل جاتے تو مکرم برادرم سیّد قمر سلیمان احمد صاحب اور خاکسار بھی ساتھ ہوتا تھا۔ اس سے میری صحت بحال رہتی اور جو لطف حاصل ہوتا تھا وہ اِس کے علاوہ تھا۔ اگر کسی کے ساتھ ناراض ہوتے تو ایک حد تک خاموشی اختیار کر کے اُس کو احساس کروا دیتے تھے۔

حضرت سیّد میر صاحب کی تربیّت کے نتیجہ میں ہی مجھے 1968ء میں حلقہ مسجد مبارک قصرِ خلافت کا منتظم اطفال ہونے کا اعزاز اور خدمت کا موقع حاصل ہوا تھا۔ الحمد لِلّٰہ

ایک دفعہ گھر میں مہمان آ گئے تو حضرت مکرم سیّد میر صاحب کے کمرے میں جو چارپائی تھی اس پر موصوف نے میرا بستر بچھا دیا۔ اس اثناء میں محترمہ بی بی صاحبہ (سیّدہ امتہ الباسط بیگم صاحبہ) تمام بستر وغیرہ چیک کر رہی تھیں۔ انہوں نے حضرت سیّد میر صاحب کا کمرہ کھولا تو کیا دیکھتی ہیں کہ میرا بستر اُنہوں نے اپنی چارپائی پر بچھا دیا ہوا ہے۔ وہ حیرت زدہ رہ گئیں۔

آپ مجھے ہمیشہ خلافت سے مضبوط تعلق رکھنے کی تاکید فرماتے تھے۔ اور خود جب بھی کسی دوسرے علاقے میں جانا ہوتا تھا۔ تو خلیفۂ وقت سے اِجازت لے کر ہی جایا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ حضرت مکرم سیّد میر صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ (پاکستان) کے پرنسپل تھے اور اکثر عیدین کے مواقع پر مجھے چھوٹے چھوٹے تحائف دیتے کہ فُلاں فُلاں جامعہ احمدیہ کے طالب علم کو دے آؤں۔

حضرت سیّد میر صاحب کے ذمہ ایک لمبا عرصہ افسر جلسہ سالانہ کی ذمہ داری بھی رہی۔ جلسہ کے دنوں کی مصروفیات میں یوں لگتا تھا کہ وہ سوتے ہی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اعلیٰ درجہ کی اِنتظامی صلاحیتوں سے نوازا ہوا تھا۔

حضرت سیّد میر صاحب سے خاکسار نے عرض کی کہ میں اب سروس کر کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔ اُن دنوں مکرم میجر سعید صاحب گھر میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اُس دوران وہ خوراک کے گوداموں کے انچارج تھے۔ آپ نے اُن سے کہا کہ ارشد کے لئے سروس کا بندوبست کریں جس پر میجر صاحب نے مُجھے کہا کہ ارشد تیار ہو جاؤ میرے ساتھ ہی چلنا ہے۔ لیکن میرے دل میں قُدرتی طور پر ایک خوف کا احساس پیدا ہوا کہ یہ فوجی ہیں کہیں کام کے دوران فوجی انداز میں ہی بات نہ کریں کیونکہ میں تو حضرت سیّد میر صاحب کی شفقتوں کا عادی تھا لہٰذا میں نے اکیلے میں حضرت سیّد میر صاحب سے عرض کی یہ میرے پر رُعب ڈالیں گے لہٰذا میں اِن کے ساتھ جانا نہیں چاہتا۔ اِس پر حضرت سیّد میر صاحب نے مجھے انتہائی پیار سے سمجھایا کہ زندگی میں کامیاب ہونے کے لئے بعض مرتبہ ان مراحل میں سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔ اور اُدھر میجر صاحب کو کہہ دیا کہ ارشد آپ کے ساتھ نہیں جائے گا۔

1971ء میں جب میں سروس کی تلاش کے لئے کراچی گیا تو مکرم حضرت پاشا صاحب جو سندھ گورنمنٹ میں کام کرتے تھے آپ نے میری سروس کے لئے ان کو کہا۔ میرا اِنٹرویو وغیرہ ہو گیا مگر اچانک ملکی حالات خراب ہوگئے۔ مجھے واپس پنجاب آنا پڑا۔ آپ کی طرف سے مُجھے کراچی میں خط موصول ہوا کہ میں تمہارے لئے فکرمند ہوں۔

1973ء میں حضرت میر صاحب اپنی شدید علالت کی وجہ سے گھر پر ہی ڈاکٹروں کی ہدایات کے مطابق زِیرِ علاج تھے۔ ایک دن بریگیڈیئر مکرم ڈاکٹر سیّد ضیاء الحسن صاحب عیادت کے لئے گھر تشریف لائے۔ حضرت سیّد میر صاحب اِنتہائی نگہداشت میں بستر پر تھے۔ اور گلوکوز اور دوسری ادویات کے اسٹینڈز وغیرہ بستر کے پاس تھے۔ حضرت سیّد میر صاحب نے مکرم بریگیڈیئر صاحب سے کہا کہ ''مجھے ارشد کی بہت فکر ہے کہ یہ ضائع نہ ہوجائے۔ اور یہ کہ آئندہ خدا کے حضور اس کے متعلق میرے سے پوچھا نہ جائے۔''

بریگیڈیئر صاحب اسی وقت اپنی کار میں مُجھے بٹھا کر راولپنڈی لے آئے۔ جب میں ان کے گھر پہنچا تو میں نے اُن کے بچوں میں بھی احساسِ محبت دیکھا کہ جیسے اُنہیں ایک اور بھائی مل گیا ہو۔ اور اِس طرح سے میرے لئے ایک انتہائی باعزّت سروس کا پاکستان کی سب سے بڑی کنسٹرکشن کمپنی کے ہیڈ آفس اسلام آباد میں جلد ہی انتظام بھی ہوگیا۔

اِس کے چند دن بعد مُجھے یہ اِنتہائی افسوسناک اور رُوح فرسا خبر موصول ہوئی کہ حضرت سیّد میر صاحب جو کہ میرے لئے بمنزلہ شفیق باپ کے تھے اور بلا شُبہ ایک حقیقی باپ جیسا ہی میرے ساتھ سلوک کرنے والے کی عظیم شفقت کا سایہ میرے سر سے اُٹھ گیا ہے۔ اور وہ اس دُنیا سے رخصت ہوگئے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

چنانچہ مکرم سیّد بریگیڈیئر ضیاء الحسن صاحب اور اُن کی فیملی کے ہمراہ خاکسار بھی فوراً ربوہ پہنچے اور تجہیز و تکفین میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ہم ایک مغموم دل کے ساتھ راولپنڈی واپس آ گئے۔

1979ء میں مجھے جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسری مرتبہ حجِ بیتُ اللہ کرنے کا موقع ملا تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں تو پہلے ایک دفعہ حج کر چکا ہوں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے میرے دِل میں اَپنے عظیم مُحسن حضرت سیّد میر صاحب کی پدرانہ محبت اور شفقت کے نتیجہ میں ان کی طرف سے حجِ بدل کی تحریک پیدا کی اور جس کی مجھے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق بھی مِلی۔

آپ بے شمار خُوبیوں کے مالک اور ہمیشہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ایک نہایت مُتقی انسان تھے۔ غریبوں کے ہمدرد اور ضرورتمندں کا خیال رکھنے والے وجود، قرآن سے محبت اور اس کی بکثرت تلاوت کرنا آپ کے معمولات میں ایک نمایاں چیز تھی۔ تمام زندگی دین کو دُنیا پر مقدم رکھا۔ اللہ کرے کہ آپ جیسے مخلص اور باوفا اور سلسلہ سے محبت کرنے والے وجود جماعت کو نصیب ہوتے رہیں۔ آمین

حضرت سیّد میر صاحب نے جس طرح میری کفالت اور تربیّت کی وہ میرے لئے میری زندگی کی نہ صرف اَنمٹ اور حسین یادوں کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ میرے لئے ایک عظیم سرمایہ ہے۔ یہاں ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ آپ کے بہن اور بھائی بلکہ اُن کے بچے بھی مُجھ سے ہمیشہ پیار اور محبت کا رویّہ رکھتے تھے۔ اس طرح محترمہ بی بی صاحبہ (حضرت سیّدہ امتہ الباسط بیگم صاحبہ) کی شفقت اور محبّت کا بھی ایک علیحدہ باب ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اِس سرمائے کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان نیکیوں کو آگے اَپنی اولاد میں بھی جاری کرنے کی توفیق دے۔

خدا تعالیٰ میرے عظیم محسن کو جنت الفردوس میں اَعلیٰ علیّین میں جگہ دے۔ اور آپ پر اپنی رحمتیں تا اَبد نازل فرماتا رہے۔ آمین ثم آمین

......☆☆☆......

بَن بیٹھے خدا بندے......

ٹرانس ہیومن ازم

ریحانہ صدیقہ بھٹی، آئی۔نائن ون، اسلام آباد

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔لیکن ایک یہ حضرت انسان ہیں کہ پہلے تو خدا کے وجود سے منکر رہے اور اب پوری کوشش کر رہے ہیں خود خدا بننے کی۔

انسان کی سادہ سی تعریف علم حیاتیات نے یوں کی ہے کہ اگر آپ کا ڈی این اے Homo sapiens ہے تو آپ انسان ہیں۔اسی طرح سائنس کے بہت سے دوسرے مضامین نے انسان کو اس کے معاشرتی اور نفسیاتی رویوں میں تقسیم کیا ہے۔لیکن ہم جانتے ہیں کہ انسان ہونا اس سے بہت زیادہ مشکل اور پیچیدہ ہے۔اگر ہم ایک انسان کو آغاز سے بنانا چاہیں تو ہمیں بہت سے مقامات پر انسانیت کی حدود کو پار کرنا ہوگا۔اسی طرح اگر آپ انسان کے اعضاء اتارنے شروع کریں تو آپ غیر انسانی رویوں کی دہلیز میں داخل ہو جائیں گے۔ہمیں دوبارہ اسی سوال کا سامنا ہوگا کہ ہم انسانیت کی تعریف کس طرح کریں۔

کیا رحم کا جذبہ ہمیں انسان بناتا ہے؟ کیا افزائش نسل کے جذبہ سے محروم ہو جانا غیر انسانی رویہ ہے؟ اگر میں اپنے دماغ کو اس طرح تبدیل کر لوں کہ وہ عام معیار سے مختلف طرح کام کرے تو کیا پھر بھی میں انسان ہی رہوں گا؟ اگر میں اپنے جسم کے تمام اعضاء اتار دوں اور اپنے دماغ کو ایک روبوٹ کے ساتھ جوڑ دوں تو کیا پھر بھی میں انسان ہی رہوں گا؟

یہ تمام سوالات پہلی نظر میں جذبات ابھارنے والے اور غیر فطری دکھائی دیتے ہیں۔لیکن جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور بائیومیڈیسن کے بڑھتے ہوئے ملاپ کی وجہ سے اگلی دہائی میں ہمیں ان تمام سوالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ٹرانس ہیومن ازم کا اچھوتا خیال پہلی مرتبہ 1960ء میں فیوچرولوجی کے ایک پروفیسر FM-2030 کے ذہن میں آیا۔ یہ صاحب بھی اپنے نام کی طرح ہی اچھوتے تھے۔ٹرانس ہیومن ازم ایک عالمی فکری اور تہذیبی تحریک ہے جو اس مقصد کے لیے کام کر رہی ہے کہ موجود ٹیکنالوجیز کو استعمال میں لاکر انسانوں کی ذہنی، جسمانی، نفسیاتی صلاحیتوں کو بڑھایا جاسکتا ہے۔اس علم کے ماہرین انسان کی محدود صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے استعمال ہونے والی جدید ٹیکنالوجی کے فوائد اور خطرات کا جائزہ لے رہے ہیں۔اور ساتھ ہی اس سے متعلق اخلاقی اثرات کا جائزہ بھی لیا جارہا ہے۔ٹرانس ہیومن ازم میں دونوں قسم کی ٹیکنالوجی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔یعنی موجودہ ٹیکنالوجیز جیسے کہ آئی ٹی اور جنیٹک انجینئرنگ۔اور مستقبل میں آنے والی ٹیکنالوجیز جیسے کہ نینوٹیکنالوجی اور آرٹی فیشل انٹیلی جنس۔

ٹرانس ہیومن ازم کے بعض پرکشش تصورات

☆......ٹرانس ہیومنسٹ کا سب سے پرکشش تصور عمر کو بڑھانے کا ہے۔جنیٹک انجینئرنگ، نینوٹیکنالوجی، کلوننگ اور دوسری جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے بہت جلد دائمی زندگی کا حصول ممکن ہوگا۔

☆......اسی طرح تیزی سے بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی کے ذریعے ہماری جسمانی، ذہنی اور نفسیاتی صلاحیتوں کو اس معیار سے بہت بڑھایا جاسکتا ہے جو کہ قدرتی طور پر انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔

☆......ٹرانس کرینیل ڈائریکٹ کرنٹ کے ذریعے بہت ہی کمزور برقی لہر جو ہمارے دماغ سے گزرے گی، ہمارے سیکھنے اور کام کرنے کی صلاحیت کو بڑھایا جاسکتا ہے۔یہ ٹیکنالوجی یو ایس آرمی میں استعمال کی جارہی ہے۔

ادارے اور تنظیمیں

اس وقت دنیا بھر میں بہت سے ادارے اور تنظیمیں ٹرانس ہیومن ازم کے لئے کام کر رہے ہیں۔ٹرانس ہیومن ازم کی ایک عالمی تنظیم ورلڈ ٹرانس ہیومن ازم ایسوسی ایشن کے نام سے 1998ء میں قائم ہوئی، جس نے 2008ء میں اپنا نام تبدیل کر کے ہیومینٹی پلس (humanity+) رکھ لیا۔اس تنظیم کا ایک میگزین h + کے نام سے شائع ہوتا ہے۔اور ٹرانس ہیومن ازم کے لیے بھی عام طور پر h+ کا سمبل ہی استعمال ہوتا ہے اور یہ ایک سہ ماہی میگزین ہے۔

آن لائن ٹرانس ہیومنسٹ کی کمیونٹی پہلی مرتبہ 2003ء میں وجود میں آئی۔اس کے علاوہ بہت سے ادارے بھی اس مقصد کے لیے کام کر رہے ہیں۔ٹرانس ہیومنسٹ کی تنظیموں میں آج ہر طرح کے لوگ شامل ہیں جیسے کہ سائنسدان، طلباء، کاروباری حضرات، فنکار، گلوکار، ادیب، موسیقار، فلاسفر اور سرکاری ملازمین۔

عیسائیت کے ایک فرقہ مورمن اِزم کا نام بھی اس سلسلے میں بہت نمایاں ہے۔ان کی اپنی ٹرانس ہیومنسٹ کی ایسوسی ایشن پائی جاتی ہے اور ایک ادارے کا قیام بھی زیر غور ہے جو کہ ٹرانس ہیومنسٹ کو تحقیق کی سہولیات فراہم کرے گا۔

اس ٹیکنالوجی کے بعض اخلاقی، معاشرتی، معاشی پہلو

☆......کیا موت اور پیدائش کے بغیر معاشرہ اور انسان ترقی اور ارتقاء کا عمل جاری رکھ سکیں گے۔ یا یہ سب کچھ انحطاط کا شکار ہو جائیگا؟

☆......اسی طرح اگر صرف امراء ہی کو ذہانت، طاقت، ڈرگز اور ٹیکنالوجی پر رسائی ہوگی تو معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔کیا ہر شخص کو ذہانت بڑھانے کی دوائیاں میسر ہوں گی؟

☆......ٹرانس ہیومن ازم کا زیادہ مشکل مقصد دماغ کے خیالات پر جو ایک کمپیوٹر پر منتقل ہوں گے، تحقیق کرنا ہے۔جب ہم کمپیوٹر کے ساتھ زیادہ ذہانت کے ساتھ رابطہ کریں گے تو کیا ہوگا؟

☆......اگر ہر شخص 300 آئی کیو اور ڈاکٹریٹ ڈگری ہولڈر ہوگا تو اس سے معاشرے پر کیا اثرات ہوں گے؟

☆......کھیلوں کی دنیا میں ٹرانس ہیومن ازم کا بڑا ہاتھ ہے۔جیسا کہ کوئی شخص اپنے جسم کا کوئی صحت مند عضو (ہاتھ، بازو، ٹانگ وغیرہ) اتار کر زیادہ طاقتور اعضاء لگوا لے جو کھیل میں اس کے لئے معاون ثابت ہوں۔

آج کے انسان کا حق ہے کہ اسے ٹرانس ہیومن ازم کے بارے میں معلومات ہوں۔ یقیناً آج کی بہت سی دوسری جدید ٹیکنالوجی کی طرح یہ بھی بہت عجیب علم ہے۔یہ ایسے بڑے عظیم مشینی حیوان ہوں گے جو کہ سینکڑوں ٹن وزن کھینچ سکیں گے اور انسانوں سے بہت تیز بھاگنے کی صلاحیت رکھیں گے۔

قوانین

اگر سائنس دان انسانوں کو جانوروں کے ساتھ ملا کر یا ٹیکنالوجی کے ساتھ ملا کر ایک نئی نسل سپر ہیومن، ٹرانس ہیومن، پوسٹ ہیومن یا ٹیکنو ہیومن بنانے میں کامیاب ہو گئے۔تو ان ''انسانوں'' کی قانونی حیثیت کیا ہوگی؟ کیا مخلوق کی اس جدید قسم کو بھی اسی عدالتی نظام کا سامنا کرنا ہوگا جو انسانوں کے لیے ہے۔یا ان کے لیے ایک الگ نظام قائم کرنے کی ضرورت ہوگی؟ کیا ان کا قتل یا ان کو غلام بنانا بھی ایسا ہی ہوگا جیسا کہ کسی انسان کو؟ یا اس کا جرائم میں شمار نہیں ہوگا۔مزید یہ کہ اس نئی برینڈڈ (branded) نسل سے سرزد ہونے والے جرائم کے لیے کیا قوانین ہوں گے؟

برطانوی حکومت کی طرف سے شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں اس امکان کا اظہار کیا گیا ہے کہ شائد 2056ء تک روبوٹس کو انسانوں کے برابر حقوق مل جائیں گے۔ یہاں تک کہ ووٹ ڈالنے کا اختیار مل جائے گا اور شائد ان سے ٹیکس بھی وصول کیا جانے لگے۔

ان تمام سوالات پر سائنس کی دنیا میں بحث اور تحقیق جاری ہے۔ہم دیکھ سکتے ہیں کہ جیسے جیسے ہم ٹرانس ہیومن اِزم کو زیر بحث لا رہے ہیں یہ بحث پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتی جارہی ہے۔اور دائمی زندگی کا تصور، ذہانت کی بڑھوتری اور طاقت کا حصول محض آئس برگ کی چوٹی دکھائی دے رہی ہے۔یہ فلسفیانہ اور اخلاقی پیچیدگی اس حقیقت کی بنیاد ہے کہ ٹرانس ہیومن ازم محض انسان کا ٹیکنالوجی کے ساتھ ملاپ ہے۔ٹیکنالوجی جو کہ روزانہ بہت تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے اور نئی زمینیں فتح کر رہی ہے۔

انسان ہمیشہ سے ٹیکنالوجی استعمال کرتا آرہا ہے۔اوزاروں کو استعمال کرنا اور خیالات کو پیش کرنے کی صلاحیت ہی ہمیں دوسرے حیوانات سے ممتاز کرتی ہے۔

لیکن معاشرہ کبھی بھی بنیادی طور پر ان اشیاء سے اس قدر متعلق نہیں رہا جیسا کہ اب ہے۔مثال کے طور پر ہم نے پچھلے چند سالوں میں دیکھا کہ ہائی سپیڈ موبائل نیٹ ورکس کی وجہ سے اور صرف چند ٹیکنالوجیز کی وجہ سے ہماری دوسروں کے ساتھ رابطہ کرنے کی صلاحیت بہت بدل گئی ہے۔

آج جس مقام پر انسان اور معاشرہ موجود ہے یہ بہت آہستگی سے ترقی کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے ہیں۔جیسا کہ زبان کو ترقی کرنے میں لاکھوں سال لگے۔اور ہزاروں سال طبّی علوم کو دریافت کرنے میں لگے۔ہزاروں سال سے لے کر پچھلی صدی تک ہم نے انسان کی عمر کے دورانیے کو دوگنا کیا۔اور صرف پچھلے ایک سو سال کے دوران عمر کے اس دورانیے کو دوبارہ سے دوگنا کیا۔اور دماغ کے کام کرنے کے طریقے کو تو اب آکر ہم نے سمجھنا شروع کیا ہے۔اور انسان کی جسمانی اور دماغی صلاحیت میں اضافہ ہوتے دیکھا ہے۔جیسا کہ کھلاڑی اپنی طاقت بڑھا لیتے ہیں۔

اوپر کی بیان کردہ معلومات ٹرانس ہیومن ازم کے وسیع مضمون کا صرف ایک مختصر تعارف ہے لیکن اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ بہت ہی ناخوشگوار چیز ہے۔یہ دراصل انسان کو 'غیر قدرتی' کرنے کا دوسرا نام ہے۔کمپیوٹر کے آنے کے بعد انڈسٹری میں اس قدر ملازمتوں کی کمی واقعی ہوئی۔لیکن مادیت پرستی میں بڑھتی ہوئی اس دنیا میں شائد ہر شخص طاقت اور ہمیشگی کا خواہشمند ہے اور شائد اسی لیے ٹرانس ہیومن ازم کے خلاف اٹھنے والی آوازیں بہت کمزور دکھائی دے رہی ہیں۔

دائمی زندگی کے فوائد اور غیر معمولی انسانی طاقتوں کے علاوہ ٹرانس ہیومن ازم میں اس انسانی زندگی کی بہتری کی وجہ سے پیدا ہونے والے ممکنہ خطرات اور اخلاقی انحطاط پر بھی تحقیق ہو رہی ہے۔اگر زمین پر رہنے والے انسان اچانک مرنا بند ہو جائیں تو آبادی کی زیادتی کی وجہ سے معاشی اور معاشرتی بحران کا سامنا ہوگا۔یہاں تک کہ مزید افزائش نسل کو بند کر دیا جائے جو کہ بہت سے دوسرے مسائل کا پیش خیمہ ہوسکتا ہے۔

لیبارٹری میں تیار ہونے والی اس نسل کے بارے میں یہ چند سوالات اور مسائل ہیں جو اس مضمون میں اکٹھے کیے گئے ہیں۔تفصیلات میں جانے کا نہ موقع ہے اور نہ ہی تفصیلات ہمارا مقصد۔اور شائد تفصیلات تک رسائی بھی ہمارے لیے آسان نہ ہو۔

لیکن خدا تعالیٰ نے تو اس بارے میں اپنا فیصلہ صدیوں پہلے بنی نوع انسان کو سنا دیا تھا۔اللہ تعالیٰ سورۃ النساء کی آیت 120 میں فرماتا ہے:

''اور میں ضرور ان کو گمراہ کروں گا اور ضرور انہیں امیدیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور مویشیوں کے کانوں پر زخم لگائیں گے اور میں ضرور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور اللہ کی تخلیق میں تغیر کر دیں گے۔اور جس نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا تو یقیناً اس نے کھلا کھلا نقصان اٹھایا۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''اس آیت کریمہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کی گئی ہے کہ ایک زمانہ میں جنیٹک انجینئرنگ ایجاد ہوگی۔یعنی سائنسدان اللہ کی تخلیق کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔چونکہ یہ شیطانی حکم سے ہوگا اس لئے ان کو بہت کھلا کھلا گھاٹا پانے والا بیان کیا گیا ہے اور ان کی سزا جہنم بیان فرمائی گئی ہے۔مختلف ایجادات کے تعلق میں صرف یہی ایک پیشگوئی ہے جو اپنے ساتھ انذار رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم بکثرت ایسی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے اور کسی پیشگوئی میں انذار نہیں آیا۔پس جنیٹک انجینئرنگ اسی حد تک جائز ہے جس حد تک اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی حفاظت کے لئے استعمال کی جائے۔اگر تخلیق تبدیل کرنے کے لئے استعمال کی جائے تو اس سے بہت بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے۔فی زمانہ سائنسدانوں کا بھی ایک بڑا گروہ جنیٹک انجینئرنگ سے خلق اللہ تبدیل کرنے کی مخالفت کرتا ہے۔''

(قرآن کریم اردو ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

جہاں تک دائمی زندگی کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (الانبیاء: 36) ترجمہ:۔ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔مزید فرماتا ہے: اَيْنَمَا تَكُوْنُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِيْ بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ (النساء:79) ترجمہ:۔تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تمہیں آلے گی خواہ تم سخت مضبوط بنائے ہوئے برجوں میں ہی ہو۔

شائد انسان اپنی دانست میں ایسا ہی کوئی مضبوط قلعہ بنانے کے خواب دیکھ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ نسل انسانی کی خود حفاظت فرمائے۔آمین

الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

مینیجر

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر 114)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی ایک بہت بڑی خوبی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے اُس وقت عرب اور دوسرے ممالک کے لوگ مذہبی معاملات میں جبر وتشدّد کو روا رکھنا بالکل جائز سمجھتے تھے لیکن قرآن کریم نے اس طریقِ عمل کو غلط قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ۔ (البقرہ:257) **۔یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ہدایت اور گمراہی میں خدا تعالیٰ نے نمایاں فرق کر کے دکھا دیا ہے۔پس جو سمجھنا چاہے وہ دلیل سے سمجھ سکتا ہے اس پر جبر نہیں کرنا چاہئے۔‘‘** (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 526)

....

ماہ نومبر 2013ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والے واقعات میں سے چیدہ چیدہ کا خلاصہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہے۔

....

صوبہ پنجاب کا دارالحکومت لاہور

گڑھی شاہو، لاہور؛ 9نومبر 2013ء: انٹیلی جنس ایجنسیوں نے لاہور کے علاقہ گڑھی شاہو کے ایک مقامی مدرسہ کے دو طلباء کو گرفتار کر کے ان سے آتشیں اسلحہ برآمد کروالیا۔مزید تفتیش پر ایک اور مقام سے دو اور طلباء کو بھی زیرِ حراست لے کر ان سے ہینڈ گرینیڈز، پستول وغیرہ قبضہ میں لے لیے گئے۔ان سے پوچھ گچھ کی گئی تو معلوم ہوا کہ ان کا تعلق وزیرستان کے قبیلہ ’نورستان‘ سے ہے اور یہ گزشتہ پانچ ماہ سے لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ان کے یہاں رکنے کا مقصد مذہبی عبادتگاہوں کو نشانہ بنانا تھا۔

یاد رہے سال 2010ء میں گڑھی شاہو میں موجود جماعتِ احمدیہ کی مسجد ’دارالذّکر‘ اور ماڈل ٹاؤن میں واقع احمدیہ مسجد میں نہتے احمدیوں پر نمازِ جمعہ کے دوران مسلّح دہشت گردوں نے حملہ کر دیا تھا۔جس کے نتیجے میں 86 احمدیوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔

مختلف ذرائع سے یہ خبریں بھی موصول ہو رہی ہیں کہ تحریکِ طالبانِ پاکستان نے احمدیوں کو اپنی کارروائیوں کا نشانہ بنانے کا پروگرام ترتیب دے رکھا ہے۔

روزنامہ The Dawn کی 12 نومبر 2013ء کی اشاعت کے Metro & Central سیکشن کے پہلے صفحہ پر ایک خبر درج کی گئی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

TTP نے شیعہ اور احمدیوں کو اغوا کر کے تاوان وصول کرنے کا پلان بنالیا۔

فیصل آباد، 12نومبر : کالعدم تحریکِ طالبان پاکستان سے تعلق رکھنے والے مقامی شدّت پسندوں کو شیعہ اور احمدی مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اغوا کرنے کا کام سپرد کر دیا گیا ہے۔ یہ تنظیم اغوا برائے تاوان کے ذریعہ فنڈز اکٹھے کرنے کا ارداہ رکھتی ہے۔ان کا یہ منصوبہ پانچ مبینہ دہشت گردوں سے تفتیش کے دوران سامنے آیا۔

ذرائع کے مطابق مذکورہ بالا دو مکاتب ہائے فکر کے ماننے والے لوگوں کو خاص طور پر اغوا کر کے تاوان وصول کرنے کا پلان اس وقت بنایا گیا جب ایک ’عالمِ دین‘ نے اپنے ایک جاری کردہ فتویٰ میں شیعوں اور احمدیوں کو اغوا کر کے ان سے تاوان وصول کرنا جائز قرار دے دیا۔

ان ملزموں نے اقرار کیا کہ قاری عمران نے ان کو یہ مشن دیا تھا کہ ملٹری اور پولیس کے بعض افسران کے ساتھ ساتھ شیعہ اور احمدی برادری سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بھی دہشت گردی کا نشانہ بنایا جائے۔

مزید برآں لاہور شہر میں ماہ محرّم کے دوران مختلف کارروائیوں میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں نے متعدد ملزمان کو زیرِ حراست لے کر ان سے آتشیں اسلحہ و دیگر ممنوعہ چیزیں برآمد کر لیں۔

یہ بات سوچنے سے تعلق رکھتی ہے کہ مُلّاں کی طرف سے کسی بھی دوسرے فرقے سے تعلق رکھنے والے مسلمان کو ’واجب القتل‘ قرار دے دینے کے فتاویٰ کیا حیثیت رکھتے ہیں اور یہ کہ کیا یہ اسلام کی درست تصویر پیش کرتے ہیں؟ حقیقت تو یہ ہے کہ ان نام نہاد علماء کی انتہائی غیر ذمہ دارانہ حرکات اسلام کے خوبصورت نام پر ایک دھبہ ہیں۔

شمالی چھاؤنی، لاہور؛ 16نومبر 2013ء: لاہور کے علاقہ شمالی چھاؤنی میں واقع ’جامعہ منظور‘ کی انتظامیہ نے ایک پریس کانفرنس میں یومِ عاشور کے موقعہ پر راولپنڈی میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات کا الزام احمدیوں پر لگاتے ہوئے بڑی تحدّی سے کہا کہ اس تمام واقعے کے پیچھے احمدیوں کا ہاتھ ہے۔بعض ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق اس تعلیمی ادارے میں آتشیں اسلحہ کے ذخائر موجود ہیں۔

اس کے کچھ عرصہ بعد جامعہ منظور کی انتظامیہ کی طرف سے شائع شدہ ایک احمدی مخالف پمفلٹ بازار میں بڑی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔اس پمفلٹ میں احمدیوں کی طرف سے تیار کردہ پراڈکٹس نیز احمدیوں سے ہر قسم کے معاشی و معاشرتی بائیکاٹ کی پرزور اپیل کی گئی۔ اس پمفلٹ میں درج کیا گیا کہ ’جو کوئی بھی کسی بھی احمدی سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھتا ہے وہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کا مرتکب ہوتا ہے‘۔

رچنا ٹاؤن، لاہور؛ 15اکتوبر 2013ء: محترم ریاض احمد بھٹی صاحب کے تین بچوں کو مخالفینِ احمدیت کی طرف سے دھمکی آمیز خطوط موصول ہوئے۔

سانحہ راولپنڈی، ایک رپورٹ

راولپنڈی/لاہور: ایک انگریزی اخبار 'The Daily Nation' نے اپنی 18 نومبر 2013ء کی اشاعت میں یومِ عاشور کے دن رونما ہونے والے سانحہ راولپنڈی کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کی جس میں ذکر کیا گیا ہے کہ حکومتِ پنجاب اور جوڈیشری ہر دو کی طرف سے اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے الگ الگ کمیشن قائم کیے گئے ہیں۔ نیز یہ کہ وزیرِ اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف نے راولپنڈی میں مختلف مکاتب ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے دین سے میٹنگ کی اور ان کو نسبتاً سنجیدہ لہجے میں کسی بھی دوسرے فرقہ کے خلاف شدّت پسندی پھیلانے سے باز رہنے کا کہا۔اس رپورٹ کے مطابق وزیرِ اعلیٰ پنجاب پر اس واقعہ کا بہت اثر تھا اور علماء کے ساتھ ہونے والی اس ملاقات میں وہ سنجیدہ نظر آنے کے ساتھ ساتھ کافی رنجیدہ بھی تھے۔وزیرِ اعلیٰ نے علماء کو متنبہ کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ’اگر فرقہ وارانہ تعصّب کی وجہ سے پاکستان کی سالمیت پر کوئی حرف آیا تو تاریخ علماء کو کبھی معاف نہیں کرے گی‘۔

وزیرِ اعلیٰ پنجاب اس موقع پر بجا طور پر برہم تھے لیکن اگر وہ اس واقعہ کی اصل وجوہات کو جاننا چاہتے ہیں تو انہیں معاملہ کی تہ تک پہنچنا ہوگا۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ اس افسوسناک واقعہ کی کڑیاں مُلّاں کی شرانگیزیوں سے جاملتی ہیں۔انہیں دیکھنا ہوگا کہ ملّاں میں اس قدر حوصلہ کس طرح آ گیا کہ وہ مذہب کے نام پر لوگوں میں ایسے تصادم کی صورت پیدا کر دیں کہ جس کے نتیجہ میں معصوم انسانی جانوں کے ضیاع کی انتہائی دردناک صورت پیدا ہو جائے۔

گذشتہ کئی سالوں سے راولپنڈی کے علاقہ سٹیلائٹ ٹاؤن میں احمدیوں کو اپنی مسجد ’ایوانِ توحید‘ میں نماز تک پڑھنے کی اجازت نہیں۔ احمدیوں کے خلاف ملّاں پارٹی اور تاجر یونین کے بعض سرکردہ عہدیدار وہ سب کر گزرے جو ان کے بَن پڑا۔انہوں نے قانون ہاتھ میں لے کر عوام کو مشتعل کیا، احمدیوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرتے ہوئے ماحول میں زہر گھولا مگر انتظامیہ نے جانتے بوجھتے ہوئے ظالم سے اس کے ظلم میں تعاون کیا اور خاموش تماشائی بنی رہی۔ سانپ کو دودھ پلانے کا انجام تو سب جانتے ہی ہیں۔ وہ ملّاں جو انتظامیہ کے احکامات کو نظر انداز کرنے کا حوصلہ کر چکا تھا وہ کسی کے رکے کہاں رکتا! چنانچہ محرم میں ہونے والے اس افسوسناک واقعہ کی صورت میں گویا انتظامیہ نے اپنے بوئے ہوئے بیج کا پھل کاٹا ہے۔

اس واقعہ کے بعد راولپنڈی تاجر ایسوسی ایشن کے صدر شرجیل میر کا بیان آیا کہ اس دن حملہ آور ہجوم جب دکانوں اور مارکیٹوں پر حملہ آور تھا، پولیس خاموش تماشائی بنی کھڑی رہی۔ یہ صاحب وہی ہیں جنہوں نے سال 12-2011ء کے دوران راولپنڈی شہر میں احمدیوں کی مسجد کی بندش کے لئے پرزور تحریک میں حصہ لیا تھا۔اس تحریک میں اس کو کالعدم جہادی تنظیموں، حکمران سیاسی پارٹی، مجلسِ ختمِ نبوّت وغیرہ کا مکمل تعاون حاصل تھا۔ جب اس کی زیرِ سرپرستی احمدیوں کو عبادتِ خداوندی کے بنیادی حق سے محروم کرنے کی تحریک چلائی جا رہی تھی اور انتظامیہ کو راست اقدام کی دھمکیاں لگائی جا رہی تھیں اس وقت بھی پولیس شاید خاموش تماشائی بنی کھڑی تھی۔

احمدیہ مسجد پر تحریر کلمۂ طیّبہ

چک نمبر 152 شمالی، ضلع سرگودھا؛ 22/نومبر 2013ء: پولیس کا اے ایس آئی یہاں کے لوکل صدر جماعت محترم محمد اقبال منگلا صاحب سے ملا اور انہیں اطلاع دی کہ ملّاں اکرم طوفانی نے پولیس میں یہ درخواست دی ہے کہ احمدیہ مسجد کی دیوار پر تحریر شدہ کلمۂ طیّبہ کو مٹایا جائے۔

محترم محمد اقبال صاحب نے اس کو کہا کہ کوئی احمدی اپنے اندر یہ جرأت نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو مٹانے کی کوشش بھی کرے، اور نہ ہی ہم کسی پرائیویٹ آدمی کو ایسا کرنے کی اجازت دیں گے۔ البتہ اگر سرکار یہ ’فریضہ‘ سرانجام دینا چاہے اور پولیس کے کارندے یونیفارم میں یہ کام کریں تو ہم انتظامیہ کے کسی عمل میں رکاوٹ ڈالنے کے قائل نہیں۔ اس پر اے ایس آئی نے پولیس کے ایک کارندے کو کلمہ مٹانے کا کہا مگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔اس پر اے ایس آئی نے اسٹیشن ہاؤس آفیسر سے رابطہ کیا اور یہ لوگ فی الحال یہاں سے چلے گئے۔اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مستقبل میں یہاں کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سرگودھا کے ایک احمدی کو دھمکیاں

کوٹ فرید، سرگودھا؛ 4/نومبر 2013ء: محترم ریاض حسین صاحب کے گھر کے باہر ’ماشاء اللہ‘ کندہ ہے۔ مؤرخہ 4/نومبر کو رات 11/ بجے کے قریب تین نامعلوم افراد نے ریاض صاحب کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ انہوں نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے دروازہ نہ کھولا۔اس پر دھمکی آمیز انداز میں انہیں کہا گیا کہ اگر اگلے دن صبح نو بجے تک انہوں نے ’ماشاء اللہ‘ کے الفاظ اپنے گھر کی پیشانی سے نہ اتارے تو وہ ان کے گھر کو آگ لگا دیں گے۔مزید برآں ریاض حسین صاحب کو موبائل پر نامعلوم شخص کی جانب سے دھمکی آمیز کالز موصول ہوئیں۔

اس واقعہ کی خبر پولیس کو تحریری طور پر دی گئی جس پر پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے نامعلوم کالر کا پتہ کروایا جو کہ قریب ہی رہنے والا ایک شخص نکلا۔ پولیس نے زیرِ حراست لے کر اسے خبردار کیا جس پر اُس نے آئندہ اس قسم کی حرکت نہ کرنے کا وعدہ کیا۔

پیلووَینس میں مخالفت

پیلووَینس، ضلع خوشاب؛ اکتوبر 2013ء: گزشتہ ماہ کی رپورٹ میں درج کیا گیا تھا کہ ضلع خوشاب میں واقع موضع پیلووَینس کے ایک سکول میں ایک مُلّاں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کی بے حرمتی کی تھی اور کلاس کے طلباء کو بھی یہ غیر اخلاقی حرکت کرنے کا کہا تھا۔ علاقے کے عمائدین نے اسے ایسا کرنے پر وارننگ دی مگر وہ ڈھٹائی سے اپنی بات پر اڑا رہا۔اور یہاں پر کچھ اونچ نیچ بھی ہوگئی۔ بعد ازاں اس نے مقامی ملّاں کے تعاون سے دو احمدیوں کے خلاف مقدمہ دائر کروا دیا۔

مؤرخہ 25/نومبر کو علاقے کے مُلّاں نے احمدی مخالف جلوس نکالا جس میں 50 کے قریب لوگ شامل تھے۔ ایک سکول ٹیچر نے اس ریلی سے تقریر کر کے انہیں احمدیوں کے خلاف اشتعال دلایا جبکہ ایک ملّاں نے یہ کہا کہ ’قادیانیوں سے صلح کسی صورت نہیں ہوسکتی‘۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اسی جلوس میں موجود ایک شخص نے باآوازِ بلند ملّاں کی اس بات کی تردید کردی۔

یہاں کے مقامی لوگ مُلّاں کی ان شرانگیزیوں کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ علاقہ کے ایس ایچ او نے دونوں گروہوں سے تعلق رکھنے والے پانچ پانچ سرکردہ افراد کو پولیس اسٹیشن میں بلوایا تاکہ معاملہ کو صلح صفائی سے طے کرایا جا سکے۔ بعد ازاں اس نے اس کارروائی کی رپورٹ ڈی ایس پی کو بھجوادی۔

دھمکی آمیز خط

فیصل آباد، 3/ اکتوبر 2013ء: محترم تنویر احمد صاحب کو جو ’کیپا ٹیلرز‘ کے مالک ہیں دھمکی آمیز خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ وہ ان خطوط سے بہت پریشان ہیں۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم نیاز علی صاحب شہید

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9 جون 2010ء میں مکرم لئیق احمد ناصر صاحب نے اپنے ماموں مکرم نیاز علی صاحب کا تفصیلی ذکرخیر کیا ہے جنہیں 1947ء میں حفاظت مرکز قادیان کے دوران شہید کردیا گیا تھا۔

چھ فٹ قد کا ایک باریش سجیلا نوجوان، اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتا ہوا گھر سے نکلا اور چند ماہ میں ہی زندگی کے مقصد کو پاگیا۔ یہ مکرم چوہدری نیاز علی صاحب تھے۔ جن کے دادا حضرت چوہدری حسن محمد صاحبؓ اور نانا حضرت چوہدری غلام محمد صاحبؓ دونوں بھائی تھے اور دونوں نے کھاریاں ضلع گجرات سے پیدل قادیان جاکر مسیح دوراں کی زیارت کا شرف حاصل کیا تھا۔ کھاریاں کے اوّلین احمدی حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحبؓ ان دونوں کے کزن تھے جو پہلے جامع مسجد کھاریاں کے خطیب تھے اور بعد میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں استاد رہے۔ اُن کا نام 313 صحابہ کی فہرست مطبوعہ ’’انجام آتھم‘‘ میں حضرت مسیح موعودؑ نے دوسرے نمبر پر درج فرمایا ہے۔

مکرم نیاز علی صاحب کے والد حضرت حافظ چوہدری غلام محی الدین صاحبؓ (پیدائش 1895ء، وفات 30/اکتوبر 1976ء، مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) اور والدہ مکرمہ فضل بیگم صاحبہ (پیدائش 1904ء، وفات 5 فروری 1983ء، مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) دونوں ہی پیدائشی اور مخلص احمدی تھے۔

حضرت حافظ چوہدری غلام محی الدین صاحبؓ بتایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ مقدمہ کرم دین کے سلسلے میں جب جہلم تشریف لائے تو کھاریاں سٹیشن پر آپؑ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے لوگوں کا جم غفیر جمع تھا۔ چھوٹا ہونے کی وجہ سے والد نے مجھے کندھوں پر اٹھاکر زیارت کروائی۔ اس نظارہ کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔ ایسا نورانی چہرہ مَیں نے کبھی نہیں دیکھا۔ ایک خواب سا لگتا تھا۔ پھر ہم ٹرین کے پیچھے پیچھے پیاسوں کی طرح بے تابانہ جہلم تک پیدل گئے۔

حضرت حافظ چوہدری غلام محی الدین صاحبؓ کو قرآن کریم سے بے پناہ محبت تھی۔ ہروقت حمائل شریف اپنے پاس رکھتے۔ کھیتوں میں کام کے دوران بھی وقت ملتا تو وضوکرکے تلاوت شروع کردیتے۔ آپؓ نے اپنے ذاتی شوق سے خود ہی قرآن کریم حفظ کیا تھا اور پنجابی ترجمہ بھی اسی روانی سے یاد تھا۔ قرآن کریم ناظرہ و ترجمہ کئی افراد کو پڑھایا۔ لمبا عرصہ رمضان میں قادیان کے مختلف محلّہ جات میں نماز تراویح بھی پڑھاتے رہے۔ خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ خلافت کی ہر تحریک پر فوراً لبیک کہتے۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں بھی شامل تھے۔ آپؓ نہایت شفیق، ملنسار، ہمدرد، فرشتہ سیرت نیک انسان تھے۔ غیرازجماعت بھی کہا کرتے تھے کہ اگر انسانوں میں فرشتہ دیکھنا ہے تو ان کو دیکھ لو۔

مکرم چوہدری نیاز علی صاحب چار بھائیوں میں دوسرے نمبر پر تھے۔ آپ سے چھوٹی دو بہنیں بھی تھیں۔ آپ 1924ء میں پیدا ہوئے۔ طبعاً نہایت نیک اور شریف انسان تھے۔ طبیعت میں دین کی طرف بے پناہ رغبت موجود تھی چنانچہ شروع سے ہی داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ پنجوقتہ نمازی تھے۔ کبھی کسی جھگڑے یا آوارگی میں شریک نہ ہوتے۔ خوش مزاج، صحتمند اور بہت بہادر تھے۔ آپ کے بڑے بھائی تعلیم مکمل کرکے نیوی میں ملازم ہوگئے اور آپ مڈل کرکے اپنے والد کے ساتھ کھیتی باڑی میں ہاتھ بٹانے لگے۔ پھر جنگ عظیم دوم کے دوران حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے فوج میں چلے گئے۔

مکرم نیاز علی صاحب کی آواز بہت اچھی تھی۔ اپنی جماعت میں ہونے والے اجلاسات میں تلاوت کرتے یا نظم پڑھتے تھے۔ فوج میں گئے تو وہاں بھی شوق سے اذان دیا کرتے۔ ایک دن فجر کی اذان دی تو ایک عیسائی افسر اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد چلا آیا اور کہا کہ نیاز علی کی آواز میں ایسی کشش ہے کہ میں بے اختیار یہاں چلا آیا۔ پھر اُس نے آرڈر دے دیا کہ آئندہ سے یہی پانچوں وقت اذان دیا کرے۔

ایک بار مکرم نیاز علی صاحب گاؤں آئے تو خطبہ جمعہ میں حفاظت مرکز کے لئے نوجوانوں کو قادیان جانے کی تحریک سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا پیغام سنا۔ اس پر آپ فوج کی ملازمت ترک کرکے قادیان چلے گئے۔ قادیان سے ایک دو بار کسی ذریعہ سے آپ کی خیریت کی اطلاع آئی۔ ایک بار اپنی چھوٹی بہن کے لئے دس چھوٹی چھوٹی کتابیں بھی بھجوائیں۔ اس کے بعد کوئی رابطہ نہ رہا۔

قادیان میں آپ کے ایک ساتھی مکرم میاں غلام محمد صاحب کشمیری بیان کرتے ہیں کہ نیاز علی صاحب نہایت مستعدی سے ڈیوٹی کی ذمہ داری ادا کرتے۔ وہ ہمارے گروپ کے انچارج تھے جس کی ڈیوٹی زیادہ تر حضرت مصلح موعودؓ کی کوٹھی پر ہوتی تھی۔ ہم کئی دفعہ گھبرا جاتے مگر آپ نہایت بہادری کا مظاہرہ کرتے اور ہمارا بھی حوصلہ بڑھاتے۔ نہایت دلیری سے ہرطرف چکر لگاکر حالات کا جائزہ لیتے۔ ہم نے اکثر سکھوں کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ یہ جو لمبا سا لڑکا بڑی بے خوفی سے شیروں کی طرح پھرتا ہے ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے۔ ایک دفعہ ایک سکھ پولیس انسپکٹر غالباً دجار سنگھ نام تھا، اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ گھوڑے پر سوار آیا اور حضورؓ کی کوٹھی کی تلاشی کا کہنے لگا۔ ہم پولیس کی وردی اور اُس کی جسامت کی وجہ سے دَب گئے تھے لیکن نیاز علی صاحب جو کچھ دُور تھے فوراً آئے، اُس کے گھوڑے کو لگام سے پکڑ کر واپس موڑ دیا اور کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں تمہیں اندر نہ جانے دوں گا۔ دھمکیاں تو اس نے بہت دیں مگر اندر جانے کی ہمت نہ کی اور غصّہ میں اول فول بکتا واپس چلا گیا۔

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی لکھتے ہیں: ’’...... ہمارا بھائی نیاز علی بھی تھا۔ کاش! زمانہ اپنے اوقات سے 3/اکتوبر 1947ء کا دن خارج کردیتا کہ قادیان کی بستی پر کرب و بلا کا یہی دن تھا۔ قادیان کے بیرون پر حملہ ہوچکا تھا اور عورتوں کو ان محلوں سے نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچانے کا کام ہورہا تھا۔ ہمارے چند نوجوان ظلم کی اس بھڑکتی ہوئی آگ میں کود کر اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عصمت بچانے کے لئے کوشش کررہے تھے۔ مرحوم نیاز علی محلّہ دارالرحمت میں اسی کام پر مامور تھا۔ وہ مسجد دارالرحمت والے چوک میں تھا، بس اس کے ساتھی اتنا ہی بتاسکے تھے۔ اس کے بعد کیا ہوا وہ کہاں گیا۔ کہیں سے گولی چلنے کی آواز آئی تھی۔ بس یہیں یہ روایت ختم ہو جاتی ہے۔ مرحوم کی نعش باوجود تلاش کے نہیں مل سکی تھی۔ ...... بائیس سال کی عمر میں شہید ہوا‘‘۔

مرحوم کے گھر والوں کو پندرہ روز بعد کسی مسافر کے ذریعہ معلوم ہوا کہ نیاز علی شہید ہوگیا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ معلوم نہ ہوسکا۔ پھر ایک رشتہ دار صوبیدار صداقت احمد صاحب (آف کھاریاں) قادیان سے واپس آئے تو شہید مرحوم کی کچھ چیزیں لے کر آئے۔

آپ کی شہادت پر آپ کے والدین نے صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ غیراحمدی عورتیں آپ کی والدہ کے صبر کو دیکھ کر حیرانی کا اظہار کرتیں۔ اور یہ سن کر حیرت میں ڈوب جاتیں کہ ایک بیٹے کی شہادت پر آپ نے ایک چھوٹے بیٹے مکرم فضل علی صاحب کو قادیان کے لئے روانہ کردیا۔ وہ دو دن میں لالہ موسیٰ اور گجرات سے ہوتے ہوئے لاہور پہنچے مگر حالات کی ناسازی کی وجہ سے جماعت نے بارڈر کراس نہ کروایا اور دو ہفتے کے بعد واپس گھر آنا پڑا۔

مکرم نیاز علی صاحب کے ایک چھوٹے بھائی بھی فوج میں گئے جو ڈیوٹی کے دوران بیمار ہوکر وفات پاگئے اور اس طرح شہادت کا درجہ حاصل کیا۔

مکرم سکندر خانصاحب درویش (آف کھاریاں) بھی نیاز علی صاحب کے رشتہ دار تھے۔ وہ زندگی بھر قادیان میں ہی خدمت بجالاتے رہے اور وفات کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔ اُن کا بیان ہے کہ دارالرحمت والے واقعہ کے بعد جب سب درویش اکٹھے ہوئے تو پتہ چلا کہ ہم میں سے ایک کم ہے۔ تب مجھے ہوش آیا کہ نیاز علی تو نہیں ہے۔ کسی نے کہا کہ وہ تو آخری دم تک وہیں ڈٹا رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ اس نے کہا تھا تم نکلو میں تمہارے پیچھے ہوں۔ کسی نے کہا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ جب تک تم سب لوگ باحفاظت نکل نہ جاؤ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ کسی نے کہا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ تم نکلو میں اِنہیں روکتا ہوں۔ کسی نے کہا کہ ہم نے گولی چلنے کی آواز سنی تھی۔ کسی نے کہا کہ گولی نیاز علی کو لگی تھی۔ مختصر یہ کہ ہمارا بھائی ہم میں نہیں تھا۔ ہم سب ہی غمگین تھے۔ وہ تھا ہی ایسا کہ کوئی غمگین ہوئے بِنا رہ ہی نہیں سکتا تھا۔

کھاریاں کے درویش منش بزرگ صوفی نُور داد صاحب نے بتایا کہ دارالرحمت کے واقعہ کے بعد چوک میں مَیں نے نیاز علی کی نعش دیکھی تھی مگر ہم چھپے ہوئے تھے۔ فوج، پولیس اور سکھ وہاں موجود تھے۔ مجبور تھے، اس لئے چاہتے ہوئے بھی نعش نہ اٹھاسکے۔

مکرم خواجہ غلام نبی صاحب کی یہ عینی شہادت ’’تاریخ احمدیت‘‘ میں شامل ہے کہ انچارج صاحب کو اطلاع پہنچی کہ ایک مکان میں ابھی تک بہت سی عورتیں اور بچے محصور ہیں اُن کو بحفاظت نکالنے کا انتظام کیا جائے۔ اس پر وہاں موجود سارے نوجوان جن کی تعداد پندرہ بیس سے زیادہ نہ تھی، ملٹری اور پولیس کی گولیوں اور سکھوں کی چار چار فٹ لمبی کرپانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے محض لاٹھیاں لے کر دوڑ پڑے اور تھوڑی ہی دیر میں دوسو کے قریب عورتوں اور بچوں کو بحفاظت نکال لائے۔ ان عورتوں اور بچوں سے بھی کسی قسم کی گھبراہٹ اور بے صبری کا اظہار نہ ہوتا تھا۔ جب ہمارے مجاہد ان کو اپنی حفاظت میں بورڈنگ کی طرف لا رہے تھے تو موضع بٹراں سے قادیان آنے والے راستے کے قریب بہت سے مسلح سکھوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی۔ یہ دیکھ کر ہمارے نوجوان جن کے پاس صرف لاٹھیاں تھیں، ان کے مقابلہ میں ڈٹ گئے۔ خداتعالیٰ نے ان کی خاص مدد اور نصرت فرمائی۔ جب تک ملٹری اور پولیس وہاں پہنچی کئی ایک سکھوں کو انہوں نے مار گرایا اور باقی دُم دبا کر بھاگ گئے اور پیچھے مڑکر بھی نہ دیکھا۔ ہمارے نوجوانوں میں کسی کو خراش تک نہیں آئی بحالیکہ ان کے پاس صرف لاٹھیاں تھیں اور سکھوں کے پاس کرپانیں اور وہ سمجھتے تھے کہ پولیس اور ملٹری ان کی پشت پناہ ہے۔ خواتین اور بچوں کو نرغے سے نکالنے کے لئے جو مجاہدین اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر مردانہ وار آگے بڑھے تھے اگرچہ وہ اپنے مقصد میں خداتعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئے لیکن ان میں ایک مجاہد جو نہایت سجیلا جوان تھا اور رضاکارانہ قادیان کی حفاظت کا فرض ادا کرنے کے لئے کھاریاں ضلع گجرات سے آیا ہوا تھا۔ نیاز علی نام تھا، نہ معلوم اپنے ساتھیوں سے کس طرح علیحدہ ہوگیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ملٹری نے نہایت سفاکی سے اس کو گولی کا نشانہ بنادیا اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اس کی لاش بھی نہ اٹھانے دی۔ خداتعالیٰ کی بیشمار برکات اور انعامات نازل ہوں ہمارے اُن شہیدوں پر جنہوں نے اس ظلم وستم کے دَور میں مختلف اوقات اور مختلف مقامات میں مومنانہ شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے جام شہادت پیا۔ ہماری آئندہ نسلیں ان کی ذات پر فخر کریں گی اور ان کے کارنامے یاد کرکے اپنی محبت اور اخلاص کے پھول ان پر نچھاور کریں گی‘‘۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شہداء سے متعلق خطبات کے اپنے سلسلہ میں خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی 1999ء میں مکرم نیاز علی صاحب کا ذکر بھی فرمایا ہے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9 جون 2010ء میں شہدائے لاہور کے حوالہ سے مکرم ناصر احمد سید صاحب کی نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

روا جو ظلم کو رکھے خدا کے گھر کے ساتھ
وہ کیسے خیر کرے گا کسی بشر کے ساتھ
یہ کہہ رہا ہے لہو آج سجدہ ریزوں کا
مٹا نہ پائے گا سچائی کوئی شر کے ساتھ
کسی کے بس میں نہیں ہیں خدا کی تقدیریں
وہ رُت کو پھیر بھی دیتا ہے اک نظر کے ساتھ
جہاں میں کفر تو فرعون کا بھی ٹوٹا ہے
وہ ایک عبرت زندہ ہے اپنے سر کے ساتھ

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
January 17, 2014 – January 23, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday January 17, 2014

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:20 Huzoor's Tour Of Scandinavia: This programme documents Huzoor's visit to Sweden during 2005.
01:45 Chali Hai Rasm
02:10 Japanese Service
03:30 Tarjamatul Quran Class: Recorded on February 25, 1997.
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 434
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Quran: An Urdu programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
06:50 Huzoor's Tour Of Scandinavia: This programme documents Huzoor's visit to Gothenburg Museum, 2005.
07:05 Ahmadiyyat in Australia
07:35 Siraiki Service
08:20 Rah-E-Huda: An interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
10:00 Indonesian Service
11:00 Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:35 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:00 Seerat-un-Nabi
12:30 Dars-e-Hadith
13:00 Live Friday Sermon
14:15 Yassarnal Quran
14:30 Shotter Shondane: Recorded on November 28, 2013.
15:35 Islami Mahino Ka Ta'aruf: A series of programmes about Islam's Lunar calendar.
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:25 Huzoor's Tour Of Scandinavia [R]
18:40 Ahmadiyyat in Australia
19:20 Real Talk
20:25 Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-E-Huda

Saturday January 18, 2014

00:00 World News
00:20 Tilawat: Recitation of the Holy Qur'an.
00:50 Yassarnal Quran
01:20 Huzoor's Tour Of Scandinavia
01:35 Ahmadiyyat in Australia
02:10 Friday Sermon: Recorded on January 17, 2014.
03:15 Rah-E-Huda
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 436
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00 Huzoor's Reception In Nagoya: Recorded on November 10, 2013 in Japan.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time
09:00 Question And Answer Session: Recorded on March 18, 1998.
09:50 Indonesian Service
10:50 Friday Sermon: Recorded on January 17, 2014.
12:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30 Al-Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00 Shotter Shondhane
15:00 From Democracy To Extremism
16:00 Live Rah-E-Huda
17:35 Al-Tarteel
18:00 World News
18:30 Huzoor's Reception In Nagoya
19:30 Faith Matters
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-E-Huda
22:30 Story Time: A children's programme featuring Islamic stories, teaching various aspects of religious and moral values.
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday January 19, 2014

00:10 World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50 Al-Tarteel
01:20 Huzoor's Reception In Nagoya
02:30 Story Time
03:00 Friday Sermon: Recorded on January 10, 2014.
04:05 From Democracy To Extremism
05:00 Liqa Maal Arab: Session no. 437
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Quran
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat & Lajna: Recorded on October 7, 2013 in Sydney, Australia.
08:00 Faith Matters
09:00 Question And Answer Session: Part 2, recorded on November 26, 1994.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on February 3, 2012.
12:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Friday Sermon: Recorded on January 10, 2014.
14:10 Shotter Shondhane: Recorded on November 29, 2013.
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat & Lajna [R]
16:20 Seerat-un-Nabi
17:10 Kids Time
17:40 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat & Lajna [R]
19:35 Teal Talk
20:40 Abdus Salam Science Fair
21:10 History of Los Angeles
21:33 Friday Sermon [R]
22:35 Question And Answer Session [R]

Monday January 20, 2014

00:15 World News
00:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:30 Yassarnal Quran
00:40 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat & Lajna
02:15 Abdus Salam Science Fair
02:40 Friday Sermon: Recorded on January 17, 2014.
04:00 Real Talk
05:00 Liqa Maal Arab: Session no. 430
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel
06:55 Lajna Imaillah Ijtema Germany: Recorded on September 17, 2011.
08:05 International Jama'at News
08:40 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on August 1, 1997.
10:05 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on November 1, 2013.
11:05 Jalsa Salana Qadian Speeches
12:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:25 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on March 28, 2008.
14:00 Shotter Shondhane
15:00 Jalsa Salana Qadian Speeches
15:30 Aadab-e-Zindagi
16:05 Rah-E-Huda: An interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
17:35 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Lajna Imaillah Ijtema Germany [R]
19:35 Press Point: An interactive programme discussing news stories around the world relating to Islam.
20:35 Rah-E-Huda
22:10 Friday Sermon [R]
23:10 Jalsa Salana Qadian Speeches
23:40 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday January 21, 2014

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Al-Tarteel
01:15 Lajna Imaillah Ijtema Germany
02:30 Kids Time: A children's program teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
03:00 Aadab-e-Zindagi
03:35 Friday Sermon: Recorded on March 28, 2008.
04:35 Shama'il-e-Nabwi
05:00 Liqa Maal Arab: Session no. 439
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat & Lajna: Recorded on October 7, 2013 in Sydney, Australia.
08:30 Australian Service
09:00 Question And Answer Session: Part 1, recorded on November 26, 1994.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on January 17, 2014.
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Real Talk
14:00 Shotter Shondhane
15:10 Spanish Service
15:35 Reality Of Zil And Burooz
16:30 Seminar Seerat-un-Nabi
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat & Lajna [R]
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on January 17, 2014.
20:20 Quiz General Knowledge
21:00 From Democracy To Extremism:
22:00 Australian Service
22:30 Reality Of Zil And Burooz
23:00 Question And Answer Session [R]

Wednesday January 22, 2014

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat & Lajna
01:50 Quiz General Knowledge
02:30 Australian Service
03:00 Reality Of Zil And Burooz
03:45 Seminar Seerat-un-Nabi
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 440
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana Germany Address: Recorded on September 17, 2011.
07:30 Signs Of The Latter Days
08:15 Real Talk
09:15 Question And Answer Session: Recorded on July 4, 1984.
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon [R]
14:00 Shotter Shondhane
15:00 Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
15:40 Kids Time
16:10 Faith Matters
17:05 Shama'il-e-Nabwi
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:30 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:00 Signs Of The Latter Days
19:45 Real Talk
20:30 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:10 Kids Time
22:00 Friday Sermon [R]
23:00 Intikhab-e-Sukhan

Thursday January 23, 2014

00:05 World News
00:40 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana Germany Address
02:25 Deeni-O-Fiqahi Masail
03:05 Shama'il-e-Nabwi
03:45 Faith Matters
4:55 Liqa Maal Arab: Session no. 433
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40 Yassarnal Quran
07:00 Huzoor's Tour Of Scandinavia: Featuring Huzoor's arrival in Norway in 2005.
07:55 Beacon Of Truth
09:00 Tarjamatul Quran Class: Recorded on March 4, 1997.
10:05 Indonesian Service
11:10 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Quran
12:55 Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on December 20, 2013.
14:00 Live Shotter Shondhane
16:05 Maseer-E-Shahindgan
16:40 Tarjamatul Quran Class
17:45 Yassarnal Quran
18:05 World News
18:30 Huzoor's Tour Of Scandinavia [R]
19:25 Faith Matters
20:25 Hijrat
21:00 Tarjamatul Quran Class
22:05 Dars-e-Hadith
22:30 Seerat-un-Nabi
22:55 Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 10 January, 2014 | Issue No. 02

سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ نیوزی لینڈ 2013ء

جلسہ گاہ خواتین میں تعلیمی میدان میں امتیاز حاصل کرنے والی طالبات میں ایوارڈز کی تقسیم

۞...... اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں احمدی خواتین نے ہمیشہ زبردست اور نمایاں کردار ادا کیا ہے اور درحقیقت ان کا ایسا کرنا ضروری بھی ہے۔
کسی بھی قوم کی کامیابی کیلئے یہ ضروری ہے کہ نسل درنسل اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں جس کے ذریعہ وہ روشن ستارے اور قوم کی پہچان بن جائیں۔

۞...... ایک طرف تو احمدی خاتون کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کو سنبھالے اور اپنے بچوں کو پالے اور ان کی تربیت کا خیال رکھے۔
لیکن دوسری طرف تبلیغ کے میدان میں اترنا اور اسلام کی خوبصورت اور اصل تعلیمات کو پھیلانا بھی ایک احمدی خاتون کا فرض ہے۔

۞...... اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہم پر احسان عظیم کرتے ہوئے ہمیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹس کی صورت میں ایک نعمت سے نوازا ہے۔
آپ سب کو میرے تمام پروگرام دیکھنے چاہئیں تا کہ آپ کو ہمیشہ حقیقی رہنمائی ملتی رہے اور آپ کو پتہ چلتا رہے کہ خلیفہ وقت آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے۔
پروگرام دیکھ کر آپ کو خلیفۂ وقت کے ارشادات اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ مسجد بیت المقیت کی افتتاحی تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات
جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ کے اختتامی اجلاس میں تعلیمی میدان میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والوں میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

۞...... اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے مربوط کرلیں۔ کم از کم آپ کو میرے خطبات، تقاریر اور دیگر پروگرام دیکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔
یہ پروگرام صرف دیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ ان پروگراموں سے سیکھیں، اسے عملی رنگ دینے کی کوشش کریں۔

۞...... ہم وہ جماعت ہیں جسے ہر حال میں دنیا میں نیکی پھیلانا ہوگی۔ اور ہم وہ جماعت ہیں جنہیں ہر حال میں بدی اور برائیوں کو ترک کرنا ہوگا۔

۞...... ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے نفسوں کا مسلسل محاسبہ کرتے ہوئے ہر قسم کی برائی سے دور ہو جائے۔

(جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ کے اختتامی اجلاس میں حضور انور کا خطاب)

بیعت کی تقریب۔ نیشنل مجلس عاملہ نیوزی لینڈ کے ساتھ میٹنگ میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور حضور انور ایدہ اللہ کی اہم ہدایات

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

بقیہ رپورٹ: ہفتہ 02 نومبر 2013ء
(گزشتہ شمارہ سے)

جلسہ گاہ خواتین میں حضور انور ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب

پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور لجنہ کے جلسہ کے اِس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ Jenna Raheem صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرمہ رخسانہ خانم صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم

اس کے بعد تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندات عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی نے میڈل پہنائے۔

درج ذیل خوش نصیب طالبات نے ایوارڈ حاصل کئے۔

محمد ظفر اللہ نصرت بیگم (بیچلر آف میڈیسن)، ملیحہ خانم سہراب (بیچلر آف Optometry)، فرزانہ یاسمین شاہد (بیچلر آف ٹیچنگ)، لبنیٰ اقبال (Double Major in History and English)، سونیا شہناز (بیچلر آف ایجوکیشن)، عافیہ یاسین (بیچلر آف آرٹس)، سلمانہ خانم خان (بیچلر آف مارس)، مبشرہ خانم خان (بیچلر آف فارمیسی)، مَہ پارہ عطرت خان (بیچلر آف کمیونیکیشن سٹڈیز)، ریحانہ بی حسّان (بیچلر آف بزنس)، عارفہ یاسین (بیچلر آف آرکیٹکچر ل سٹڈیز)، عمّارہ عمران (بیچلر آف پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ ان مائیکروبیالوجی)، فائزہ تسلیم (بیچلر آف کامرس)، فرزانہ فرحانہ شاہ (گریجوایٹ ڈپلومہ اِن کلینیکل Psychology)، شازیہ مہناز بیگم (Chartered Accountant)، روبینہ شاہین خان (Masters in Taxation)۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ آج مجھے نیوزی لینڈ میں رہنے والی خواتین کو براہِ راست مخاطب ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں احمدی خواتین نے ہمیشہ زبردست اور نمایاں کردار ادا کیا ہے اور درحقیقت ان کا ایسا کرنا ضروری بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ جماعت میں اگر پچاس فیصد خواتین اپنی مکمل اصلاح کرلیں تو اس سے ایک حقیقی روحانی انقلاب رونما ہوسکتا ہے۔ آپ لوگوں کی اصلاح بلکہ کسی بھی قوم کی خواتین کی اصلاح نہایت ضروری ہے کیونکہ آپ کی گودوں میں مستقبل کی نسلیں ہوتی ہیں اور آپ کی گودوں سے ہی ہمارے بچے پرورش پاتے ہیں اور پروان چڑھتے ہیں۔ کسی بھی قوم کی کامیابی کیلئے یہ ضروری ہے کہ نسل درنسل اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں جس کے ذریعہ وہ روشن ستارے اور قوم کی پہچان بن جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی بھی مذہبی جماعت کا مقصد اور بالخصوص احمدیہ مسلم جماعت کے مقاصد بہت عظیم ہیں۔ ہم وہ جماعت ہیں جس کو اس زمانہ میں دنیا میں حقیقی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام سونپا گیا ہے اور درحقیقت ہم ایسا کر بھی رہے ہیں۔ اگر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنا بے معنی ہوگا بلکہ ایک دھوکہ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں